لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب بالتنقیح وتدقیق کامل فارق مین الحق والباطل مسمی بہ

التنقیح الادق

فی اصلاح

تحقیق الحق

از افادات مورد الفضائل والفواضل جناب مولوی محمد شفیع صاحب ناصر ساکن رٹپھو ضلع سہارنپور

مطبع دار العلوم مین محمد عبد الحکیم منصرم مطبع کی اہتمام سی چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حنان یا منان بحمدک ابتدی والصلوة علی النبی و آلہ انتہی اما بعد بندہ محمد شفیع ناصر نصرہ اللہ علی کل عدو خاسر عرض کرتا ہی کہ ان ایام مین ایک رسالہ مسمی بہ تحقیق الحق مولفہ جناب حاجی علاء الدین صاحب نظر سے گذرا جسکے لوح سر نوشت یہ ہے کہ رد انوار ساطعہ لیکن فی الواقعہ اوسمین کوئی فقرہ انوار ساطعہ کا نہین سبحان اللہ اس صحیح البیانی پر نام تحقیق الحق ہان البتہ یہہ تو دیکہا کہ چند مضامین حمیدہ حمیدہ دافع الاوہام و ہدیۃ الحرمین و طریقہ حسنہ پر جسمین جسمین مقامات کچہہ گنجایش نیش زنی مل سکی اون مقامات مین شکوک و شبہات قایم کیے ہین تب اس عاجز کو یہ مد نظر ہوا کہ جو کچہہ اونہون فی دافع الاوہام پر دام اوہام اورہمن بیت العنکبوت پہیلایا ہے بند بند اوسکا توڑنا چاہیے اور خاص اعتراضات دافع الاوہام کی جواب دینے مین دو وجہ ہین ایک یہ کہ اون دونون مولفون کا حال یون معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی متعلق شکوک و اعتراضات و فع کرنیکو مین بخلاف صاحب دافع الاوہام کہ وہ جنگ و جدل اور رد و بدل کو پسند نہین فرماتی خصوصًا ایسی صاحبون سی کہ جنکو علم کسی نہین بنا علیہ یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا منکرین اونکی درگذر و خموشی و تمکین و حلم کو جاہلو نہین بیٹہہ کر جواب نہ آنا قرار دین اور دوسری وجہ یہ کہ مولف تحقیق الحق زیادہ تر ہماری مخدوم مکرم حامی عقاید اسلام مروج آئین سلف کرام مولف کتاب دافع الاوہام قالع ہر اصل قبیح و شنیع مولوی عبد السمیع صاحب کی طرف متوجہ ہوی ہین دیباچہ مین ہی حد ادب سی خارج گفتگو فرمائی ہر بعد انام دلایل ہی

صفحہ ۲ مین کمال غرۃ انانیت سی دہوم مچائی ہے اون دونون مولفون کو چھوڑ کر خاص
صاحب دافع الاوہام کی طرف متوجہ ہو کر شبہات دافع الاوہام کا جواب طلب کیا ہی اور
اونہین کو خلص بنا مخاطب بنا لیا ہی اور اپنی تقریظ و تاریخ نگارون سی کہ وہ سب اپنے اقاربو کی
آدمی اور کچھ لڑکے تہی جو چاہا اونکی نسبت مضمون شنیع لکھوایا بنا علیہ ہمکو اونہیکی اعتراضات
کا جواب دینا ضروری ہوا اگر کوئی صاحب اس عاجز کی نسبت یہ فرماوین کہ ای ناصر تم اور حاجی صاحب
تحقیق متحد النسب ایک خاندان ایک نسل سی ہو گویا دو شاخین ایک اصل سی ہو بلکہ وہ عمر مین اور
ظاہری درجہ مین مستحق اکرام ہین کیونکہ وہ تمہاری رشتہ قرابت مین مثل اعمام ہین پہر اونکی
کلام کیون رد کرتی ہو جواب یہ ہے کہ ہماری حاجی صاحب مدظلہ فقیہ مفسر محدث مدرس و اعظ قاری
وغیرہ کچھ بھی نہین اونکی جو تحریر ہے اوسمین درپردہ اور ہی کوئی مشیر و معین و دستگیر ہی جو
جو کچھ رد کریگا سب ارباب فہم اون الفاظ کو متوجہ اونہی لوگون کی طرف سمجہینگی ہمارے حاجی صاحب
کی طرف کہ وہ اس رد و کد سی معصوم ہین اور جرح و قدح سی مامون ہین بالفرض و التقدیر اگر
بانی اس تحریر کی بالکل وہی ہوتی تب بہی از روی دین اونکی مغالطات کا کہولدینا کوئی
امر منافی ادب نہ تہا بلکہ چپ رہنا غضب تہا ؎ اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ۔ اگر خاموش بنشینم گناہ است ۔
بلکہ بنسبت اغیار کی خاص اپنی اقربا کا سمجہانا مقدم زیادہ ہی کیا قرآن شریف مین نہین پڑہا
و انذر عشیرتک الاقربین بنا علیہ اگر کسیکی عمر بڑی یا درجہ قرابت بڑا دیکہہ کر آدمی امر بالمعروف و نہی
عن المنکر سی باز آئی اوسمین اندیشہ مواخذہ روز قیامت ہی علاوہ بران خود حاجی صاحب صفحہ ۴
تحقیق مین رقم فرماتی ہین کہ عالم اپنی علم کو ظاہر کری ورنہ اوسپر لعنت ہو فرشتونکی و سب
آدمیون کی نہ قبول کریگا الله اوس شخص کے فرض نہ نفل انتہی یہ بات دیکہہ کر دل کانپ گیا
کہ عوام کی اعتراض کا کیا لحاظ ہے عذاب آخرت سی ڈرنا مقدم ہے اپنا علم ظاہر کر دینا
چاہیے اور صفحہ ۲ مین لکہتی ہین کہ اگر میری تحقیقات مین غلطی پاوین تو بنظر اظہار حق مجہی ہدایت
کرین پہر صفحہ ۲ مین مرقوم ہے کہ صحیح بات اپنی سی کمتر و خورد بہی کہے تو قبول کری انتہی پس

جبکہ کتب شریعت مین بہی درباب امر بالمعروف تاکید مرقوم و مسطور ہوا اور جناب حاجیصاحب کو
بہی یہ بات خود منظور ہو پہر شبہہ کیون بلحاظ دنیائی دنی امر دین مین سستی و اغماض کرکے عند اللہ
مورد قصور ہو بنا علیہ بندہ نے یہ رسالہ لکہا اور نام اسکا **التنقیح الادق فی اصلاح تحقیق الحق**
رکہا یا رب العالمین تیری حبیب سید المرسلین نے اپنی چچا عباس کو راہ دین حق کا بتایا اور دوسرے
چچا ابو طالب کی ہدایت مین بہی نہایت اہتمام فرمایا لیکن بمشیت ایزدی ایک کامیاب ہوا
دوسرا ناکام ایک مخذول رہا دوسرا فائز المرام یا سمیع یا مجیب میری اس ہدایت کو جناب
حاجیصاحب کی حق مین مثل ابو طالب نا موثر مت کیجیو بلکہ مثل اسلام حضرت عباس رضی اللہ تعالی
عنہ اونکو نفع کثیر دیجو آمین یا رب العالمین آمین **قولہ** صفحہ ۱ سطر ۱ بعض میری خاندان والے اور نیز
چند احباب مجلس مولود وغیرہ کو مستحب سمجہتی ہین یہ مقدمہ باہم سبب مخالفت کا ہی ہو گیا میرے
دل پر نہایت بار گران ہے انتہی ملخصا **اقول** امر بالمعروف و النہی عن المنکر کی دو درجہ ہین
ایک زبان سی سمجہانا دوسرا قوت اور زور سے جبرا احکام جاری کرنا نوع اخیر مخصوص سلاطین
و حکام ہے اور اول کا مجاز ہر عاقل صاحب اسلام ہی لیکن اوسکو حکم یہ ہے کہ نہایت شفقت
اور لطف اور ترحم سے سمجہائی غصہ کا نام بہی نہ آئی قال حجۃ الاسلام و کل ذلک بشفقۃ و لطف
من غیر عنف و غضب بل ینظر الیہ بنظر الترحم علیہ و یری اقدامہ علی المعصیۃ مصیبۃ علی نفسہ
اذ المسلمون کنفس واحدۃ الی آخرہ اور جب اسکو نظر ہین ذلیل اور گنہگار سمجہکر بری طرح سمجہایا
تو یہ نہایت معیوب ہی امام حجۃ الاسلام فرماتی ہین کہ ایسا سمجہانے والا خود اوس شخص گنہگار
سے بدتر ہے اور یہ عبارت ہی اونکی فہذا المنکر اقبح فی نفسہ من المنکر الذی یعترض علیہ اب
دیکہیے اگر حاجیصاحب ان باتون کو جان لیتی تو یہ نوبت نہ پہنچتی جو آپ فرماتی ہین کہ یہ میرے
احباب اور اہل خاندان مین سبب مخالفت کا ہو گیا ای حضرت نصیحت اسطرح ہونی چاہیے
کہ ہم سیخ برجا بود ہم کباب ۞ اور یہ ہی کلام علماء حقانی سے مفہوم ہوتا ہے کہ مسئلہ
مختلف فیہ مین اوسکی مجوز اور عامل پر احتساب نکری مثلا حنفیہ کی نزدیک ایک کام حرام اور

کلہم فی النار الا واحدة ۔ دخول شان است در نار و مکث شان است در عذاب آن نہ خلود و زار و
دوام در عذاب آن کہ منافی ایمان است و مخصوص بکفار است بندہ نحیف مولف آپکی شان مین کچھ
نہیں کہہ سکتا اسلئے کہ آپ تو مجبور ہین جیسا کسینے تعلیم کر دیا حق جان گئی افسوس کرتا ہون ان
علماکی حال پر جو آپ کی عقاید بگاڑتی ہین ضلوا فاضلوا - ایسی ہی علماکی شان مین وارد ہے
یعنی وہ عالم ایک تو آپ گمراہ ہوی پہر دوسرون کو گمراہ کیا **قولہ** صفحہ ٥ - حدود دین سی تجاوز
کرنیکی یہی معنی ہین کہ جو کام دین کا قرون ثلثہ تک نکیا گیا ہو یا نظیر اوسکی نہ پائی جاتی ہو اسکو
جاری کری **اقول** اس آیۃ کریمہ مین حدود الٰہی کی معنی ان الفاظ سی جو آپ رقم فرماتی ہین کہنا
کسی تفسیر مین نہیں اور آپ نی اب سرکار فقط مولد شریف اور فاتحہ اموات ہی نہیں کہا بلکہ
عام کر دیا انکار کو جمیع امور محدثہ بعد قرون ثلثہ پہر افسوس آپ کی مجتہد کس کس طرح قرآن کے
معنی گہڑ گہڑ بتانی لگی اور اسطرح معنی کرنی مین ظاہر ہے کہ کچہہ مولد شریف ہی نہیں بلکہ اور بہی
جو نیک کام بعد قرون ثلثہ ایجاد ہوئی وہ سب مصداق اس آیت کی ٹہیری پہر آپ فرماتی
ہین کہ میری احباب اور اہل خاندان مین ان باتون سی مخالفت واقع ہو گئی ایحضرت کسطرح
مخالفت واقع ہو جب کفار و مشرکین کی آیتین اہل ایمان پر چسپانی لگین اہل اسلام کو کفر شرک مین
داخل فرمانی لگین ہین اگر وہ بگڑین تو حق اونکی طرف ہی اور ایک غضب آپکی عالمون نے یہ کیا
کہ آپ کو یہ بتا دیا کہ حدود مین تجاوز کرنی کی یہی معنی ہین الی آخرہ تمام زبان دانان ہند
جانتی ہین کہ کلمہ یہ اور کلمہ یہی مین فرق ہی لفظ یہہ فقط اسم اشارہ ہی اور لفظ یہی اسم اشارہ
مع حصر ہے پس حصر کر دینا معنی قرآن کا ایک معنی مین اپنی رای سی یہ دوسرا ظلم آپکی مجتہد کی
گردن پر ہوا ایک تو کفر و شرک کو چہوڑ کر بدعت مراد رکہی پہر بدعت کی معانی جو اہل تحقیق نے
لکہی ہین چہوڑ کر وہ معنی دلخواہ اختیار کر لئی یعنی جو بعد قرون ثلثہ کی ہو وہ بدعت ہے اور اوس بدعت پر
نازل یہہ آیت ہی اور تماشا یہ کہ پہر حصر کر دیا کہ یہی معنی ہین تجاوز حدود کی کہ قرون ثلثہ کی بعد
کوئی بات نئی جاری کری تو اس تقریر پر وہ داخل ہونگی اس آیت مین وہ بدعتین جو مین قرون

ثلٰثہ مین پیدا ہوئین مثل مذہب اعتزال و قدر و ارجا اور نہ داخل ہوگا اسمین کفر و شرک کیا تماشہ ہے
کا فرو مشرک معتزلی قدریہ مرجیہ تو ہوچکی ہین اور بعد قرون ثلٰثہ کے تکلم ایجاد کرنے والی
و ذبح مین پکڑی جاوین مثلاً نماز کی نیت زبان سی کرنی قرون ثلٰثہ سے ثابت نہین بااینہمہ
شامی و حلبی و قاضیخان و صدر شریعہ و حصکفی و شرنبلالی وغیرہ محققین حنفیہ اسکی ترغیب
کرتی ہین کہ اسکو افضل و مستحب لکھتی ہین پس آپ کی نزدیک یہ علما بھی اسی حکم مین داخل ہوے معاذ اللہ
اور اسیطرح وجوب تقلید کا مسئلہ کہ چارون اماموں مین ایک ہی خاص امام کا مقلد ہوا کرے اور حق دایر
ہے انہی چار مذہبون مین بعد قرون ثلٰثہ حادث ہوا اسلئے کہ امام احمد حنبل نہ تابعی ہین نہ تبع تابعین
تو جن لوگون نے دایر ہونا حق کا ان چار مین ثابت کیا ظاہر ہے کہ وہ امام احمد کے بھی بعد ہین
اس مسئلہ کی تحقیق انوار ساطعہ مین بھی اور اسمین شواہد بھی گذاری ہین کتب معتبرہ سے
پس چاہیئے کہ تقلید شخصی کے جاری کرنے والی اور حق کو انہی چار مین دایر کرنے والی
بھی آپکی اس معنی کی موافق معاذ اللہ عذاب دایمی مین گرفتار ہون اور زبانی نیت کرنیوالے
جسقدر مسلمان ہین مشرق سی مغرب تک وہ بھی اسی عذاب مین گرفتار ہون الٰہی الامان الامان
صاحبی جناب یہ خوب سمجھ لیجئے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی جو شخص قرآن کی معنی اپنی رای سی کہی
وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین کری اور پھر بھی حدیث صحیح مین ہی جو کوئی مجھپر جھوٹ بولی یعنی جو میں نے نہین
کہا وہ مجھپر عمداً ثابت کری وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین کری تو اس تقریر کی موافق وہ جو آپ صفحہ ۔ مین رقم
فرماتی ہین کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہمیشہ دوزخمین رہنا بدعتی کا ثابت ہی یہ افترا ہوا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف مین ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
اس سی فقط شرک اور کفر کی عدم امکان مغفرت ثابت ہوتی ہی اور حدیث متفق ہی ثابت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چند بار ہوگی آخرین بار مین اللہ تعالیٰ فرمایگا وعزتی وجلالی
وکبریائی وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ پس کلمہ گو بدعتی بھی اپنی بدعت کی سزا پاکر
ببرکت لا الہ الا اللہ پھر داخل جنت ہو جایگا اور تقلید کا مسئلہ بھی اوپر بیان ہوچکا اپنی مجتہد ہی

توبہ کرائیے جنہوں نے آپ کو یہ معنی بتائی ہین خلاف قرآن خلاف حدیث خلاف عقائد اہل سنت وجماعت
اور آپ بہی توبہ فرمایئی تسلیم مین ایکدم دیر نکیجے جیسا کہ آپکا وعدہ صفحہ تین مین مندرج ہی افسوس صد
افسوس کیا خدا کو منہ دکہائینگی آپکی مولویصاحبان تقریظ نگار مولوی بہشوری صاحب ومولوی شیخ احمد صاحب
ومولوی عبد الکریم صاحب کہ جہوٹی تعریفین کتاب تحقیق الحق کی لکہکر آپکا دل خوش کردیا ورنہ
سمجہایا گیا کہ کافر ذمی شان کی آئین اہل اسلام پر کیون پڑہتی ہو ایسی عالمون کی حق مین وارد ہوا ہے کہ
ہم لصوص الدین یعنی وہ چور ہین دین کی اب عبارتین ان حضرات جہوٹی تعریف کرنیوالونکی
سنئے مولوی شیخ احمد صاحب تقریظ مندرج صفحہ ۸۰ مین لکہتی ہین کہ کتاب کو خوب تحقیق ہی اسم بامسمی
بنایا خداوندا تیری جناب مین مقبول ہو اور مصنف کو جزای خیر ملی اور مولوی محمد اسحق صاحب نے
اپنی نتیجہ فکر مندرجہ صفحہ ۸۲ مین اس کتاب کی نسبت لکہا ہذا الکتاب المجتبی اور صفحہ ۸۳ مین لکہا
ہذا طریق المصطفے اور مولوی عبد الکریم صاحب ایسی خوشامد مین آئی کہ صفحہ ۸۳ مین حاجی علاء الدین
صاحب کو امیر المومنین بنادیا پہر خطاب کرکی فرماتی ہین کتاب جدید فصل الخطاب اور وہ عبد السمیع
پشند دست پہواری رامپور جسکو با انعام وصلہ تاریخگوی کتاب تحقیق الحق جناب حاجی صاحب نے بخطاب صاحبا
فکر وسیع سرفراز کیا ہے اور اگرچہ عبارت اردو تک کی ہی ترکیب اس سی زبن پڑی لیکن سلک علمائین
بلفظ مولوی اوسکا نام لکہا ہی وہ لکہتا ہی تحقیق الحق کی تعریف صفحہ ۸۳ مین ع رد بدعتین عجب یکتا کتاب
جس سی حق کا سر سبز لہرا رہی ہے آب مسئلہ شرعی سننا چاہئی فتاوی مین مرقوم ہی اگر کسی نے فقیر کو کچہ مال
حرام دیا اور امید ثواب اوسمین کہی وہ کافر ہو گیا اور سائل فقیر باوجود علم کی اوسکو دعا دی اور وہ دینے والا
آمین کہی تب دونون کافر ہو جاینگے اور صحیحین کی حدیث مین ہی لا یقبل الا الطیب یعنی نہین قبول کرتا
اللہ تعالی مگر پاک چیز کو ان دونون عبارتون سی یہ بات علی العموم سمجہی جاتی ہی کہ خواہ کوئی چیز ہو وہ
اوسکی قبولیت جناب باری مین بشرط پاکیزگی وعدم خبث کی ہو سکتی ہی اور رسالہ تحقیق الحق کا حسن حلیہ
اور وہ شامل ہی ایسی مضامین کفر پر کہ جسکا ایک مضمون یہ بہی ہے کہ تعدی حدود اللہ کی تفسیر زنا کی
جو صحابہ وتابعین ومفسرین ومحققین اصول عقاید کی خلاف ہی بس یہ معنی بالرای ہوئی اور قرآن کے

معنی بالرای کرنیوالی کو سن چکی کہ وہ مستحق نار جہنم ہے پہر کیا حال ہوگا ان نادان مولویون کا جو اوسکی نسبت
یہہ حادی رہی ہین خداوندا تیری جناب مین قبول ہوا اور نہین سمجہتی کہ جمیعت چیز الہہ تعالی سی قبول
کرانی مین کیا نتیجہ ملتا ہی اور دوسری مولوی صاحب لکہتے ہین ہذا کتاب المجتبی ہذا طریق المصطفے اور یہہ
نہین سمجہتی کہ طریق مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم یہہ ہی کہ معنی بالرای نہون حیف ہی ان لوگون کو سوائے
رعایت وجاہت ظاہری حاجی صاحب کی ایک پیسہ بہی ہاتہ نہ آیا اور مفت اپنی دین و دیانت کو
بٹا لگایا ناحق اپنی کو ایک خطر عظیم مین پہنچایا اور اسیطرح ان مولویون کی نیچی دوسری تقریظ و تاریخ
نگار کیا کیا کلمات واہیہ لکہہ رہی ہین الہہ تعالی اپنی شان ہدایت کا ظہور ان صاحبون مین کہائی
اور ظلمات تحقیق جہل مرکب سی نکالکر انوار ساطعہ تحقیق واقعی نفس الامری سی انکی آنکہین منور فرمائی
اور حقایق مضامین دافع الاوہام انکی رگ و ریشہ مین ساری فرماکر ایک ہم انکا مثالیے آمین
یارب العالمین آمین **قولہ** صفحہ ۵ عقاید مین نص قطعی کا ہونا واجب ہے **اقول** معلوم نہین آج کہانسے
یہہ عقیدہ حاصل ہوا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم کو یہ مسئلہ سمجہانا چاہیے تہا کہ جیہہ خاتم النبیین
اونہون نی کہڑی کردیے تہی اور تمام علمای اہل سنت سمجہا رہی لیکن نہ سمجہے اونکی متبعین بہی
ابہی تک نہ ہی دم بہر رہے ہین بلکہ اور لوگون کو کہتی ہین کہ یہہ کلام مولوی صاحب کا نہین سمجہتے یہ کیا
ناانصافی ہی کہ وہ لوگ قرآن سمجہین حدیث سمجہین اقوال مجتہدین سمجہین اور مولوی صاحب کا کلام
نہ سمجہہ سکین واضح ہو کہ نص قطعی کہتی ہین قرآن کی آیت کو جو قطعی الدلالۃ ہو اور حدیث متواتر اور
اجماع امت کو اور یہہ بات سب اہل اسلام جانتے ہین کہ لفظ خاتم النبیین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کیواسطی نص قطعی آیت قرآنی اور نیز احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ثابت ہی بخلاف دوسری جیہہ
خاتم النبیین کے کہ نہ اونکی لیے یہ لقب قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سی نہ اجماع سے پہر اسکی
پیروی کرنا اور لازم کرنا فرمائیے کیا حکم رکہتا ہے اور فاتحہ اموات اور سرور میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والسلام تو قسم اعمال و مسایل فرعیہ سی ہی جیسی اکثر مسایل روزہ و نماز اور غسل اور وضو کی کہ نہین
نص قطعی کا ہونا کچہہ ضرور نہین آپ نی یہ مسئلہ اس موقع مین بیموقع بیان فرمایا **قولہ** صفحہ ۹ یہہ بہی معلوم

اقول آپ کی اقوال میں بہت مختلف ہین کرنا چاہیے کہ بقواعد شرع شریف بدعت کسکو کہتے ہین
صفحہ ۲ مین یہ ثابت کیا ہے کہ جو چیز بعد صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی ایجاد ہوئی وہ بدعت ہے
اور دلیل اسکی صفحہ ۳ مین یہہ لکھی ہے خیر القرون قرنی الذی بعثت فیہم ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم اول تو آپ اس حدیث کا حال سنیے اس حدیث مین لفظ قرن واقع ہوا ہے اوسکی معنی مین
بہت اختلاف ہے امام نووی رحمۃ اللہ مجمع البحار وغیرہ کا کلام دیکھنا چاہیے کہا حسن نے قرن کے معنی دس برس
اور کہا نخعی نے چالیس برس اور کہا قتادہ نے ستر برس اور کہا بعضون نے اسی برس اور کہا
ابن عمیر نے سو برس اور کہا زرارہ ابن ابی اوفی نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس اور کہا ابن اعرابی نے قرن
مطلق وقت کو کہتے ہین یہ تو اختلاف اوسوقت مین ہے کہ اگر قرن کی معنی زمانہ رکہیں اور اگر معنی اسکے
اہل زمانہ کے جاوین اوسمین بھی اختلاف ہے کہا حربی نے جب ایک طبقہ کے آدمی مرجاوین اون مین کا
کوئی نرہے اوسکو قرن کہتے ہین اور کہا مغیرہ نے اس حدیث مین قرن سے مراد صحابہ ہین اور ثم الذین
یلونہم سے اونکی بیٹے اور دوسری ثم الذین یلونہم سے بیٹونکی بیٹے اور کہا شہر نے کہ اول قرن وہ کہ
جسنے حضرت کو دیکہا پہر جسنے اون دیکہنے والون کو دیکہا پہر جسنے اون دیکہنے والونکی دیکہنے والون کو
دیکہا حضرت کی دیکہنے والے ایسے ہی تہے کہ وہ کافر تہے تو جبتک کوئی کافر بہی دیکہنے والا آپکا دنیا مین
نرہے اوسوقت تک ایک قرن ہوگا علی ہذا القیاس دو قرن باقی کا حال اور کہا امام نووی نے قول
صحیح یہ ہے کہ قرن اول صحابہ اور دوسری تابعین اور تیسری تبع تابعین لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جتنے
جسقدر اقوال بیان کیے اون قائلین اقوال کی نزدیک یہی اقوال صحیح ہین اگر وہ صحیح نسمجہتے تو اون
اقوال کو ترک کردیتے اور حضرت شاہ ولی اللہ خاندان عزیزیہ کی امام اس حدیث کی معنی صحیح دوسری
طرح فرماتے ہین کتاب ازالۃ الخفا مطبوعہ بریلی کی صفحہ ۷ مین لکہتے ہین وانما یستدل بہ علی خلافتہم
من حدیث القرون الثلثہ فقد اخرج احمد عن ابراہیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یاتی بعد ذلک قوم تسبق شہادتہم ایمانہم و
ایمانہم شہادتہم و بنا ما بر این استدلال بر توجیہ صحیح است کہ اکثر احادیث شاہد ان است قرن اول

اززمان ہجرت آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم تازمان وفات وی صلی اللہ علیہ وسلم وقرن ثانی از ابتداے
خلافت حضرت صدیق تا وفات حضرت فاروق رضی اللہ عنہما وقرن ثالث قرن حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ دہر قرنی قریب بہ دوازدہ سال بود انتہی اس قول کی موافق کہ بہت حدیثین اسپر شاہد ہین
چاہیی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بعد کی چیزین اگرچہ صحابہ کی سامنے پائی گئی ہون وہ بھی بدعت ضلالت
فی النار ہوجاوین پہلا تابعین اور تبع تابعین تو کس شمار مین رہی یہ اختلافات بھی وہ بیان کئی جسکی ابتک
خبر بھی نہین اب خود آپ کی رسالہ مین اور آپکی علما کی تعلیمات مین جو اختلافات سخت ہین اونسی حضرت کو
مطلع کرتا ہون کہ آپ کی اس رسالہ مین صفحہ ۵ و ۲۶ و ۳۷ و ۸۱ وغیرہ مین کہین صریح کہین اشارۃ
یہہ بیان ہی کہ جو چیز قرون ثلثہ کی بعد ہو وہ بدعت ہی اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضرات تبع تابعین جو
قرون ثالث ہین اگر کچھ کمی بیشی دین مین قولا یا فعلا یا اعتقادا کرین وہ جایز ہے کیونکہ کمی بیشی کرنیکا
نام بدعت ہی اور وہ بھی ونسی جو بعد قرون ثلثہ کی ہو تو خاص تبع تابعین کے زیادتی اور نقصان واخل سنت
رہا پس صفحات مذکورہ بالاسی تو یہ مدعا ثابت ہوا تہا اور صفحہ ۵ اور صفحہ ۲۶ مین علامہ تفتازانی رحمۃ
اللہ علیہ سی یہ نقل فرمایا کہ بدعت مذمومہ محدثہ فی الدین وہ ہی کہ عہد صحابہ اور تابعین مین نہو اور ثبوت
اوسکا کسی دلیل شرعی سی نہو اس قول سی صحابہ وتابعین تو بلا شرط و بلا قید مقبول رہی لیکن تبع تابعین الخ
ساقط ہوگئی اور انکا نام اس فہرست سی خارج ہوا پس انکا نام مثل سایر علما و مجتہدین ہوگیا یعنی اگر دلیل شرعی سے
کہین تو قول اونکا مقبول ہوگا ورنہ مردود خیر اس تعریف مین تبع تابعین تو ساقط ہوئی لیکن تابعی
لوگ مقبول رہی پہر صفحہ ۲۶ مین آپ فرماتی ہین کہ شیخ عبد الحق ترجمہ مشکوۃ شریف مین لکہتی ہین درد اوید
خود را از کارہای نو پیدا شدہ کہ در زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زمان خلفاء راشدین نبودہ اند اور صفحہ ۱۶
مذکور مین حضرت پیران پیر قدس سرہ کی روایت نقل فرمائی کہ وہ لکھتی ہین مسلمان پر اتباع سنت وجماعت کا
لازم ہی پس سنت وہ چیز ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہو اور جماعت وہ ہی کہ جسپر اصحاب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم خلافت آئمہ اربعہ خلفاء راشدین عہد مین متفق ہوگئی ہون پس اس قول سے اور قول تبع تابعین
ساقط ہوگئی اور صحابہ بہی جو بعد خلفاء اربعہ کوئی قول یا فعل جدید کہین یا کرین وہ ہی غیر معتبر ہوا اور صفحہ

اور یہ مین آپکا قول ہے کہ شرح مصابیح ابن ملک مین ہی جو شخص کوئی کام کری یا کوئی قول کہی جو قرآن اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہو قبول کرنا اوسکا جایز نہین اور اس قول اور فعل کا نام بدعت ہی تھی اس سی کل صحابہ کی سند جاتی رہی یعنی اگر کوئی شخص بعض افعال و اقوال مین پیروی صحابہ کی کری اور نہو وہ بات قرآن و حدیث مین مثلاً نماز جمعہ کے لئی اذان اول جو ایجاد و احداث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی ہے تو چاہیے وہ بقول شارح مصابیح بدعت اور ناجایز ہو کہ نہ وہ قرآن مین ہی نہ حدیث مین اب ملاحظہ فرمایئی اپنی علما کی دلیل تعلیم فرمائی ہوئی کو اللہ اکبر کسقدر معانی قرآن اور قرار داد تفسیر بدعت مین اختلافات و تشکیکات ہین کہ ہرگز تحقق مدعای اصلی کا چہرہ ان ظلمات مین نظر نہین آ سکتا ظلمات بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یریہا افسوس ایسی خارستان شاخ در شاخ کو آپ صفحہ ۲ مین بہارستان پرضیا و مصفا فرماتی ہین آپکو چاہیے کہ ہرگز ان حاجیون کے عقاید فاسدہ و تعلیمات کاسدہ مین مبتلا نہون بلکہ آپ انکو فرماوین کہ اس خارستان کو بھی کہو دھوکہ سی بہارستان نہ سمجھو مبادا اس ذہن مین کسی خاربن مین جا او لجھو پھر ایسے پہنس جاؤ کہ تا دم مرگ نہ سلجھو

گروہ نکا تو نہین گر آنکہ رکہتی ہو آؤ کہ اس نواح مین ایک باغ جانفزا ہی ہے وہ اب یہ بندہ اوس باغ جانفزا کا پتہ دیتا ہی یعنی حضرات دافع الاوہام نی یہ رستہ اختلافات کا چہوڑ کر ایک ایسا عمدہ قاعدہ شرعیہ بیان فرمایا ہی کہ جس سی ہر طالب بہار ایمان بی تکلف ریاحین بے خار نخل شریعت سی چن سکتا ہی وہ یہی جو امر جدید مخالف دین ہو یعنی اوس سے کوئی حکم کتاب و سنت کا ٹوٹتا ہو وہ بدعت ضلالت ہی ورنہ محمود و حسن ہے دیکھو حلبی وغیرہ مین ہے قال الشافعی قدس اللہ سرہ ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او اجماعا او اثرا فہو البدعۃ الضلالۃ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فہو البدعۃ المحمودۃ اور احیاء العلوم کی جلد دوسری صفحہ ۱۷۲ مطبوعہ نولکشور مین ہے انما المحذور بدعۃ تراغم سنۃ ماموراً بہا الی آخرہ یعنی اندیشہ ایسی بدعت کا ہی جو پامال کری اور مٹا وی ایسی سنت کو جسکا حکم وامر بجا آوری شرع مین وارد ہوا ہے سبحان اللہ کیا قاعدہ صحیح کلیہ ہے کہ ہر کوئی بی تامل و بلا اختلاف سمجھ سکتا ہے کہ جس امر جدید مین کوئی امر مخالف شرع پایا اوسکو بدعت سیئہ کہدیا اور جسمین کوئی امر منہی عنہ نہوا اوسکو بدعت حسنہ کہدیا اب

اسمین جو آپ کی علمائی ایک شاخ نکالی ہے جسکو آپنے صفحات ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ مین طول مفتشر سے بیان
کیا ہی جسکا خلاصہ صرف اسقدر ہے **قولہ** صفحہ ۲۲ - امام شافعی صاحب کے اس قول کی معنی یہ مین کہ جو امر
قرآن و حدیث یا آثار صحابہ کے اصول کی خلاف ہو وہ بدعت ضلالت ہی اور یہی معنی قول امام محمد غزالی
کی ہین انما المحذور بدعت الخ نہ معلوم صاحب سالہ (یعنی دافع الاوہام) نی کیا معنی سمجھ لی تہی بظاہر
وہ یہ معنی سمجھ گئے کہ حدیث و سنت کی امر و نہی کی خلاف ہو سو یہ معنی بالکل صحیح نہین **اقول** جسکو آپ
فرماتی ہین صحیح نہین یہی صحیح ہین فیصلہ یہ کہ آپ نہ ہماری سنئے اور نہ اپنی علما کی بلکہ خود صاحب احیاء
العلوم سی پوچھ لیجئی **ع** تصنیف را مصنف نیکو کند بیان نہ جملہ منقولہ صاحب دافع الاوہام مع
عبارت سابقہ و لاحقہ لکہا جاتا ہے وقول القائل ان ذلک بدعۃ لم یکن فی الصحابۃ فلیس کل ما یحکم
باباحتہ منقولا عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم انما المحذور بدعۃ تراغم سنۃ ماموراً بہا و لم ینقل النہی عن شیٔ من ہذا
واضح ہو کہ اس مقام مین حجۃ الاسلام نے بیان فرمایا ہی کہ جب صوفی حالت وجد صادق مین کہڑا ہو جا
تو لازم ہی کہ جماعت اوسکی موافقت مین کہڑی ہو جای اسیطرح اگر یہ عادت جاری ہو جای کہ اگر صاحب وجد کا
عمامہ اوتر جای تو سب عمامہ اپنا الگ کر دیوین اوسکا کپڑا بدن سی الگ ہو جای تو لوگ بہی وہ کپڑا اپنی بدن سے
ڈالدین اوسکی موافقت مین تو یہ باتین البتہ حقوق صحبت و حسن معاشرت مین داخل ہین اور اگر کوئی یہ کہی کہ
یہ تو بدعت ہی صحابہ سی منقول نہین ہم کہینگے بہتیری مباح باتین صحابہ سی منقول نہین اندیشہ اوسی بدعت کا
ہے جو مٹادی کسی سنت ماموربہا کو اور نقل نہین کی گئی کسی چیز کے لئی ان اشیاء مذکورہ سی نہی واسطی ممانعت
کی انتہی دیکہی اس کلام مین حضرت حجۃ الاسلام نی اپنی زبان سی تصریح فرمائی کہ اگرچہ یہ امور متعلق وجد جدید
ہین لیکن چونکہ انمین سی کسی امر کی لئی نہی شرعی وارد نہین تو یہ امور جدیدہ بدعت محذورہ یعنی سیئہ نہین
اب دوسرا مقام اسی جلد احیاء العلوم صفحہ ۱۹۲ مین ملاحظہ فرمایئے اما لبس السواد فلیس بمکروہ ولکنہ لیس
بمحبوب اذ احب الثیاب الی اللہ تعالی البیض ومن قال انہ مکروہ وبدعۃ اراد بہ انہ لم یکن معہودا فی العصر
الاول ولکن اذا لم یرد فیہ نہی فلا ینبغی ان یسمی بدعۃ ومکروہا ولکنہ ترک للاحب **فرمایا** امام غزالی
حجۃ الاسلام نی کہ فقط سیاہ لباس پہننا مکروہ نہین لیکن محبوب بہی نہین اسلئی کہ محبوب اللہ تعالی کی نزدیک

سفید لباس ہی اور جسنی یہ کہا کہ مکروہ اور بدعت ہی مراد اوسکی یہ ہے کہ عصر اول مین اوسکا دستور نہتا
لیکن جبکہ اسمین نہی شارع سی وارد نہین تو اسکو بدعت مکروہ نکہنا چاہیی ہان ترک احب ہی یعنی اسواسطے
کہ احب ہی الی اللہ تعالی سفید لباس ہوتا ہی پس خود اقوال امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نی اپنی کلام کا مطلب
صاف تر مثل تقریر صاحب نافع الاوہام بیان کردیا اور آپ کی علما جو تحریف معانی کرکی مطلب اہل سنت کا
مسخ کرتی ہین اونکی توجیہ رکیک کو مسخ کردیا باقی رہا قول امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کہ ما احدث و
خالف کتابا او سنتہ الی آخرہ پس یہی تقریر کتب عقاید حنفیہ مین بہی موجود ہی شیخ ابو شکور سالمی کا
کلام کتاب تمہید مین درباب بدعات دیکہنا چاہیی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جب ایک طرف اثبات ہو دوسری
جانب نفی اسکو خلاف کہتی ہین مثلا مسئلہ بلغم کا فتاوی عالمگیریہ مین ہے ان صعد من الجوف لم ینقض عندہما
خلافا لابی یوسف یعنی اگر بلغم پیٹ سی منہ بہر کر منہ مین آجاوی تو امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے
نزدیک وضو نہین ٹوٹتا برخلاف ابی یوسف رحمہ اللہ کی تو یہان خلاف کی یہی معنی کہ طرفین کی نزدیک
نہین ٹوٹتا ابی یوسف کی نزدیک ٹوٹتا ہی نفی کا خلاف اثبات ہوا اور کانونکی مسح کو ہدایہ مین لکھا ہے
مسح الاذنین سنتہ بماء الراس خلافا للشافعی یعنی مسح کانونکا مسح سرکی پانی بچی ہوئی سی سنت ہے
برخلاف شافعی کی اس خلاف کی معنی یہ کہ حنفیون کی نزدیک سنت ہی شافعیون کی نزدیک سنت نہین
تو یہان اثبات کا خلاف نفی ٹہیرا یہہ عبارت فقہ سی مثال دیگئی اب حدیث کی بہی مثال لیجیی صحیح بخاری
مین ہے خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی خلاف کرو تم مشرکونکا بڑہاؤ تم داڑہیان
اپنی اور کم کرو مونچہون کو پس خلاف یہان یہہ ہوا کہ مشرکین داڑہی منڈا دیتی ہین تم بڑہاؤ وہ مونچہین
بڑہاتی ہین تم کم کرو پس ثابت ہوگیا محاورہ فقہ وحدیث سی کہ اثبات کا خلاف نفی اور نفی کا خلاف
اثبات بنا علیہ معنی قول امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ ہوی کہ بدعت سیئہ وہی کہ جس چیز کو اجماع یا کتاب
یا سنت یا آثار صحابہ نی منہی کیا تہا یہ بدعت اوسکو ثابت اور قایم کری یا یہ کہ اجماع وغیرہ نی اوسکو
ثابت اور قایم کیا تہا یہ بدعت اوسکو نفی کری اور یہ بہی واضح ہو کہ جو کام ایسا ہو کہ اوس سی کتاب یا
سنت ساکت ہوا اوسکو مخالف شرع کہنا مخالف عقل و نقل ہے سنن ابو داود مین ابن عباس سے روایت ہی

ما احل فہو حلال وما حرم فہو حرام وما سکت عنہ فہو عفو یعنی کہا ابن عباس نے رضی اللہ عنہ کہ جس چیز کو اللہ
تعالی نے حلال کیا وہ حلال ہے جسکو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے اور مذہب
جمہور شافعیہ و حنفیہ کا ایسی مقام مین کہ جہان سکوت ہو یہ ہے کہ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ بہلا اگر
سکوت شرع کا نام مخالفت ہوتا تو جس امر کی لئے شرع مین سکوت تہا چاہیے تہا جمہور اوسکو حرام
ٹہراتی لیکن حرام نہ ٹہرایا بلکہ مباح ٹہرایا پس ثابت ہوئی یہ بات کہ جس امر کے لیے شرع مین نہی صریح وارد
ہوئی ہو اوسیکا مقابل مخالف شرع ٹہرایا جائیگا چنانچہ اسی بنا پر علامہ ابن حجر شافعی نے سولہ کبیرہ مین
قیام مروجہ محفل مولود شریف کو جایز رکہا اور اسی بنا پر علامہ حلبی شافعی نے اپنی امام حضرت شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول خاص قیام مروجہ محفل میلاد کی جواز مین نقل کیا ہے جسکا جی چاہے سیرت حلبی جلد اول طبع
مصر کی صفحہ ۱۱۵ مین دیکہی ہم مضمون ملخص اوسکا بیان کئے دیتے ہین وہ یہ ہے کہ کہڑا ہونا وقت ذکر ولادت
شریف کی بدعت حسنہ ہے اور ہر بدعت مذموم نہین ہوتی ہماری امام شافعی نے فرمایا ہے جو چیز نئی ایجاد
کی ہوئی مخالف کتاب و سنت و اجماع کی ہووے وہ بدعت ضلالت ہوتی ہے اور جو امر خیر ایجاد ہو
غیر مخالف اونکا وہ بدعت محمودہ یعنی حسنہ ہوتی ہے انتہی پس تقریر علامہ حلبی سے ثابت ہوا کہ قیام
مروجہ میلاد مخالف کتاب و سنت نہین یعنی کتاب و سنت مین اوسپر نہی وارد نہین ہوئی پہر بدعت
سیئہ کسطرح ہو بلکہ محمودہ ہے اور اسیطرح علامہ ابو شامہ نے اپنی کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث
مین وہی قول امام شافعی کا ما یخالف کتابا او سنۃ الخ نقل کرکے حضرت عمر کا قول نقل کیا وقد قال
عمر رض فی قیام رمضان نعمت البدعۃ ہذہ یعنی انہا محدثۃ لم تکن واذ کانت فلیس فیہا رد لما مضی یعنی
حضرت عمر رض نے تراویح کو فرمایا یہ اچہی بدعت ہے یعنی اس ہیئت کذائی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت ابو بکر صدیق کی وقت مین نہ تہی اور اب اگر ہوئی تو اسمین پہلی بات کا رد و انکار نہین انتہی اس سے
بہی یہی معلوم ہوا کہ مخالف کی معنی یہی ہین کہ اپنی مقابل کو مردود اور منفی کرے پہر اسکی بعد تعریف بدعت
حسنہ کی ابو شامہ لکہتے ہین اسطرح ہے کل مبتدع موافق لقواعد الشریعۃ غیر مخالف لشئ منہا یعنی بدعت
حسنہ ہر نئی بات ہے جو نکالی گئی موافق قواعد شریعت کی کہ نہو مخالف کسی امر شرعی کی پہر اسی تقریر کی

ذیل مین لکھتی ہین ومن احسن ما ابتدع فی زماننا من ہذا القبیل ما کان یفعل بمدینۃ اربل کل عام فی الیوم
الموافق لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوسی قسم کی بدعت حسنہ سی ہی مولد شریف جو شہر اربل
مین ہوتا ہے یہ خلاصہ ترجمہ ہی اب دیکھی جو محدثین حقیقت بدعت وسنت کو جانتی ہتی اونھون
نی یہی ثابت کیا کہ جس بدعت مین رد ہوتا ہو سنت کا اور مٹتی ہو اوس سی سنت وہی منع ہی اور
یہ عمل مولد نہین مٹاتا کسی سنت کو بلکہ یہ موافق قواعد شرعیہ کی ہی مین کہتا ہون کہ امام نووی کا مصافحہ
بعد عصر جایز رکھنا بھی درحقیقت بنی اس بات پر ہی کہ گو بخصوصہ اسکی اصل شرع مین نہین لیکن
چونکہ نہی بھی وارد نہین ہوئی اور بعضین مٹاتا کسی سنت کو تو جایز ہے چنانچہ خاندان عزیزیہ کی امام
شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نی قول نووی کا درباب مصافحہ شرح موطا مین مسلم رکھا اور مصافحہ عید کا
بھی اسی قاعدہ امام نووی پر جایز فرمایا چنانچہ عبارت اونکی یہ ہی وہکذا ینبغی ان یقال فی المصافحۃ یوم
العید اور بعض علما حنفیہ نی جو اس مصافحہ کو منع کیا ہی اوسکی وجہ دوسری ہی دلائل ساطعہ قاطعہ براہین
قاطعہ مین دیکھنی چاہیئی باقی رہی ان حضرات کی یہ چال کہ مخالفت بدعت کی سنت سی معلوم ہو چکی تو جو بدعت
ہو گی وہ مخالف سنت ہو گی سو یہ چال یہان پیش نہین چل سکتی کیونکہ بدعت کی مخالفت سنت سی مسلم
لیکن بدعت کی یہ حقیقت کہ جو چیز بعد قرون ثلثہ حادث ہو وہ بدعت ہی ہرگز مسلم نہین صاحب انوار ساطعہ
نی مدت سی اشتہار دی رکھا ہی کہ اس معنی کی مدعی چونکہ فقط قرون ثلثہ مین خیریت منحصر رکھتی ہین اسلئی
اونکو چاہیئی کہ ادلہ قرون سی یہ معنی ثابت کرین سو ابتک کوئی ثابت نہین کر سکا اب آپ کی خدمت
مین التماس ہی کہ آپ ہی اسکی سند حدیث صحیح سے یا اقوال جماعت صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ
مجتہدین سی گذارین کہ بدعت کی یہ معنی مجوزہ تمھاری کب قرون ثلثہ مین بلا نکیر رائج ہوئی اور یہ فقرہ جو غیر
مینے اسلئی لکھا کہ آپ صفحہ ۳ مین لکھتی ہین جو کام زمانہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین مین بلا نکیر جاری ہوا ہو
وہ ملحق بالسنۃ ہی الی آخرہ اور اگر حدیث قرون ثلثہ سی سند پکڑین تو یہ بیان فرماوین کہ یہ معنی جو تم
کہتی ہو کس قرن مین کس مجتہد نی استنباط کئی ہین کیونکہ غیر مجتہد کو تم مثل عوام غیر معتبر سمجھتے ہو جبتک آپ
یہ معنی اپنی لکھی ہوئی انھی شروط سی ثابت نکرین تو مقتضای انصاف وغیرت یہی ہی کہ کسی بانی محفل شریف

نہ اونکے نہین اور نہ قلم کسیکی تحریر مین اوٹھا مین اب بندہ اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور احادیث رسول
صلی اللہ علیہ وسلم مین گفتگو شروع کرتا ہی اگرچہ آپنی صفحات مختلفہ مین اونکو منتشر کیا ہی اور دو دو تین تین
بار اکثر اقوال کو دوہرایا ہی مین اون سبکا جواب ایک ہی جگہہ لکھنا مناسب جانتا ہون کہ ایک مبحث کی بات ایکہی
جگہہ ہو تو بہتر ہی وباللہ التوفیق **قولہ** صفحہ ۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کوہ طور کوگئی تہی ابو بصرہ صحابی نے
حدیث لا تشد الرحال جسوقت سنائی فوراً تسلیم کرلی اور مان لیا **اقول** اول تو معنی حدیث مین کلام
طویل ہی امام حجۃ الاسلام کی تحقیق دیکہنے چاہیئے ثانیا یہ کہ جسطرح حضرت ابوہریرہ نے صریح لا تشد الرحال
دیکہکر مان لی اسیطرح اگر نہی صریح ان امور مین بہی شارع سے آئی ہوتی کہ اجتماع مسلمین مجلس مین نہوا کرے
مگر فلان ہیئت سے اور ایصال ثواب اموات کسی دن معین مین نہوا کرے تب سب اہل سنت والجماعت
مان لیتی یہ کسکی مجال ہی کہ مقابل حکم رسول کی کوئی امر کرے خود قاعدہ کلیہ صاحب دافع الاوہام نے بیان کردیا
عبارت بجنسہ یہہ ہی کہ جسنے دین مین وہ بات پیدا کی جو دین کی قسم سے نہین بلکہ اوسکی ضد اور مخالف ہی
وہ مردود ہی **قولہ** صفحہ ۲۲ - غور کرو جس امر کو صحابہ نے بدعت فرماکر اوسپر انکار کیا ہی اوسمین سوای کسی تغیر
ہیئت یا زمان و قید کی اور کوئی چیز زایدہ نہین ہوئی اور اصل وہ امر خیر تہا مثلاً صلاۃ ضحی کو کہ مسجد مین لوگ
جمع ہوکر پڑہتی تہی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ بدعت ہی حالانکہ صلاۃ ضحی سنت ہی اور حضرت ابن عمر خود
سنت ہونا اوسکا روایت فرماتی ہین مگر چونکہ پڑہنا اسکا گہر مین یا مسجد مین علی الخفا ثابت ہوا تہا جب لوگونکو
مجتمع ہوکر مسجد مین پڑہتی دیکہا تو اوسکو بدعت فرمایا کہی کہ اظہار صلواۃ کونسا برا کام تہا **اقول** حضرت
عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنت ہونا اس نماز کا صحیح روایتون سے ہرگز ثابت نہین ہوا
مورق عجلی سے روایت ہی کہا مینے ابن عمر سے تم پڑہتی ہو نماز چاشت فرمایا نہین کہا مینے حضرت عمر
پڑہتی تہی فرمایا نہین کہا مینے حضرت ابوبکر بہی پڑہتی تہی فرمایا نہین کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فرمایا
مین نہین گمان کرتا کہ آپ پڑہتی تہی روایت کیا اسکو بخاری نے کذا فی المشکواۃ یہ صحیح حدیث ناطق ہی کہ حضرت
ابن عمر کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑہنا اسکا ثابت نہین ہوا اور خود تحقیق الحق صفحہ ۲۷ سطر ۴ مین ہی کہ ابن عمر نے
صلاۃ ضحی مین کہا کہ وہ بدعت ہے اسواسطی کہ اونکی نزدیک ثابت نہین ہوئی اس اختلال حواس کا کیا ٹہکانا ؛

...چہ لکھین بیان کچہ حق یہی ہی کہ اونکی نزدیک یہ نماز ثابت نہ تہی ورنہ ممکن نتہا کہ وہ ایسی بڑے متبع سنت متبحر
...نہ سنت اداسنہ فرماتے اگر مسجد مین باجتماع واہتمام نہ پڑہتی تہی کبہی تنہا تو پڑہتی حالانکہ حضرت پیران پیر قدس سرہ
...طالبین مین روایت فرماتی ہین ابن عمر سی کہ جب سے مین مسلمان ہوا ہون کبہی نہ پڑہی نماز ضحی یعنی نماز
...نہین پڑہی روی ابن المبارک من اصحابنا باسنادہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال ما صلیت
...منذ اسلمت الا ان اطوف بالبیت الحدیث پس روایات کثیرہ قویہ سی یہی ثابت ہی کہ ابن عمر
...اللہ عنہ اسکو بدعت فرماتی تہی چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکو صحیح طور پر ثابت نہوئی تہی خود
...ضروری نہین جانتی تہی لیکن اور ونکو زجر و توبیخ بہی نہین فرماتی تہی بلکہ اسکو بدعت حسنہ قرار دیتی
...ب لدنیہ اور شرح مواہب خاتم المحدثین زرقانی مین روایت ہی شعبی سی سمعت ابن عمر یقول
...المسلمون افضل من صلاۃ الضحی وروی ابن ابی شیبہ باسناد صحیح عن الحکم بن عبد اللہ بن اسحق بن الاعرج
...ت ابن عمر عن صلاۃ الضحی فقال بدعۃ ونعمت البدعۃ وروی عبد الرزاق باسناد صحیح عن سالم عن ابیہ قال لقد
...ما احد یسبحہا وما احدث الناس شیئا احب الی منہا وروی سعید بن منصور عن مجاہد عن ابن عمر
...وانہا لمن احسن ما احدثوا اور یہ روایت اخیر سعید بن منصور کی فتح الباری وغیرہ شروح بخاری مین
...ہی پس مدعا بدعت حسنہ ثابت کرنیوالونکا ثابت اور رد کرنیوالون کا رد ہو گیا اور بعض علمائی یہ
...ہی کہ اصل نماز پر اونکا انکار نتہا کیونکہ وہ تو اونکی نزدیک بدعت حسنہ افضل و احسن کام تہا اور بہر انکار
...تی بلکہ اگر اونہون نے انکار کیا ہی تو اس بات پر کیا ہی کہ لوگ اسکو نماز فرایض کیطرح جمع ہوکر اہتمام سے
...مین پڑہتی تہی اور یہ بات خلاف اصل تہی کیونکہ صحیح حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہے
...وہ فی بیوتکم فان خیر صلاۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ اور یہ بہی صحیح حدیث ہی صلوا ایہا الناس
...حدیث معلوم ہوا کہ سوای نماز فرض کی اور نوافل آدمی گہر مین پڑہا کری اور کہا ترمذی نی کہ نفس
...منی کی روایتین حضرت عمر اور جابر اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عایشہ اور عبد اللہ
...ید ابن خالد سی روایت کی گئی ہین پس اگر فی الواقع ابن عمر رضی اللہ عنہ کا انکار واقع ہوا
...پر تہا کہ یہ مخالف حدیث شریف کی ہی یعنی مسجد مین باجتماع واہتمام نہ پڑہین تو یہ بات جیسا

دافع الاوہام کی قاعدہ کلیہ کو مدودینی والی ہی کہ امر محدث وہی منع ہی جو مخالف حدیث وکتاب ہو اس تقریر سے
بھی مدعا مانعین کا ثابت نہوا کیونکہ وہ کہتی ہین کہ ذرا تغیر ہیئت سی بدعت مذمومہ ہوجاتی ہی خواہ وہ ہیئت
کسی نہی کی مقابل ہو یا نہو اور یہ بہی واضح ہوا کہ جیسا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسکو بدعت فرمانا منقول ہی
اسیطرح سنن دارمی مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بہی انکار کرنا روایت کیا ہی عن عبد الرحمن بن ابی بکرة
ان اباہ رای ناسا یصلون صلوٰۃ الضحی فقال اما انہم یصلون صلاۃ ما صلاہا رسول اللہ علیہ وسلم ولا عامۃ اصحابہ
اور غنیۃ الطالبین ومواہب وغیرہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی بہی انکار اسکا منقول ہی وکان ابن مسعود
یقول فی صلاۃ الضحی یا عباد اللہ لا تحملوا الناس ما لم یحملہم اللہ ایاہ فان کنتم لا بد فاعلیہا فصلوہا فی بیوتکم اس
قسم کی روایات وآثار سی سیدنا غوث الثقلین قدس سرہ یہ ثابت فرماتی ہین کہ منع کرنا ان صحابہ کا اس سبب سے تہا کہ
مبادا اسکو مساجد مین باہتمام جمع ہو کر پڑہنی سی عام آدمی فرض اعتقاد کرنی لگین اور سب آدمی خوشی اور رغبت سی
عبادت کرنی مین برابر نہین ہوتی تم خوشی سی ادا کرتی ہو اور دوسرے پر یہ بار ہو جاویگا تو دلکی بی رغبتی اور بار خاطر
سے عبادت کرنا موجب ملامت وعتاب نہو جاوی اصل عبارت اونکی یہ ہی - وکل ہذا الا یدل علی رد ما قدمناذکرہ
من الفضائل الواردۃ فی فعلہا وانما ارادوا بذلک لئلا تشبہ بصلاۃ الفرض فیعتقد الناس وجوبہا ولیس کل الناس
سواء فی نشاط العبادۃ فطلبوا التخفیف عنہم وتسہیل الطاعۃ علیہم وکانت عائشۃ رضی اللہ عنہا اذا ارادت ان تصلیہا
اغلقت الباب انتہی پس جبکہ قول ابن عمر کی لئی اسقدر وجوہ چند کتب معتبرہ وثقات سی ثابت ہو گئین تو دعوی شور
شور سے کرنا ان نافہمون کا اس حصر کی ساتہ کہ ابن عمر نی فقط تغیر ہیئت کی سبب انکار کیا تہا سخت مردود ہو گیا
اور یہ بہی خوب طرح پر واضح ہو گیا کہ اگر اوسوقت مین بعض امور حسنہ جدیدہ پر بعض صحابہ انکار کرتی تہی تو حق اونکی جانب تہا
کہ وہ مدبران مصالح دین تہی اوسمین حکمت خاصہ یہ تہی کہ شروع اسلام ہی فرائض وواجبات وسنن ونوافل
ومستحسنات مین عام لوگونکو بخوبی تمیز نہوئی تہی شبہہ پڑ جاتا دینیات کی فقہ وعقائد مین قصور رہتا اور اب حال
یہہ ہی کہ علمانی فرائض وسنن ومباحات ومحرمات وغیرہ کو ایک ایک مفصل کتب مین درج کر دیا اور سب مین اونکی
تعلیم جاری ہو گئی اور کتنی صدیان گذر گئین اب وہ قسم کا شبہہ پڑنیکا محل نرہا کہ مستحسنات علما ومشایخ کو لوگ فرض
من عند الشارع تصور کرین بعض صحابہ کی انکار کرنی سی جو اوسوقت ایک حکمت اور مصلحت کیوجہ سی تہا اب مستحسنات

علما پر اور تعامل بلاد اسلامیہ اور تعامل حرمین پر انکار کرنا اور آیتین کافرون کی کہ یہ خلدنا ر خالدا فیہا و لہم عذاب مہین
اونپر پڑہنا سخت حماقت اور ضلالت ہی اللہ تعالی تمہاری علماؤن کو سمجھ دی جنکی تعلیم کا یہ ثمرہ ہی مسلمانون کو اپنی پناہ
مین رکہی آمین یارب العالمین آمین اب ایک دوسری طرح الزامی طور پر گذارش کیا جاتا ہی کہ کیون جی عبد اللہ ابن عمر نے
نماز چاشت کو بقول تمہاری فقط تغیر ہیئت کی سبب منع کیا پہر عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ پر کیون انکار کیا
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اہتمام و اجتماع اور ہیئت حادثہ سے نماز تراویح نہین پڑہی بعد ازان خلیفہ اول
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کل صحابہ مین افضل و اکمل تہی نہ پڑہی اور یہ بات کسی سے مخفی نہین کہ بیشک
حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی نے ہیئت مسنونہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادتی فرمائی چنانچہ خاندان
عزیزیہ کی امام شاہ ولی اللہ صاحب بہی شرح موطا مین فرماتی ہین اور مجمع البحار وغیرہ مین بہی مذکور ہی اب جو
شخص جسکو ذرہ بہر حصہ عقل کا ملا ہوگا وہ ٹہیک سمجہ لیگا کہ عبد اللہ ابن عمر نے ہرگز لوگون کو نماز چاشت سے منع نکیا ہوگا
ہان یہ انکار کیا ہوگا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین یعنی انکو سند نہین پہنچی چنانچہ صحیح حدیثون سے نقل کیا
گیا کہ انہون نے اسکو بدعت حسنہ قرار دیا ہی اور اگر کسینی کوئی ضعیف روایت نقل کو پہنچائی کہ انہون نے
اسکی پڑہنی سے منع کیا ہی اول تو وہ بمقابلہ روایات صحیحہ مقبول نہوگی ثانیا یہ کہا جائیگا کہ انہون نے بوجہ عروض
کسی خاص ہیئت مخالف شرع کی منع کیا ہوگا یا بمصلحت وقت مقتضی منع ہوئی ہوگی جسکا ہم اوپر بیان کر چکے
ورنہ اگر فقط یہی بات ہوتی کہ یہ نماز اس ہیئت سے منقول نہین تو کبہی انکو منع نفرماتی جسطرح حضرت عمر کو منع نکیا
اب ایک گذارش اور ہی بہلا اس نماز مین تو تغیر ہیئت جدیدہ سے کہ اجتماع سے پڑہنی لگی تہی حضرت ابن عمر نے
منع کیا تمہاری قول کی موافق کہ یہ ہیئت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین ہم کہتی ہین کہ عرفہ کا روزہ
حج مین رکھنا ابن عمر کو کسی سے ثابت نہوا تہا نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ خلفا سے مگر باوجود اسکی انکو بدعت
نفرمایا اور منع نکیا ترمذی مین روایت ہی کہ فرمایا ابن عمر نے مینے حج کیا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انہون
نے روزہ نرکہا پہر ابوبکر کی ساتہ حج کیا انہون نے بہی نرکہا اور عثمان کی ساتہ حج کیا انہون نے بہی نرکہا مین بہی نہین
رکہتا لا امر بہ ولا انہی عنہ نہ اسکا حکم دیتا ہون نہ اس سے روکتا ہون جو عقلمند کہ نہ رس ہو وہ سمجہ لے یہ بات کہ اگر عدم ثبوت
موجب بدعت سیئہ ہونیکا تہا تو ابن عمر نے کیون اسکو بدعت ضلالہ نفرمایا کیون کہا کہ مین منع نہین کرتا اب ایک التماس مجتہدان

سامنے کی خدمت مین ہوتی ہے اگر ان صاحبونکے نزدیک ایسا ہی عبد اللہ ابن عمر کے قول کا اتباع ہی ور جسکو ا
بدعۃ فرماوین تو وہ بدعۃ سیئہ ہی ہوتا ہی تو جناب من اپنی تمام مسجد وں مین اذان اول جمعہ کی اور مراد یجی
کہ بروایت صحیح بخاری ثابت ہی کہ پہلے ایک اذان ہوا کرتی تھی یعنی جسوقت امام منبر پر بیٹھتا ہے
دستور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور یہی عہد خلیفہ اول و دوم مین ہا بعد ازان جب آدمی زیادہ ہو گئے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اذان سب سے اول زیادہ فرمائی اور حکم دیا کہ مقام زوراء پر جو خارج
سی بازار مین ایک مقام اونچا تھا وہان یہ اذان دی جایا کری اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ حضرت عثمان
عنہ کی اسی برس بعد وہ اذان جمعہ جو خارج مسجد کہی جاتی تھی ہشام ابن عبد الملک کی حکم سی مسجد مین کہی جا
چنانچہ ابتک وہ رواج باقی ہی کہ اذان اول بہی مسجد مین کہی جاتی ہی اور اذان ثانی کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ
وقت مین تھی وہ خطیب کی سامنے کہی جاتی ہی خلاصہ مرام یہ کہ جسوقت یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ا
خلافت مین ایجاد فرمائی تو عبد اللہ ابن عمر نے اسکو ہی بدعت فرمایا تھا مواہب لدنیہ مین ہے روی ابن ابی شیبہ
عن ابن عمر قال الاذان الاول یوم الجمعۃ بدعۃ پہلا نماز چاشت مین تو نعمت البدعۃ اور احسن ور افضل
لفظ فرمایا تھا اسمین تو محض بدعۃ فرمادیا مطلق سی فرد کامل بدعت سیئہ مراد ہونا چاہیئی اور ایک یہ بہی
فرق ہے نماز چاشت کو آپ فرماتے ہین کہ اصل نماز تو انکی نزدیک ثابت تھی لیکن فقط ایک ہیئت غیر ثابت
لاحق ہو گئی تھی اسلئی بدعت فرمایا تو چاہیئی اذان مذکور زیادہ تر قابل انکار ہو کیونکہ وہ در اصل وجود ہی نہین
رکھتی تھی **قولہ** صفحہ ۲۳ اور نوافل قبل نماز عید کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بدعۃ فرماکر انکار کیا نماز نفل تو خیر محض
مگر اس موقع پر اسطرح پر جو انکار فرمایا اس تخصیص ہی کو بدعت ٹھہرایا تھا **اقول** اول تو یہ قول صحیح نہین
معلوم ہوتا بہتیری باتین ایسی ہی حضرت علی کی نام سی روایت ہین کہ اوپر عمل نہین مثلاً شرح مواہب لدنیہ مین ہے
روی عن علی انہ یصلی فی الجامع اربعا وفی المصلی رکعتین یعنی نماز عید کی بابت حضرت علی سے روایت
کیا گیا ہے کہ اگر جامع مسجد مین نماز عید پڑہی جاوے تو چار رکعت اور عیدگاہ مین پڑہی جاوے تو دو رکعت پڑہی
جاوین اسکی بعد شارح مذکور لکہتا ہے مخالف لما انعقد علیہ الاجماع یعنی اسپر عمل نہین یہ اجماع کی مخالف ہے والله
ہے انتہی اور نفل قبل نماز عید کی باب مین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہی تو اسکو شرح مجمع سی اسطرح

نقل کیا ہی صفحہ ۲ تحقیق الحق مین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی اوس نفل پڑہنی والے کو یہ فرمایا کہ ہوویگی تیری نماز
عبث اور فعل عبث حرام ہوتا ہی پس اغلب ہے کہ خدا تجکو معذب کریگا بوجہ مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہی
مین کہتا ہون پہلا فعل عبث کو حضرت علی کسطرح فرماتی کہ حرام ہی نماز جو کمال ادب کا عمل ہی اگر فعل عبث نماز
مین آدمی کری تو فقہا اوسکو مکروہ کہتی ہین ویکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او بجسدہ اسکو حرام اور مستحق عذاب
نہین لکہتی اور یہ کسطرح فرمائی کہ خدا تجکو عذاب کریگا اصول مین ٹہر چکا ہے کہ تارک سنت قابل ملامت ہوتا ہی
اوسنی جو اقتدای سنت ترک کیا کہ حضرت نی یہہ نماز نہ پڑہی تہی اوسنی پڑہی تو چاہی ملامت کیا جاتا اور اگر
اس فعل کو ترک سنت نہین بلکہ حرام کہتی ہو تو حرام پر انکار و توبیخ واجب ہے حال آنکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کا ایک موقع کی خاص روایت ہی کہ کچہہ احتساب و منع انکار نفرمایا در مختار کی باب العیدین مین ہی کہ حضرت
علی نی ایک آدمی کو دیکہا بعد عید نفل پڑہتی کسینی کہا یا امیر المومنین آپ منع نہین فرماتی فرمایا مین
ڈرتا ہون کہ اس آیت کی حکم مین داخل نہو جاؤن ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی اب دیکہیی اس شخص نے
خلاف حدیث کام کیا تہا کیونکہ صحیحین وغیرہ مین وارد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہ لم یصل قبلہا ولا بعدہا
اور حضرت علی نی منع نفرمایا حال انکہ اگر یہ فعل حرام تہا استحقاق عذاب رکہتا تہا تو انکار واجب تہا اسیواسطی لکہا
شامی نی کہ یہ کراہت تنزیہی تہی ورنہ حضرت علی اوسکو منع نہ دیتی کما قال وانہا تنزیہیۃ والا لما
اقرہ اذ لا یجوز الاقرار علی المنکر واضح ہو کہ کراہت تنزیہی کا مفاد فقہا کی نزدیک یہ ہی کہ ترک اوسکا
اولی ہی اور اگر کوئی کری تو کچہ گناہگار بہی نہین ہوتا اسی لئی حضرت علی نی اوسکو منع نفرمایا وہ
نماز پڑہتا رہا اس سی صاف معلوم ہوا کہ وہ روایت صاحب مجمع کی صحیح نہین کہ خدا تجکو معذب کریگا
کیونکہ جو فعل قابل تعذیب ہو اوس پر انکار نکرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بعید ہی ہان البتہ اگر منع فرمایا ہوگا
حضرت علی نی تو اسطرح فرمایا ہوگا کہ قبل نماز عید کی نماز پڑہنا سنت نہین چنانچہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ
ما ثبت من السنہ مین روایت کرتے ہین انہ استخلف علی رضی اللہ عنہ ابا مسعود الانصاری علی الناس
فخرج یوم العید وقال یا ایہا الناس لیس من السنۃ ان یصلی قبل الامام رواہ النسائی پہر اگر یہ لوگ حضرت علی
کی قول پر چلتی ہین تو یون ہی کرین کہ اس فعل کو ضلالت نفرماوین فقط یہ کہدیا کرین کہ سنت نہین

اور جس کسی نے یہ محفل کر لی تو اوس سے نزاع نکرین جیسے حضرت علیؓ نے نہین کیا خاص کر عوام سے تو بالکل ہم
بھی انکار کرنا نہین چاہیے چنانچہ اسی مسئلہ قبل عید نفل پڑھنے کے لیے درمختار مین بحر الرائق سے روایت کی ہے
اما العوام فلا یمنعون من تکبیر ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم فی الخیرات اور شامی نے اسکی تفصیل یہ کے
لا سرا ولا جهرا فی التکبیر ولا قبل الصلوة بمسجد او بیت او بعدها بمسجد فی التنفل دونون عبارتون کا ترجمہ خلاصہ
لکھتا ہون عام آدمیونکو نروکنا چاہیے تکبیر سے روز عید خواہ پکار کی تکبیر کہین یا آہستہ اور نفلونسے بھی منع نکرین
خواہ وہ نفل قبل نماز عید پڑہین یا بعد عید مسجد مین پڑہین یا اپنے گھر مین اسلیے کہ عام آدمی پہلے ہی خیرات وحسنات
کی رغبت نہین رکھتے وہ لوگ جسطرح خدا کا نام لیلین غنیمت ہے اب خیال فرمایے حضرت علیؓ کی اوس قول کے
جاننے والے فقہا تو یہ کلام کرین اور آپ حضرات اونکے قول کو وسیلہ پکڑ کی بنا عمارت قلبی اسطرح پر لگائین کہ محفل مولود
شریف کرنے والون کی نسبت یہ خلہنا یا خالدا فیہا وہ عذاب مین پڑینگے مثل کفار خلود فی النار اونکے لیے ثابت
کرین اور جہان عوام کی نسبت فقہاء ربانی یہ حکم دین کہ اونسے جسطرح نام خدا لیا جاوے لینے دو اونہی عوام کو پکڑ پکڑ کے
کسی سے فرقہ منکرین میلاد عہد و پیمان کراتے ہین کہ توبہ کرو پھر نجاوگے محفل میلاد شریف مین اور کوئی انکا
مولوی جہاڑو لیے پھرتا ہے اور کوئی مولوی مختصر قصہ کہتا اور باتین بناتا پھرتا ہے اور کسی مولوی کو یہ ارشاد
ہوتا ہے کہ یہان کی مردان وعاتا تو ہماری روکی نہین رکتے ہین آؤ اب عورتون ہی کو وعظ کرکے سمجھاؤ کہ مولود
شریف کو بہت امر قبیح سمجھین اسمین شریک نہون اور کسیکو چاہے کی پیالیان پلا کر بدمست کرتے ہین اور کسیکو دوسری
طرح تواضع وغیرہ کی جال مین ڈالکر اس سے روکتے ہین جو لوگ بیٹھے ہوے چاہے کچھ ہی دنیا کی باتین یا
غیبتین کرتے رہین یا حقہ وغیرہ کی شغل مین رہین وہ سب صحیح لیکن حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ذکر کی محفل پاک مین جانا بس یہی عذاب جہنم اور ہمیشہ عذاب نار مین رہنے کا سبب ہے اس دین و ایمان پر افسوس
ہزار افسوس ضلوا فاضلوا اب یہ بندہ ضعیف تحقیق اس مسئلہ کی عرض کرتا ہے کہ نماز عید سے پہلے نفل پڑھنے مین
اختلاف ہے اکثر منع پر ہین اور بعضے جواز پر بھی ہین ما ثبت من السنہ مین ترمذی سے روایت کرتے ہین وجوز
طائفة من اهل العلم الصلوة قبل صلاة العید وبعدها اور موطا مین ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے
قاسم بن محمد جو تابعی اور بڑے عالم تھے مدینہ کے تھے عید کو قبل جانے مصلے کے چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور

ما ثبت من السنہ مین ہی کہ علماء بصرہ حضرت حسن بصری اور جماعت علماء کا یہ مذہب تہا کہ پڑہی جاوی نفل
قبل نماز عید اور شاہ ولی اللہ شرح عربی موطا مین لکہتی ہین کہ شافعی کی نزدیک نہین مکروہ سوای امام
عید کی تنفل قبل نماز عید کسیکو انتہی اب یہ نحیف عرض کرتا ہی کہ ہماری حنفی علماء اکثر کراہت پر گئے ہین اور انہون
نی دلیل کراہت یہ سمجہی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت حریص تہی نماز پر جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ
لیکن باوجود اسکی یہ بات کہ فجر و ظہر و عصر و مغرب و عشا و جمعہ کی نمازین تو نفل اور سنت آپنی جاری فرمائی
کسی نماز مین اول اور کسی مین بعد اور کسی مین اول اور بعد دونون پس باوجود حریص ہونیکی عید کی لئی کیون
سنتین اول و آخر تجویز نفرمائین پس علماء حنفیہ نی ایک تو اس بات پر نظر فرمائی اور دوسری یہ بات دیکہی کہ
نماز ایسی چیز ہے کہ اسکی جواز و عدم جواز مین وقت کو بہی دخل ہی مثلاً طلوع و غروب و استوا کی وقت کوئی
نماز نہ پڑہی جاوی فرض صبح اور عصر کی بعد نفل نہ پڑہین خطبہ کی وقت اور تکبیر نماز مفروضہ کی وقت نیت
نفل کی نکرین تب یہہ خیال کیا کہ باوجود حرص شدید کی جو نماز اس وقت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ پڑہی نماز عید کی لئی کوئی نماز سنت یا نفل مثل نماز ظہر وغیرہ کی تجویز نفرمائی بلاشک یہ وقت ایسا ہی
ہوگا کہ اسمین نماز مکروہ ہوگی علاوہ برین اوسی شرح مجمع مین کہ جس سے آپنی اثر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا
نقل کیا ہی باب صلاۃ العیدین مین یہ روایت ہی کہ روی انہ علیہ السلام قال لا صلاۃ فی العیدین
قبل الامام بنا علیہ اکثر حنفیون نے حکم دیا کہ مکروہ ہی پس از روی تحقیق و نظر صحیح وجہ کراہت یہ معلوم
ہوتی ہی نہ یہ کہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول نہونا کسی امر کا بلا وجود نہی و بلا قرینہ صارفہ
موجب اوسکی کراہت کا ہو جایا کری خاندان عزیزیہ کی امام شاہ ولی اللہ نی شرح فارسی موطا مین
حضرت ابن عمر کا نفل نہ پڑہنا قبل عید اور بعضون کا پڑہنا نقل کرکے یہ لکہا ہے ماخذ فعل حضرت ابن عمر
اتباع عمل آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم و ماخذ دیگران استصحاب مشروعیت اصل صلاۃ است نیافتن
دلیلی کہ دلالت کند بر منع زیرا کہ ترک دوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درینحالت دلالت بر کراہت نمی نماید
ترک فعل خیر نزدیک ظہور دواعی آن دلیل کراہت نمی تواند شد افسوس آپکی معلمین خاندان عزیزیہ کا دم
بہرین اور امام عزیزیہ کی قول سی خبر بہی نہین رکہتی اب ایک دوسری طرح جواب دیا جاتا ہے کہ بالفرض

والتقدیر اگر شارح مجمع کا قول منقول صحت کو بھی پہنچ جاوے تو ہم کہینگے وہ تہدید حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کی مبنی ایک اور حکمت پر تھی یعنی جب ولید اوسکو منع کیا یہ سمجھکر کہ اسوقت سنت نہین تو
اوسنی نہمانا اور جواب دیا تو یہہ مخالفت ہوئی اولی الامر کی حالانکہ حکم خداوندی ہے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم اور حدیث مین بھی من یعص الامیر فقد عصانی پس بباعث انکار کرنی اوپر فرمان حضرت
امیر المومنین کی وہ عاصی ہوگیا اللہ اور رسول کا اور فاعل امر حرام کا بجا ٹھرا اور اوسکو قابل تعذیب فرمایا
تو کچھ بعید نہین حالانکہ وہم بھی مذکور ہوا کہ لا صلوۃ فی العیدین بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو موید تھی
اگرچہ بعد بھی تنزیہی ہووی پس اس تقریر پر صحیح ٹھرا قاعدہ مصرحہ صاحب دافع الاوہام کہ نماز بجا دیری
برا ہوتا ہے جسمین مخالفت کتاب و سنت کی لازم آوی اور اسی بنا پر زیادہ تشدید و تغلیظ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نی فرمائی کہ وہ انکار کرکی مخالف اللہ و رسول کا ہوگیا اگر وہ شخص نماز پڑھ لیتا اور انکار اطاعت
اولی الامر نکرتا تو فقط کراہت تنزیہ پر معاتب ہوتا جیسا کہ اوس شخص پر عتاب نفرمایا جسکا قصہ درمختار
مین ہی ہوا اگر یہی قاعدہ حضرت علی کی نزدیک ہوتا کہ جو کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کیا اوسکا
کرنیوالا فاعل امر حرام کا ہوگا اور معذب ہوگا تو اس صورت مین چاہئی تھا بہت کاموں مین منجملہ انکے
عیدگاہ مین منبر بنانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہین قسطلانی مواہب لدنیہ مین روایت کرتی ہین
ابن خزیمہ سی خطب علیہ الصلوۃ والسلام یوم عید علی رجلیہ وہذا یشعر بانہ لم یکن فی المصلی فی زمانہ علیہ السلام
منبر ووقع فی المدونۃ للامام مالک ان اول من خطب الناس فی المصلی علی منبر عثمان ابن عفان پس جبکہ
حضرت نی عید کا خطبہ نپڑھا عیدگاہ مین منبر پر پھر خلیفہ اول و دویم نی بھی نہ پڑھا حضرت عثمان کی عہد مین
منبر اینٹ اور مٹی سی کثیر ابن صلت نی تیار کیا اور حضرت عثمان نی خطبہ عید کا اوسپر پڑھا پھر حضرت علی نی
اوپر کیون نہ انکار کیا یہی اس خصوصیت کی ساتھ حضرت سی ثابت نہ تھا البتہ نماز جمعہ کی لئی مسجد مین
ثابت تھا اوپر انکار نکرنے سی ثابت ہوگیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزدیک یہ بات مسلم نہ تھی کہ جو بات
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہو اوسکی کرنے والی کو حکم تعذیب دیا جاوی اور تماشا یہ کہ خود شارح
مجمع اپنی اس اثر منقول پر عمل نہین فرماتی اسلئی کہ وہ زبان سی نیت نماز کرنیکو افضل و اولی اسی شرح

مجمع مین صراحتہً لکھتے ہین حال آنکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ائمہ مجتہدین تک سے ثابت نہین پھر
اگر شارح مجمع کی نزدیک یہ بات مسلم ہوتی کہ جو بات حضرت سے ثابت نہین وہ عبث ہی اور حرام ہی اور
قابل تعذیب ہی تو زبان سے نیت کرنیکو ہرگز افضل و اولی نہ لکھتا اور عبارت شرح مجمع باب نیت مین یہ ہے

لکن الافضل ان یشتغل قلبہ بالنیۃ ولسانہ بالذکر ویدیہ بالرفع وفی المحیط الاولی فی نیتہ الغرض مثلا
ان یقول نویت ظہر الیوم اور نیز شارح مجمع کی نزدیک اگر وہ قاعدہ مسلم ہوتا تو حاجی کی لیے اولی یا نو
واپس آنیکو بیت اللہ کی طرف سے بعد طواف امر نفرماتی کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین
حال آنکہ صاحب مجمع اسکا حکم دیتی ہین کہ ینصرف وہو یمشی ورارہ و بصرہ الی البیت متباکیا متحسرا **قول**
صفحہ ۲۲ مسح حلقوم مسح گردن کی ساتھ کرنیکو جو ائمہ نی بدعت کہا تو کون سا شر اوسمین تھا آخر مسح رقبہ
کی جنس سے تھا مگر زیادہ حد مسنونہ پر ہونیکی سبب بدعت ہوا **اقول** مسح حلقوم کو بعض علمانی اس
لفظ سے تعبیر کیا ہے کہ لیس بادب یعنی آداب و مستحبات وضو مین نہین اور بعض نی یون لکھا ہے
انہ بدعۃ پھر اسطرح کا اختلاف مسح رقبہ مین بھی ہی بعضون نی کہا کہ مسح رقبہ ادب کی بات ہی بعضون نے
کہا سنت ہی اور قاضیخان نی کہا نہ سنت ہی نہ ادب ہی پس یہ لفظ قریب اسکی گیا کہ لا اصل ہی لیکن
پھر قاضیخان نی یہ ٹھیرایا کہ عند اختلاف الاقاویل کان فعلہ اولی من ترکہ اور دُر مختار وغیرہ مین مستحب
لکھا ہی مسح رقبہ کو پس جاننا چاہیے کہ فعل مسح یعنی بھیگا ہوا ہاتھ عضو پر پھیرنا ایک حکم شرعی ہی اور رقبہ
کی معنی گردن ہین اور حلقوم کی معنی گلا تو گردن اور چیز ہے گلا اور چیز پس مسح شرعی جسکا محل گردن
تھا حلقوم پر کرنا وضع الشئ فی غیر محلہ ہے اسلئی اوسکو منع کیا محفل مولد شریف اور فاتحہ اموات
مین تو یہ بات نہین ہان تو ہر چیز اپنی محل پر ہے اگر فاتحہ یا درود پڑھا یا صدقہ دیا اور اوسکی ثواب
کی نیت واسطی میت مسلمان کی گئی تو یہ بات عین اپنی محل پر ہی اگر میت کافر کی واسطی یہ کام کرتی
تو وضع الشئ فی غیر محلہ ہوتا اور جو لوگ اعزہ واقارب واحباب حسب الطلب یا باذن عام محفل مولد
شریف مین اکٹھی ہوگئی تو انکو خوشبو ملنا یا حصہ شیرینی دینا یا حسب توفیق کھانا کھلا دینا یہ سب
محل شرعی مین واقع ہوا ہی کہ اکرام ضیف یعنی جو آئی ہوونکی خاطر داری حدیث صحیح مین وارد ہے

اور جو کچھ تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیجاتی ہی اور معجزات وغیرہ پڑہی جاتی ہین یہ سب وہی نبی کی تعظیم ہے
کہ جنکی تعظیم کا حکم ہی قال اللہ تعالی وتعزروہ وتوقروہ قال المبرد فی تفسیر الایۃ ای تبالغوا فی تعظیمہ یعنی مبالغہ
کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مین پس یہ تعظیم جو محفل میلاد شریف مین ہوئی غیر محل نہین بلکہ اونہی کی ذکر اور نام
کی تعظیم مین ہی جنکی تعظیم خدا کو بمبالغہ منظور ہی افسوس کمال افسوس لوگ اس محل کو تو بیمحل ٹھہراتے مین اور
نقلین بی محل اپنی رواج کرین اور جو قیام کہ بالکل بیمحل ہی یعنی کسی امیر فاسق یا کافر یا دنیادار محض کی تعظیم
مین شوق اسی کہڑی ہو جاوین اوسکو موجب سرخسروئی سمجہین حالانکہ ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر مین حدیث
روایت کی ہی کہ امیر مالدار کی سامنی عاجزی کرنی سی دو تہائی دین جاتا رہتا ہی اور اسپر لعنت ہی لعن اللہ
فقیرا تواضع لغنی من اجل مالہ من فعل ذلک منہم فقد ذہب ثلثا دینہ پس مسیح حلقوم کی مثال تعظیم دنیادار وغیرہ
بیمحل ہے نہ کہ تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فاتحہ و درود نا اموات پر **قولہ** صفحہ ۲۳ - امام صاحب کی نزدیک جہر
بالتکبیر صلوۃ عید الفطر کی جاتی مین بدعت ہوئی کونسی خرابی ذکر جہر مین اتی **اقول** آپ مذہب حنفیہ اور
خاندان عزیزیہ کا دعوی فرماوین اور اس خاندان کی محدث مولوی اسحق صاحب کی خبر بہی نہین کہ ذکر جہر مین
کیا خرابی لکہتی مین مائۃ مسایل کی مسئلہ ہفتاد و پنجم مین عبارت اونکی یہ ہی ذکر جہر در مذہب حنفیہ بدعت
مگر جائیکہ دران ذکر جہر آمدہ مثل اذان وغیرہ دران بدعت نیست وما سوای آن بدعت ست اور یہ منع کرنا
بہی معنی اوسی قاعدہ پر ہی جو صاحب دافع الاوہام نی بیان کیا ہی کہ بدعت سیئہ وہ ہی جو مخالف امر و نہی
شرع کی ہو پس جن صاحبون نی ذکر جہر کو بدعت فرمایا ہی اونہون نی اپنی فہم مین اس جہر کو مخالف امر
خداوندی سمجہا ہی چنانچہ انکی روایت بہی مائۃ مسایل مین موجود ہی وفی البرہان شرح مواہب الرحمن رفع الصوت
بالذکر بدعۃ لمخالفۃ قولہ تعالی واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر لیکن علمای دین کی اصابت
رای اور خوش فہمی اور انجام بینی دیکہنی چاہئی کہ باوجود روایت کراہت ذکر جہر کی پہر بہی حکم دیتی ہین کہ
عوام کو ہرگز نہ روکنا چاہئے اونکو خود رغبت نہین ہی خیر جسطرح تمام الہلین یعنی دو چنانچہ بیان اسکا
منقول قبل عید کی بیان مین بحر الرائق وغیرہ سی گذرا اب ایک روایت دوسری بہی لکہی جاتی ہی جو اکثر کتب
فقہ مین ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سی منقول ہی قال لا ینبغی ان یمنع العامۃ عن ذلک لقلۃ رغبتہم فی الخیرات

علاوہ ان روایات کی ایک روایت یہ بہی فقہای حنفیہ مین ہی کہ امام اور صاحبین کا اختلاف
افضلیت مین ہی کہ جہر بالتکبیر افضل ہی یا نہین اور جہر مکروہ کسیکی نزدیک نہین چنانچہ فقیہ شامی نی لکہا ہے

ویوم الفطر لا یجہر بہ عندہ وعندہما یجہر وہو روایۃ عنہ والخلاف فی الافضلیۃ اما الکراہۃ فمنتفیۃ عن
الطرفین پس اس روایت کی موافق تو آپکا یہ قول نقل کرنا بالکل لغو ہوگیا کیونکہ جب امام سی بہی جہر کی
روایت ہی اور مذہب محققین بہی یہی ہی کہ ذکر جہر جایز ہی اور مانعین کی دلائل سب مخدوش ہین تو
آپکی علماکی استدلال اس قول سے بالکل نیست ونابود ہوگئی **قولہ** صفحہ ۳۴ مسلم نی روایت کیا ہی لا تختصوا لیلۃ
الجمعۃ بقیام من اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم
اقول آپ کی علمانی یہ حدیث اسلئی تعلیم فرمائی ہی کہ جب تخصیص جمعہ کی ساتہ روزہ کی منہی عنہ ٹہیری تو
مولود شریف وفاتحہ کی تخصیصات بہی ممنوع ٹہیر ینگی اسکا جواب چند طرح پر گذارش خدمت ہے **اولاً** آپ صاحبوں کا
مقولہ یہہ ہی کہ ہر بات جسطرح رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوئی اوسیکو مسلم رکہو اپنی طرف سی گہٹا بڑہا کر
بدعتی نہ بننا چاہئی اب معلوم نہین یہان کون بدعتی بنتا ہی کہ حدیث مین فقط اسقدر ارشاد ہی کہ یہ مت کرو
کہ جمعرات ہی کو شب بیداری اور نفل گذاری کرو اور راتون مین نکرو اور یہ مت کرو کہ فقط جمعہ کو روزہ
رکہو اور کسیدن نرکہو اصل معنی حدیث کی یہ ہوئی افسوس ہی اول تو معنی صحیح طور پر نہین سمجہتی اور جسطرح
سمجہتے ہتی اوسین بہی یہ نکیا کہ منع تخصیص کو فقط صوم یوم جمعہ اور قیام لیل جمعہ پر منحصر رکہتی جو لفظ حدیث
کی ہتی یہ کیا زیادتی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنے لگی کہ اپنی طرف سی تمام جہان کی تخصیصین
اسی نہی مین داخل کرنی لگی اور اپنی قرارداد کی موافق خود بدعتی بننی لگی **ثانیاً** اگر صیغہ لا تختصوا کی نہی
کل تخصیصات پر بالفرض جاری بہی کرو تو اول یہ بات تو تحقیق کرو کہ یہ نہی کس درجہ اور کس معنی
مین ہے اور مجتہدین مین اتفاقی ہی یا اختلافی جاننا چاہیے کہ حضرت امام مالک کی نزدیک خاص جمعہ
کو روزہ رکہنا مستحسن ہے امام مالک کی موطا مین ہی قال یحیی سمعت مالکا یقول لم اسمع احدا من اہل العلم
والفقہ ومن یقتدی بہ ینہی عن صیام یوم الجمعۃ وصیامہ حسن وقد رایت بعض اہل العلم یصومہ واراہ کان
یتحراہ اور حنفیون کی فتاوی مین مستحب لکہا ہے خاص روزہ جمعہ کو یستحب صوم یوم الجمعۃ بانفرادہ اور

فتح التقدیر مین ہی لاباس بصوم یوم الجمعۃ منفردا عند ابی حنیفۃ و محمد رح اور فقیہ شامی نی تفسیر کی
ہے کہ یہان کلمہ لاباس سی مراد استحباب ہے تو حنفیون کی نزدیک ہی جمعہ کو روزہ اکیلا مستحب ٹہرا جسطرح
امام مالک نی حسن فرمایا افسوس ہی کہ آپ صفحہ اول کتاب مین اپنا حنفی ہونا ظاہر فرمادین اسطرح پر
کہ تعجب ہی نواح سہارنپور کی فریقین ایک ہی مجتہد امام ابو حنیفہ کی مقلد ہین پہر دین مین اس درجہ
مخالفت انتہی اسپر تو آپکو تعجب اوی اور اسپر ذرا تعجب نہ آوی کہ تقلید حنفیہ کا حضور کو دعوی
اور اپنی گہر کے مسئلہ کی خبر نہین کہ ہماری امام کا خود قول کیا ہی اور حدیث جو حنفیون پر بظاہر
اولٹی پڑتی ہی وہ آپ نی پیش کی اور وہی معنی خلاف حنفیون کی مراد لیے اگر آپ نکات مذہب
حنفیہ کی تعلیم کسی دیندار حقانی سی پاتی تو حدیث لاتختصوا یوم الجمعہ کی معنی وہ کرتی جو محققین
نے بتائی ہین یعنی مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نہی سی یہ ہی کہ اکثر اوقات اللہ تعالیٰ کی نفحات
رحمت و خیر و برکت کا جویان رہنا چاہیی یہ مت کرو کہ فقط جمعہ کو فاضل دن سمجہ کر اوسمین تلاش
رحمت کرو اور دنو مین نکرو ؎ ہر شبی شب قدر است اگر قدر بدانی * اسیواسطے حضرت نی
ارشاد فرمایا حدیث صحیحین مین لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ نہ روزہ
رکہے کوئی تم مین سی جمعہ کو مگر یہ کہ رکہی قبل اوسکی یا بعد اوسکی اس سی یہ اشارہ ہوا کہ اور دنو مین
بہی ایسی ہی تلاش نفحات فیض ربانی کرو اور حدیث مسلم مین ہی الا ان یکون فی صوم یصومہ
احدکم یعنی مگر یہ کہ ہو وی جمعہ ایسی دن کہ روزہ رکہتا ہی کوئی تم مین سی یعنی اوسکی بعض تاریخین
واسطے روزہ کی بطور نذر یا بطور ورد معمولی معین تہین اور اوسمین جمعہ واقع ہوا تو کچہ مضایقہ نہین
اس سی بہی یہ معلوم ہوا کہ اوس شخص کا جستجوی فیضان کرنا منحصر جمعہ پر نہین تاریخین روزہ کی اوسنے
مقرر کر رکہی ہین جنمین خیر و برکت جناب الٰہی سے تلاش کرتا ہے اب دیکہیے معنی حدیث اسطرح کرنے
سے معلوم ہو گیا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور اعتراض کرنا نووی رحمۃ اللہ علیہ کا مجوزین صوم جمعہ پر کہ
نہین پہنچی اونکو حدیث لاتختصوا بڑی جرات ہی حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر کہ جنکو چار ہزار ائمہ
حدیث سی حدیثین پہنچین اور بڑی جرات ہی امام محمد پر کہ جنکی نسبت امام شافعی فرماوین

صرفت فقیہا بکتب محمد یعنی امام محمد کی کتابین دیکھکر مجھکو دین کا سمجھنا آگیا اور بڑی جرأت ہی امام مالک پر
جنکو علمانی حدیث لایجدون احداً اعلم من عالم المدینۃ کا مصداق قرار دیا ہی یعنی امام مالک عالم مدینہ تھی
اور اپنی وقت مین بڑی کامل تہی پس یہ حدیث مین اشارہ انکی طرف ہی افسوس کہ یہ آئمہ مجتہدین
اپنی عصر کی بڑی کاملین رحمۃ اللہ علیہم حکم استحسان صوم جمعہ کا جاری کرین اور یہہ فرمادین کہ ہمنی کسی محقق
مقتدا سی نہین سنا کہ جمعہ کو روزہ منع ہی بلکہ اکابر قصد کر کی رکھین اونمین سی کسیکو یہ حدیث نہ پہنچی بلکہ
صحیح یہ ہی کہ یہ حدیث پہنچی مگر اونہون نی اپنی تفقہ اور زرانت و فطانت رای سی اوسکی معنی وہ
سمجھے کہ جس سی یہ معلوم ہوا کہ نہی آپنی معنی ظاہری پر نہین پس جبکہ وہ تخصیص صوم جمعہ جو حدیث مین
صاف منصوص ہی خود وہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک منع نہین تو اور دونا ہیر کی تخصیصین تو
کسطرح اس حدیث لاتخصوا یوم الجمعۃ سی ممنوع ہونگی **ثالثاً** قطع نظر قول امام مالک و رأیکی امام مسلم التقلید
حضرت امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہے اور بہی قراین ہین جنسے معلوم ہوسکتاہے کہ صوم
یوم جمعہ ممنوع نہین فقیہ شامی نی حضرت ابن عباس کی فعل سی اسکو روایت کیاہی عن ابن عباس
رضی اللہ عنہ انہ کان یصومہ ولا یفطر اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سی فعلاً و قولاً ایسا عمل پایا گیا
مشکوۃ مین ہی عن عبداللہ ابن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شہر ثلثۃ
ایام و قلما کان یفطر یوم الجمعۃ رواہ الترمذی والنسائی یعنی عبداللہ ابن مسعود روایت فرماتی ہین کہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتی تہی ہر مہینہ کی شروع تین دن اور کم افطار فرماتی تہی روز جمعہ کو
روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نی اور شرح مواہب مین لکہاہی کہ حسن کہا اس حدیث کو ترمذی
نی اور صحیح کہا ابو عمرو نی یہ تو فعل تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اب قول سنئی سیدنا غوث الثقلین قدس سرہ
اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین روایت کرتی ہین عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوم الجمعۃ وصلی مع الامام وشہد جنازۃ وتصدق بصدقۃ وعاد مریضا
وشہد نکاحا وجبت لہ الجنۃ یعنی جسنی روزہ رکہا جمعہ کا اور نماز باجماعت پڑہی اور جنازہ پر گیا اور
کچہہ خیرات کی اور کسی مریض کو پوچہا اور مجلس نکاح مین گیا ثابت ہوگئی اوسکی لئی بہشت اس حدیث سے

ترغیب پائی گئی صوم جمعہ کی اگر یہہ فعل مکروہ ہوتا تو جہان عمدہ عمدہ باتونکی ترغیب دی ہی اونکی ذیل
مین اسکو شمار نفرماتی وای صد وای اون علمار تا انصاف کی حالپر جنکو تو اپنی خاص امام مجتہد کا قول
معلوم کہ صوم جمعہ کو کیا فرماتی ہین ع اور ائمہ کی خبر نہ آثار صحابہ اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
خبر پہر بلا تحقیق صیغہ نہی لا تختصوا کا پیش کرین پہر یہہ بھی نہین کہ خاص اوسی لفظ صوم جمعہ پر کہین
سرور میلاد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ایصال ثواب اموات مین جمعہ کی روزہ کی نہی جاری کرین اس
کج فہمی اور بدعقلی پر ہزار حیف **رابعًا** مذہب شافعی والی جو اس حدیث سی تنہا جمعہ کا روزہ
مکروہ فرماتی ہین ع وجوہ اوسکی یہہ بیان کرتی ہین **اول** یہ کہ جمعہ مین چند وظایف ہین غسل و بہتر
بدلنا درود شریف و سورہ کہف و اکثار ذکر الہی مین اور ہی روزہ رکہنی والا ان وظایف سے
عاجز ہوگا **ثانی** یہہ کہ مبادا عوام کی ذہن مین روزہ رکہنی سی نہایت درجہ کی تعظیم یوم جمعہ کے
قایم ہوجای پہر یہ بہی اوسیطرح بہک جاین جسطرح نصاری روز اتوار مین اور یہود روز شنبہ
مین بہک گئی **ثالث** مبادا لوگ اسکو واجب اعتقاد کرنی لگین اب اعتراض کیا تو دینی کہ
پہر ہر کا روزہ بھی نہ رکہین اور ایام مین بہی کوئی روزہ نہ رکہی مبادا دیکہنی والی اونکو واجب اعتقاد
کرین **رابع** جمعہ روز عید ہے حدیث مین ہی یوم الجمعۃ یوم عید فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صومکم
جب جمعہ کا دن عید ہوا تو روزہ کیون رکہین واضح ہو کہ ان وجوہ مقررہ شافعیہ پر اعتراضات بہی
مین لیکن ہمکو ایراد انکا ضرور نہین مطلب ہمارا انکی بیان سی یہ ہی کہ شارحین تا دور دور خیال
لیجاتی مین یہ کیون متفق ہوکر سبنی نہ لکہدیا کہ تخصیص فی نفسہ حرام چیز ہتی جب صوم جمعہ سی وہ
متعلق ہوگئی تو اوسکو مکروہ کردیا اگر کسی مجتہد مطلق سی بروایت صحیح یہ معنی اس حدیث مین روایت
کیے گئے ہون بیان کرو مجتہد کی قید اسلئی کہ غیر مجتہد کو تم عوام مین داخل کرتی ہو عوام کا کیا اعتبار
صحیح اسلئی کہ ضعیف روایت پیش کرتی ہوی آپ خود شرم کروگی پہر اگر یہ معنی اس شرط سی آپ کو
نہ مل سکین تو پہر کبہی آپ اس حدیث کو اس موقع مین زبان پر نہ لاوین اور نہ اس حدیث کی تقیید سی
تمام عالم کی تخصیصات ہیچ ہوتی ہین **قولہ** صفحہ ۲۵ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حدیث

فی امرنا ۲ کل محدث بدعۃ ۳ ما ابتدع قوم ۴ من عمل الی آخرہ ملخصا **اقول** شروح احادیث
دیکھو یہ کلیہ مخصوص منہ البعض ہی اگر شروح عربیہ نہین تو شرح اردو خاندان مولوی اسحق صاحب کی
جو مظاہر الحق ہی اوسی مین دیکھ لو کیا لکھا ہی من احدث فی امرنا ما لیس منہ فہو رد کی شرح مین لکھا ہے
لفظ ما لیس منہ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب اور سنت کی ہو برا نہین انتہی
کلام اور مخالفت کی معنی ہم تحقیق قول امام غزالی مین اوپر بیان کر چکے اور حدیث ما ابتدع قوم کی
نظیر حدیث ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ جو مشکوۃ مین آئی ہے اوسکی شرح مظاہر الحق
مذکورہ مین یہ ہی نہین نکالی کسی قوم نی بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو انتہی اور کل بدعۃ
ضلالۃ کو اونہون نی یہ لکھا ہے کل بدعۃ ضلالۃ کی معنی یہ ہین کہ جو بدعت سیئہ ہی وہ سبب گمراہی کی ہے
انتہی دیکھیے یہ سب شروح و ترجمہ آپ کی خاندان علم عزیزیہ سی ہمنی ثابت کر دیا کہ کلیت کل بدعۃ ضلالۃ
کی کلی نہین بلکہ مخصوص بدعت سیئہ کی ساتھ ہی یعنی بدعت حسنہ اس سی مستثنی ہی وہ شارع کی مذمت
مین داخل نہین پس محفل سرور میلاد اور فاتحہ اموات اول احادیث مین داخل نہین اور آپ جو اپنے
قاعدہ طبع زاد کی موافق کہ جو قرون ثلثہ کی بعد ہو وہ بدعت سیئہ ہی ان چیزونکو سیئہ مین داخل کرتی
ہی تو مخدوش کر چکی ہم اوس قاعدہ کو اور خوب ظاہر کر چکی اوسکی رکاکت اور سخافت کو تحقیق
بدعت مین پس بی اصل محض ہو گیا وہ قاعدہ اور نیست و نابود ہو گیا جو کچھ اوس قاعدہ پر شیخ چلی کا گھر
تعمیر ہوا تھا **قولہ** صفحہ ۲ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رض جب آگاہ کئی گئی وہ سانہ ایک جماعت کی
کرتی وہ بیٹھتی بعد مغرب کی اور ایک شخص ان مین تھا کہ وہ لوگونکو کہتا تہا کہو اللہ اکبر اس طور پر
سبحان اللہ الحمد للہ اس طور پر فرمایا بیشک نکالی تمنی بدعت اندہیری **اقول** یہ قصہ عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا آپنی تین جگہ بیان کیا مختلف طور پر اور جس طرح حموی شرح اشباہ مین ہے
اوسکی اور لفظ ہین اور مولوی عبد الجبار نی براہین قاطعہ مین جو اسکو روایت کیا اوسکی اور لفظ ہین
اور بعض طرق کی نسبت بعض کتب فقہ مین یہ لفظ ہی موجود ہین قد صح عن ابن مسعود انہ سمع قوما
اجتمعوا الی آخرہ لیکن چونکہ آثار و احادیث مین محدث لوگ اسناد ثقات رواۃ پر حکم دیتی ہین

اعلیٰ مولانا شیخ محمد صاحب محدث تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نی اسکی صحیح ہونی مین کلام فرمایا کتاب دلائل الاذکار
مطبوعہ دہلی ۱۳۰۳ کی صفحہ ۱۳ مین فارسی عبارت ہی جسکا خلاصہ ترجمہ اردو ویہی ہی ناظرین کو چاہئی
اصل کتاب سی مطابق کرلین فرماتی ہین یہ اثر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا محتاج بیان ہی کہ کس سند سی کس
محدث نی ائمہ اعلام و حفاظ متقنین سے اپنی کتاب مین روایت کیا ہی اور طرفہ ماجرا یہ ہی کہ حضرت
ابن مسعود سی ایسی ایک روایت ہی کہ وہ مخالف اس اثر کی ہی امام احمد نی کتاب زہد مین روایت فرمائی
ہی کہ بیان کیا ہم سی حسین بن محمد نی اور وہ کہتی ہین کہ بیان کیا ہم سی مسعودی نی اور خبر دی مسعودی
کو عامر بن شقیق سی اور انکو خبر پہنچی ابو وائل سی کہ بیان کیا وائل نی ہٰؤلاء الذین یزعمون ان عبد اللہ
کان ینہی عن الذکر ما جالس عبد اللہ مجلسا قط الا ذکر اللہ عز و جل فیہ یعنی وائل نی یہ کہا کہ یہ لوگ کہتی
ہین عبد اللہ ابن مسعود منع کرتی تھی ذکر سے حال یہ ہی کہ نہین بیٹھتی عبد اللہ کسی مجلس مین مگر ذکر
اللہ کیا اونھون نی اوس مجلس مین و بالف لام نہی عن الذکر مین عہد کا ہی جسطرح کی ذکر جہر کو لوگ
کہتی ہین کہ اسطرح کو منع فرماتی تھی عبد اللہ ابن مسعود یہ صحیح نہین مین کہتا ہون وہ باتین جب مخالف
ہون تو جسکی تقویت دلیل قوی سی ہو جائیگی وہی صحیح اور غالب رہیگی پس وہ اثر جسکو امام احمد نی
کتاب الزہد مین روایت کیا اوسکو قوت ہے اخبار کثیرہ معتبرہ سی بخلاف اوس دوسری اثر کی جسمین
یہ ہی کہ عبد اللہ ابن مسعود نی انکار کیا اون لوگون پر اور نکالدیا بس کٹ گیا یہ وہم قطعاً یہان تک
خلاصہ مضمون ہی جناب مولانا مرحوم کا جناب حاجی صاحب یہ مولانا آپ کی چچا پیر ہین اور آپکی
مقتدا مسلم الثبوت یعنی مولوی رشید احمد صاحب نی صحیح بخاری اونسی پڑہی اور یہ کتاب دلائل الاذکار
وہ ہی جسکی تقریظ مین مولوی رشید احمد صاحب موصوف نی یہ لفظ لکھی ہین رسالہ میمونہ ہذا را الغور تمام
وجد و جہد ما الاکلام لفظاً لفظاً دیدہ فیصل است درمیان حق و باطل بہتر ازین نشد و نخواہد شد و نزد
فقیر حق ہمین ست کہ حضرت استاد مصنف رسالہ ہذا تحریر فرمودہ دام ظلہ العالی تمام ہوا ملخصاً اب
اگر آپ اسپر بس فرماوین تو سند آپکی ساقط ہو چکی اور اگر نفس بجا ہی کہ مخالف مقتضای طبعی کو تسلیم
فرماوین تو لیجئی یہ بندہ دوسری طرح گزارش پردازی کرے قصہ مولوی عبد الجبار نی ان الفاظ سے

نقل کیا ہی اخرجہ الطبرانی بسندہ عن قیس بن حازم قال ذکر لابن مسعود قاص یجلس باللیل ویقول
للناس قولوا کذا قولوا کذا یعنی ابن مسعود کو خبر دی گئی کہ ایک واعظ قصہ گو رات کو بیٹھتا ہے لوگونکو
کہا کرتا ہے ایسا کہو ایسا کہو واضح ہو کہ اس روایت مین لفظ قاص محض واقع ہی اسکی دو معنی ہین ایک
تو واعظ پس ان معنی ہونے مین وجہ انکار عبداللہ ابن مسعود کی یہ کہ وہ واعظ نہ خلیفہ وقت تہا
اور نہ خلیفہ وقت کا اجازت دیا ہوا کہ تو وعظ کیا کر ورنہ وہ رات کو چہپ کر کیون وعظ کرتا علی الاعلان
کیا کرتا اور حدیث مین ہی کہ نہین وعظ کرتا مگر امیر حاکم یا اوسکا مامور یا مختال تکبر والا ریاکار مجمع البحار مین ہے
فیجب تخصیصہ بالامیر والمامور دون المختال یعنی واجب ہے کہ وعظ وہی کہی جو امیر ہو یا مامور اور جو
متکبر ریاکار طالب ریاست ہو وہ نہ کہی پس وہ شخص پوشیدہ پوشیدہ لوگونکو جمع کر کی اپنی ریاست جماتا تہا
کچہہ غرض ترغیب و ترہیب حقانی سی نہ تہی اسلئی وہ واجب الانکار ہوا اور اوسکا حلقہ توڑ دینے
قابل ہوا اور اہل مجمع کو اسطرح سمجہا دیا کہ کیا تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے بہی بڑہ گئی مراد یہ
ہوئی کہ حضرت تو خواہ مخواہ ہر روز لوگونکو جمع کر کی تکلیف نہ دیتی تہی کہ ایسا کہو ایسا کہو آپ وعظ
بہی فرماتی تہی تو کبہی کبہی فرماتی تاکہ لوگ روز مرہ سی طول نہون عبادت وہ اچہی جو خوشدلی
سے ہو اور اگر وہ شخص واعظ حقانی ہوتا تو کبہی حضرت ابن مسعود رضہ اوسپر انکار نہ فرماتی اسلئی کہ یہہ
مسئلہ مسلم الثبوت ہی عالم حقانی واعظ کو کوئی منع نہین کر سکتا اور وہ اگر حاضرین سی ذکر بہی کراتا
جائے وہ بہی جایز ہے قاضیخان مین ہی العالم اذا قال فی المجلس صلوا علی النبی علیہ الصلاۃ والسلام
فانہ یثاب علی ذلک کذا الغازی اذا قال کبروا یثاب علیہ اور دوسری معنی لفظ قاص کی قصہ گو ہین
اگر مراد اس اثر مین یہ معنی ہین تو وجہ اوسکی یہ ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصہ گویون کو
جو بے اصل قصہ بیان کرتی تہی مسجد سی نکالدیا کرتی تہی چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ آداب تذکیر
قول جمیل مین بیان فرماتی ہین ولا یذکر القصص المجازفۃ فان الصحابۃ انکروا علی ذلک شد الانکار
واخرجوا اولئک من المساجد وضربوہم اور نصاب الاحتساب مین ہی والقصص عندہم بدعۃ وکانوا
یخرجون القصاص من الجامع اور حضرت پیران پیر غنیۃ الطالبین مین فرماتی ہین وکان ابن عمر

وغیرہ من الصحابۃ رضی اللہ عنہم بخیر ہوئی القصاص من الجامع ان قراین سی صحیح طور پر معلوم ہوتا
کہ وہ شخص قاص ایسا ہی قصہ گو ہوگا اور درمیان مین کچھ ذکر الہی بہی لوگون سی کراتا ہوگا کہ ایسا
کہو ایسا کہو پس جبکہ انکار ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا وجوہ مذکورہ سی تہا تو یہ اثر ابن مسعود منکرین کے
حق مین بالکل نامسعود ہی اثر رہا البتہ صاحب واقع الاوہام کی لئی مسعود و با اثر ہے کہ تقویت دیتا
اونکی قاعدہ کو کہ بدعت وہی سیئہ ہی جو مخالف کتاب و سنت ہو تو اس قاص پر انکار کرنا حضرت
ابن مسعود کا دونو معنی مین یعنی خواہ قصہ گو کہی یا واعظ اصلی تہا کہ اومین مخالفت سنت کی تہی
اب لیجئی تحقیق اسکی اپنی الفاظ مندرجہ کتاب کی موافق سنئی آپ تحقیق الحق صفحہ ۲ مین لکہتی ہین
عبد اللہ ابن مسعود نی سنا ایک قوم کو کہ جمع ہوتی ہین وہ ایک مسجد مین اور درود بہیجتی ہین وہ آنحضرت
پر باواز بلند نکالدیا اونکو مسجد سی انتہی ملخصا اس سی معلوم ہوا کہ وہ بلند آواز سی درود پڑہتی تہی
اور یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ دوسری الفاظ اس روایت کی جو آپنے نقل کئی یہ ہین کہ ایک شخص اونکو کہتا تہا
کہو اللہ اکبر اسطور سبحان اللہ اس طور پس مراد اوس شخص کی یہ تہی کہ اس طور پر بلند آواز کی ساتہ
کہو ورنہ لفظ اونسی سبحان اللہ اور الحمد للہ کا بتادیا تہا پہر اس طور سی اور غرض کیا ہی بجز اسکی کہ
اس طرح بلند آواز سی کہو علاوہ اس قرینہ کی یہ بات ہی کہ کتاب حموی مین جو الفاظ اس روایت
کی ہین وہ اسطرح ہین عن ابن مسعود انہ سمع قوما اجتمعوا فی مسجد یہللون ویصلون علیہ الصلاۃ والسلام
جہرا فراح الیہم وقال ما عہدنا ذلک علی عہدہ علیہ الصلاۃ والسلام وما اریکم الا مبتدعین فما زال یذکر
ذلک حتی اخرجہم من المسجد اس روایت مین صاف ہی کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ اور درود پکار کر پڑہتی
تہی اور ایک اور روایت مین ہی یرفعون اصواتہم یعنی بلند کرتی تہی وہ لوگ آوازین جبکہ سند کہ
پہنچ گئی کامل طرح پر یہ بات کہ وہ لوگ بلند آواز سی لا الہ اور سبحان اللہ اور درود پڑہتی تہی اسلئی
اونکو مبتدع ٹہرایا اور انکار سخت کرکی مسجد سی نکالدیا تو اب اسکی وجہ سنئی چاہئی کہ حکمت کیا تہی وحال
سی خالی نہین یا تو وہ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تہی یا اور کوئی مسجد مساجد عامہ سی اگر غیر مسجد تہی
تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ ذکر جہر مین اختلاف ہی بعض علما حرمت اور کراہت پر ہین در مختار مین ہے

ان رفع الصوت بالذکر بدعة فیقتصر علی مورد الشرع یعنی بلند آواز سی ذکر کرنا بدعت ہی پس وہی ذکر بلند
کرنا چاہیے جسکی روایت شرع مین ہی یعنی مثل اذان و خطبہ و تکبیر وغیرہ اسیواسطے فقہا آداب مسجد مین
لکہتے ہین اشباہ والنظائر وغیرہ مین ویکرہ رفع الصوت بالذکر الا للمتفقہة یعنی مسجد مین ذکر اللہ
بلند آواز سی مکروہ ہی مگر واسطے تعلیم علم دین کی اور یہہ حکم دینی والی وہی اثر عبداللہ ابن مسعود کا
پیش کرتی ہین کہ اونہون نی لوگون کو ذکر جہر کرنیکی سبب مسجد سی نکالا تہا چنانچہ حموی مین ہے
فی فتاوی القاضی الجہر بالذکر حرام وقد صح عن ابن مسعود انہ سمع قوما اجتمعوا الی اخرہ کما قدمنا
اور شرح مجمع البحرین کی صلاة العیدین مین ہی وفی الحقائق محل الخلاف التکبیر جہرا واستدل لہذا
علی کراہة الذکر جہرا وقد صح عن ابن مسعود قال لقوم مجتمعین یہللون برفع الصوت ما اراکم الا مبتدعین
حتی اخرجہم من المسجد اور نیز مانعین ذکر جہر دلیل پیش کرتی ہین حدیث بخاری کی جو کتاب الجہاد
مین ابو موسی اشعری سی روایت ہی کہ وہان صحابہ جو بلند آواز سی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہتی تہی تو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ارشاد فرمایا اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا انہ معکم انہ سمیع قریب
یعنی نرمی اور سہولت کرو اپنی جانون پر تم کسی بہری اور غائب کو نہین پکارتی وہ تمہاری ساتہ
ہے وہ سنتا ہی پاس ہی واضح ہو کہ محققین مجوزین ذکر جہر اس حدیث کی حکمت اور کچہہ بیان فرماتے
ہین یہ موقع اوسکی بیان کا نہین لیکن جو مانعین ذکر جہر مین وہ اسکی معنی ظاہری پر عمل کرتی ہین کہ
صحابہ ذکر کرتی تہی جہر سی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہ تم کسی غائب اور بہری کو نہین
پکارتی عبداللہ ابن مسعود کا نکالدینا لوگونکو اون فقہائی معمول ذکر جہر پر کیا ہی چنانچہ حموی
وغیرہ کی عبارتین اوپر نقل کی گئین پس غرض عبداللہ ابن مسعود کی یہ تہی کہ صحابہ کو ذکر جہر سے حضرت
نی منع فرمایا تم صحابہ سی بہی بڑہگئی جو ذکر جہر کرتی ہو اسطرح بلند آوازین کرکی حلقہ جما کی پس اس
تقریر کی موافق بہی نکالدینا عبداللہ ابن مسعود کا اون لوگونکو موید قاعدہ صاحب دافع الاوہام کا
ہوا کہ بدعت سیئہ وہی ہی جو مخالف ہو یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو ذکر جہر کرنا اونکی نزدیک
منع فرمایا ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجہا گیا تہا جو لا تدعون اصم ولا غائبا سی تو منع ہی اسلئی نکالدیا

ادنکو اور اگر وہ مسجد مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی چنانچہ قرینہ اسیکو مقتضی ہی تو اسمین ایک بات اور بھی ہی کہ اس مسجد مین زیادہ تر رعایت آداب ہی قاضی عیاض نی اپنی استاد سے روایت کی ہی کہ ابو جعفر جو خلفاء عباسیہ کا دوسرا خلیفہ تھا اوسنی امام مالک سی کچھہ بحث کی مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ای امیر المومنین آواز بلند مت کر اس مسجد مین اسواسطہ کہ اللہ تعالی نی ادب دیا ہی ایک قوم کو لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور تعریف کی اللہ نی ایک قوم کی ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیہ پس چپ ہو گیا اور دب گیا امیر المومنین ابو جعفر الی آخرہ اور امام بخاری کی روایت مین ہے اون دو آدمیونکا قصہ جو بلند آواز سی مسجد مین میٹھی بول رہی تھی اونکو بلوا کر پوچھا من انتما و من این انتما قالا من اہل الطائف قال لو کنتما من اہل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پوچھا حضرت عمر نی تم دونو کن لوگون مین ہو اور کہا کی ہو جواب دیا ہم شہر طائف کی ہین آپ نی فرمایا اگر تم مدینہ کی ادمی ہوتی تو مین تمکو ضرور دکھہ دیتا یعنی خوب مارتا تم بلند آواز کرتی ہو مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین انکی غرض امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہی کہ تمکو مسافر جانکر چھوڑ دیا کہ تمکو خبر نہین کہ مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور حرمت اور آداب کیا ہی اگر مدینہ والی یعنی جاننی والی آداب مسجد شریف کی ہوتی تو خوب سزا دیتا پس اس تقریر سی بہی مدد نکلتی ہی قاعدہ صاحب دافع الاوہام کی کیونکہ نکالنا عبداللہ ابن مسعود کا لوگونکو مسجد شریف سی اس بنا پر تھا کہ وہ مخالف نہی شرعی کی تھی اور یہ بھی اس اثر مین ممکن ہی کہ جتنی باتین راویون نی جدا جدا بیان کی ہین وہ سبکی سب موجود ہون کسینی کچھہ روایت کیا اون حالات سی اور کسینی کچھہ پس وہ واعظ قصہ گو بھی ہوگا اور شور و غل کرتا ہوگا اپنی شوکت اور تعلّی چاہتا ہوگا اوسمین یہہ بہی ہوگا کہ مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسری مسجد مین با آواز بلند جتا کر تعلیم کرتا ہوگا اسطرح کہ وہ موجب آزار و مشغولی ہمسایونکا یا اور بعض نمازیونکا ہوتا ہوگا پس یہہ مشتمل ہو گیا چند امور مخالف شرع پر الہدی کم فہمی اور کج طبعی آپ کی علمای صافی عقیدت کی کہ ایسی اثر کو اپنا مستند بنا کر اصحاب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرین

اور آپ کو بہی اونکی تعلیمات پر ایسا غرہ کر انکی دلایل لاطائل کسی سی ٹوٹ نہ سکینگے گویا پتہر کی لکیر ہین ہٹینگی
بالو ہی کی لاٹہہ ہین کہ جگہ سی نہ ہٹینگی کس ناز اور تکبر اور تبختر سی صفحہ ۷۷ مین رقم فرماتی ہین کہ دافع الاوہام
پر جو اعتراضات کیے گئے ہین انکی جواب کا فکر کیجیے آپ کی مقلدین و دیگر شایقین منتظر ہین ؎

ہم بہی مانی ذری تصویر صنم دیکہین تو ٭ کسطرح کہنچی ہے تو زلف کا خم دیکہین تو دہ

افسوس یہ واہی شعر تو لکہدیا اور حضرت سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول خیال شریف مین نہ آیا ع

نی زمیداین ناز بر روی زشت ٭ لیجیے یہ نقشہ زلف خم بخم حاضر ہے دیکہہ لیجیے اور گردن تسلیم
امر حق کی لئے خم کیجیے **قولہ** صفحہ ۲ عبد اللہ ابن عمرؓ نی دیکہا ایک قوم کو لیٹتی ہین بعد سنت فجر کی
پس بہیجا کسیکو پاس اونکی اور منع کیا **اقول** اصل قصہ اسکا فقیہ شامی نی لکہا ہی کہ عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نی ایک آدمی کو دیکہا کہ سنت فجر پڑہکر لیٹ گیا آپ نی پوچہا یہ کیا بات ہی نافع رحمۃ اللہ
علیہ نی عرض کی کہ یہ اس فعل سی فصل کرتا ہی درمیان سنت و فرض کی آپ نی فرمایا کہ کونسا فصل افضل ہے

سلام سی اس اثر کی شرح مین ملا علی قاری نی لکہا وذلک لان السلام انما ورد للفصل وہو لکونہ واجبا
افضل من سایر ما یخرج من الصلاۃ من الفصل والکلام یعنی قول ابن عمر رضی اللہ عنہ کی توجیہ یہ ہے کہ لفظ
سلام شارع سی اسی لئے مشروع ہوا ہی کہ اوس نماز مین اور اوسکی مابعد مین فصل ہو جاوی پس لفظ سلام
کی ساتہ خارج ہونا نماز سی چونکہ واجب ہے تو وہ افضل ہی ہر کلام اور فعل سی کہ اوس سی خروج بفعل مصلی
واقع ہوا تہی دیکہو اس تقریر سی واضح ہو گیا کہ اون لوگون نی خلاف امر شارع احداث کیا تہا کہ سنت
فجر سی خروج ساتہہ اس عمل کی کرتی تہی اسی لئے کہا ملا علی قاری نی کہ ہر کام اور ہر کلام کی ساتہ خارج ہونے
سے افضل یہ ہی کہ ساتہ لفظ سلام کی خارج ہون کیونکہ شارع نی تحلیل صلاۃ یعنی خروج ساتہہ لفظ سلام
کی معین فرمایا ہی پس جبکہ اونہون نی خلاف کیا حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا البتہ وہ قابل رد ہوی اور
یہی معنی ہین جیسا دافع الاوہام کا کہ بدعت مہی قابل رد ہی جو مخالف ہو حکم قرار داد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی واضح ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شب بیداری فرما کر وقت طلوع فجر سنت فجر پڑہکر کبہی گہر مین استراحت کیلیے
لیٹ جاتی تہی یہ عایشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی جیسا کہ اس لیٹنے کو بعض کم سمجہ خروج بفعل مصلی واسطے

سنت فجر کی بجای سلام سمجھ گئے او سپر ابن عمر رضی اللہ عنہ نی انکار فرمایا لیکن اگر سنت کا سلام پھیر کر کوئی شخص لیٹ رہی اپنی گھر مین تو اسکو علما باقتدار سنت نبی علیہ السلام برا نہین جانتی اور ظاہر حدیث پر عمل کرنیوالی بعضی اس لیٹنی کو واجب کہتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ یہ لیٹنا شرط ہی واسطے صحت فرض فجر کی جو نہ لیٹیگا اوسکی فرض جائز نہوگی یہ مذہب بہی خلاف فرمانی حضرت عبد اللہ ابن عمر کی واجب الرد ہی یعنی کہ باطل ٹھہراتا فرض فجر کا بے لیٹنی کی جیسا کہ شرح ترمذی مین مذہب انکا بیان کیا ہی خبر دیتا ہی اسبات سے کہ یہ لیٹنا فرض ہی اور حکم فرض یہ ہی کہ اوسکا منکر کافر اور تارک کو عذاب پس جو چیز کہ محض استراحت کی پائی گئی اوسکو اس درجہ مین پہنچا دینا یہ اولٹ دینا ہی شریعت کا اور کچھ عجب نہین کہ ایسی اعتقاد والونکو حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہو اہا ضجعۃ الشیطان یعنی جو اس اعتقاد سی لیٹین یہ لیٹنا شیطان کا ہی اور شاید انکار حضرت عبد اللہ ابن مسعود کا ہی ایسی اعتقاد فرضیت و وجوب پر مبنی ہو الحاصل اس لیٹنی کی ممانعت اگر اس وجہ سی تہی کہ بجای لفظ سلام بغرض خروج بفعل مصلی مقرر کر لیا تہا تو مخالف شرع تہا کہ اسمین ترک واجب لازم آتا تہا اور اگر اس وجہ سی تہی کہ وہ لیٹنی کو فرض اعتقاد کرنی لگی تہی تو چاہی کہ اسکا تارک فاسق اور منکر کافر ہو حالانکہ اسکی تارک اور منکر صحابہ تہی تو یہ وجہ بہی مخالف شرع ٹہری علاوہ برین جب باعث اعتقاد فرضیت ضجعہ مذکورہ یہ نوبت آگئی کہ مساجد مین لوگ کہ سنت پڑہتی جائین اور لیٹ مارتی جائین یہ کون ادب قاعدہ کی بات ہی نہ یہ مستفاد حدیث شریف سی اسطرح پر اور نہ کوئی تعظیم حضرت جل جلالہ اسمین پائی جای کہ اسکو عبادت تجویز کیجئے نہ جماعہ مومنین حاضرین کا آداب کوئی بیٹہا کوئی پڑا کسیکی پانو کسیکی سر کسیکی پشت کسیکا رخ پہر اس قسم کی باتونکی منع کرنیکو افسوس ہی ان نادانون پر کہ دلیل منع محفل مولد شریف کی ٹہراتین **قولہ** صفحہ ۲ مسند امام احمد مین یعلی بن امیہ سی مروی ہی کہ انکو حضرت عثمان رضی نی چومنی ایک رکن سی منع کیا اور اسیطرح حضرت عمر سی مروی ہی **اقول** بیان نہ کیا اس رکن کو اثر مذکور مین لیکن یہ بات ظاہر ہی کہ رکن اسود یعنی حجر اسود کی بوسہ کو کوئی منع نہین کر سکتا لا بد بوسہ رکن یمانی سی منع کیا ہوگا سو حکمت غالباً اس مین یہ ہی کہ مشرکین کفار کا قاعدہ تہا پتھرونکا پوجنا تعظیم کرنا تو قیاس مقتضی یہ تہا کہ اہل اسلام اس قسم کی کام نہ کرین جو پتھرونکی تعظیم پائی جای چنانچہ

صحیح روایت مین وارد ہوا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نی حجر اسود کو یہ خطاب کیا مین خوب
جانتا ہون تو پتھر ہی نہ تیری اختیار مین نقصان ہی کیسکا نہ فائدہ اگر نہ دیکھتا مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ بوسہ دیا اونہون نی تجھکو تو مین کبھی بوسہ نہ دیتا تجھکو علامہ طیبی نی اس اثر کی شرح مین یہ لکھا کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی یہ اسواسطی کہا تاکہ دہوکا کہاوین بعضی نو مسلم کہ ابہی قریب ہی پوجا کرتی تہی
پتھرونکو اور تعظیم کیا کرتی تہی اور ڈرتی تہی کہ ہمکو نقصان نہ پہنچا دین یہ پتھر اور امید رکھتی تہی کہ یہ ہمارا
بہلا کر دینگی پس ارشاد امیر المومنین صریح بیان کر رہا ہی کہ اونکا دل حجر اسود کی چومنی کو بھی نہ چاہتا
تہا لیکن چونکہ یہ قاعدہ اصول مین ہی کہ جس مقام پر نص خلاف قیاس وارد ہوتی ہی اوسجگہ قیاس کو
چھوڑ دیتی ہین نص پر عمل کرتی ہین اسلئی خاص رکن اسود کی تقبیل مین تو عمل فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر
کیا کہ نص صریح تہی باقی اور رکن یمانی و عراقی و شامی اپنی اصل قیاس پر رہی کہ اونکو نہ چومنا چاہی اوسکی
وجہ صحابہ نی بیان فرمادی کہ اونکا چومنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین پایا گیا یعنی اگر پایا جاتا تو یہان
بہی قیاس ترک کیا جاتا لیکن چونکہ نہ پایا گیا تو منع کرنا بقاعدہ قیاس قائم رہا افسوس ان کم فہمون کی سمجھ
کہ اسرار شرائع کو نہین سمجہتی ہین یہی بوجہی محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی مجادلہ کرتی ہین اتنا نہین سمجہتی کہ اگر
صحابہ فقط اسی سبب سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فلان چیز منقول نہین اوسکو بدعت اور مکروہ ٹھہرا دیتے
تو بہتیری چیزین صحابہ نی ایسی کی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ہرگز منقول نہین اور نہ خود یہ لوگ حنفی ہو کر
خیال نہین کرتی اسی موقع حج کا ہم مسئلہ بیان کرتی ہین فتاوی اور متون و شروح کتب حنفیہ مین یہ مسئلہ
مندرج ہی کہ جب حاجی رخصت کا طواف کری تو دعا کری اور رودی اور اولٹی پانو پیچھی پہری حال آنکہ
یہہ اولٹی پانو پہرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہین ذکر کیا اسکو فقیہ شامی نی باب الحج مین اور
علامہ طیبی نی اس اولٹی پانو ہٹنی کی دلیل یہ بیان کی ہی و ما عادة جارية في تعظيم الاكابر والمنكر لذلك مكابر
یعنی جب علامہ طیبی حنفی کو دلیل اسکی فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی نہ ملی تو یہ کہا کہ عادت جاری ہے تعظیم مین کہ
بزرگون کی سامنی سی پشت دیکر نہین پہرتی پس چونکہ بیت اللہ سی رخصت ہوتی ہین تو پشت دیکر نہ پہرنا چاہیے
جو اسکا انکار کری وہ بیوجہ جھگڑنیوالا آدمی ہی اور کہا علامہ طرابلسی نی قد فعلہ الاصحاب یعنی صحابہ نی ہمیشہ

پس اتباع فعل اصحاب مذہب ہی کا کر کی فقہا حنفی حکم دیتی ہین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک اسکی بنا نہین
پہنچتی تو حکمت یہان یہ ہی کہ قیاس مقتضی اسکا ہی اور یہ فعل ادب ہی کہ دربار شاہنشاہی سی رخصت ہوتی
ہین تو یہ فعل چونکہ قرین قیاس تھا اسکا حکم دیا گیا اگرچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت نہین علی ہذا القیاس
جن امور مین منکرین مجادلہ کر رہی ہین اونکو بھی سمجھہ لیجی کہ عدم ثبوت ہیئت کذائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسطرح موجب اوسکی حرمت کا ہو سکتا ہی حالانکہ ہیئت کذائی مین ایک ادب اور تعظیم اور توقیر پائی جاتی
ہی ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تعظیم و توقیر آپکی مطلوب ہی وتعزروہ وتوقروہ **قولہ** صفحہ ۲ قنوت
جسکو لوگ اونکی زمانہ مین (یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی) کرتی تھی بدعت کہا **اقول** صبح
کی نماز مین قنوت پڑہنا اور اسیطرح جب مصیبت عام مین لوگ گرفتار ہو جاوین تب کل فرض نمازون یا
فقط جہری مین قنوت پڑہنا مسئلہ مختلف فیہ ہی مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ ہی کہ صبح کی فرض مین
ہمیشہ قنوت پڑہا جاوی اور امام مالک کا بھی یہی مذہب فرق اتنا ہی یہ قبل رکوع پڑہنا فرماتی ہین اور شافعی
بعد رکوع قومہ مین اور حضرت ابو حنیفہ اور امام احمد اور دوسری علما رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتی ہین کہ
نہین قنوت نماز صبح مین ذکرہ النووی فی شرح مسلم لیکن حلبی رحمۃ اللہ علیہ نی امام احمد کو قنوت کا قایل بیان
کیا ہی اور عینی شرح ہدایہ مین قول امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ لکہا ہوا ہی القنوت للائمۃ یدعون للجیوش
یعنی قنوت کو سردار لوگ واسطے فتح لشکر اسلام کی پڑہتی ہین اور منشا اس اختلاف کا یہ ہی کہ انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک مہینہ صبح کی نماز مین قنوت پڑہا تہا پہر چہوڑ دیا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا
ثم ترکہ اب بعضون مین اختلاف ہوا بعضون نی کہا کہ چہوڑ دینا واسطے بیان جواز کی تہا نسخ ہونا اس سے
ثابت نہین ہوتا اور جس کام کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا اوسکو بدعت نہین کہہ سکتی اور بعضون نی کہا کہ
جب آپ نی چہوڑ دیا تو منسوخ ہو گیا والعمل بالمنسوخ لایجوز اتفاقا اور شرح بخاری مین ہی قولہ علیہ السلام
ثم ترکہ یدل علی ان القنوت فی الفرایض کان ثم نسخ اور مذہب حنفیون کا یہی ہی قال الحلبی والقنوت فی
صلاۃ غیر الوتر عندنا منسوخ ہی عن عمر وعبد اللہ ابن مسعود و ابن عباس و ابی الدرداء اور ترمذی وغیرہ محدثین
روایت کرتی ہین کہ ابی مالک اشجعی فرماتی ہین کہ مینی اپنی باپ سی پوچہا کہ آپ نی نماز پڑہی پیچہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیچھی ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اور پیچھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کوفہ مین
پانچ برس آیا یہ سب قنوت پڑھتی تھی اونہون نی جواب دیا اَی بیٹا یہ تو محدث ہی اور بعض روایت
مین ہی یہ تو بدعت ہی اور دارقطنی نی روایت کیا سعید ابن جبیر سی وہ کہتی ہین مین شہادت دیتا ہون
کہ مین نی سنا حضرت ابن عباس کو یہ فرماتی ہوی ان القنوت فی صلاۃ الفجر بدعۃ ذکرہ الزرقانی اور علامہ
عینی شرح صفحہ ۱۳۰۵ ہدایہ مین لکھتی ہین وکان احد من روی ایضا من الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ ثم اخبرہم ان اللہ عزوجل نسخ ذلک حتی انزل علی رسولہ علیہ السلام لیس لک من الامر
شیء الآیۃ فصار ذلک عند ابن عمر منسوخا فلم یکن ہو یقنت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ینکر علی من
یقنت انتہی تحقیقات متقدمہ سی ثابت ہوگیا کہ حضرت عبد اللہ کی ہم عصر یا صحابہ تھی یا تابعین وہ قنوت
پڑھتی تھی وہ بھی اپنی طرح پر استدلال قایم کرتی تھی اور منسوخ نہین سمجھتی تھی اور حضرت عبد اللہ ابن عمر
نی جو اوس قنوت کو منع کیا تو انہون نی منسوخ سمجھا اور منسوخ پر عمل بالاتفاق خلاف شرع اور ناجایز ہے
اس بنی پر قنوت پڑھنا لوگون کا اونکی نزدیک بدعت ٹھہرا اور یہی دعوی ہی صاحب دافع الاوہام کا کہ بدعت
مذموم وہی ہی جو مخالف پڑی امر و نہی رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم یا مخالف پڑی اوس چیز کی جو
ثابت ہوئی قرآن یا اجماع سی قولہ صفحہ ۲۰۷۔ ایسی ہی قول عبد اللہ ابن مغفل کا ہی واسطی اپنی بیٹی کی
جہر بسملہ مین بچاؤ آپ کو بدعت سی **اقول** ہم پہلی ثابت کر چکی کہ ذکر جہر مین اختلاف ہی جو لوگ منع
سمجھتی ہین اونکا استدلال ہی خیر الذکر الخفی اور حدیث بخاری کی پہلی گذر چکی کہ تم بہری اور غایب کو
نہین پکارتی تمہارا اللہ سنتی والا قریب ہے اس بنیاد پر جس ذکر کو حضرت سی جہرا سنتی اوسکو جایز سمجھتے تھی
اور جسکو جہرا حضرت سی نہ سنتی اوسکو محمول اوسی نہی پر سمجھتی تھی بنا علیہ وہ صحابہ اوسی جہر کو مقابل نہی سمجھکر
محدث اور بدعت فرماتی تھی پس یہ منع کرنا موافق قاعدہ صاحب دافع الاوہام کی ہی تماشا ہی کہ بسم اللہ جہر
عبد اللہ ابن مغفل کو یاد کیا یہان عبد اللہ ابن عمر کو بھول گئی جنکو نماز چاشت اور لیٹنی سنت فجر مین بدعت کہا
تھا کیونکہ عبد اللہ ابن عمر بسم اللہ جہر سی کہتی نہ تھی اور کتنی اہل علم صحابہ مین مثل ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ کی جہر
بسم اللہ کہتی تھی اور عبد اللہ ابن مغفل اوسکو محدث نہی جہر سمجھتی تھی **قولہ** صفحہ ۲۰۹ عبد اللہ کی سامنی ایک

شخص نے چھینک کر یہ کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ابن عمر رض نے اوس پر انکار فرمایا **اقول** یہ دلیل ہوئی مولوی
احمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری کی نام سے فتوی مطبوعہ مطبع ہاشمی مین چھپی تھی اور اسکا جواب صاحب دافع الاوہام
نے انوار ساطعہ مین مفصل دیا ہی یہان مختصر اوسکا بیان کیا جاتا ہی درمختار کی کتاب الذبائح مین ہی قال
علیہ السلام موطنان لا اذکر فیہما عند العطاس و عند الذبح یعنی دو جگہہ میرا ذکر نہو چھینک مین اور ذبح مین پس
والسلام علی رسول اللہ جو اوس شخص نے کہا تو وہ مخالف ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھ کر عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور یہ مؤید ہی قاعدہ صاحب دافع الاوہام کو کہ بدعت وہی بری ہی جو مخالف
شرع ہو **قولہ** صفحہ ۱۳ عن عبد اللہ ابن مسعود لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوتہ یری الی آخرہ **اقول**
جواب اسکا انوار ساطعہ مین تفصیل مذکور ہی اور مختصر یہہ ہی کہ اس اثر کی یہ صرف ہین کہ یری ان حقا علیہ ان
لا ینصرف الا عن یمینہ یعنی وہ اعتقاد کرتا ہی نماز پڑہ کی دہنی طرف سی پہرنا لا کہ میری ذمہ یہی واجب ہے اور
واجب کی معنی یہہ ہوی کہ اوسکا خلاف مکروہ تحریمہ ہو پس اس اعتقاد کرنی سی بائین طرف سی پہرنا مکروہ تحریمہ
ٹھہرتا ہی حالانکہ اسی اثر مین عبد اللہ ابن مسعود فرماتی ہین کہ بیشک مینی بہت بار دیکہا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بائین طرف پہرتی ہوی پس فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی اعتقاد سی مکروہ تحریمہ ٹھہرتا ہے
نعوذ باللہ یہہ خلاف شرع لازم آیا اور یہی معنی ہی صاحب دافع الاوہام کا **قولہ** صفحہ ۵۷ دیکہا عمر بن خطاب رض
نے ایک جماعت کو کہ جاتی ہی وہ ایک مکان مین وارد ہین نماز پڑہتی ہین حضرت عمر نے پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون
کہا کہ یہ مکان عبادت کا ہی نماز پڑہی تھی یہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ کیا ارادہ کرتے ہو
تم اسبات کا الی آخرہ **اقول** اولاً ابن قیم نے اس اثر کی اسناد کو بیان نہین کیا جس سے صحیح سقیم ہونا اس
اثر کا معلوم ہوتا حالانکہ پائی گئی حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن مسعود سی وہ باتین جو مخالف ہین اس اثر کی ثانیاً
اگر اسکو تسلیم بہی کیا جاوی تو اسکی الفاظ خود دلالت صریح کرتی ہین اسبات پر کہ یہہ انکار حضرت عمر کا مبنی ایک
حکمت پر تھا چونکہ آدمی نئی ایمان لائی ہوی تھی پہر اعتقاد فاسد ہونیکا ڈر تھا جیساکہ حدیث شریف سی
بہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نی ارشاد فرمایا لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد یعنی لعنت
کری اللہ تعالی یہود اور نصاری پر بنا لیا اونہون نی انبیا کی قبرونکو سجدہ گاہ علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ

اسکی دو معنی بیان کئی ایک یہہ کہ وہ اونہی قبرونکو سجدہ کرنی لگی تعظیما دوسری یہ کہ سجدہ کرتی اللہ کو لیکن
مونہہ کرتی طرف قبرونکی پس قبر بمنزلہ قبلہ ہوتی ہتی اسمین بہی انکو تعظیم صاحب قبر منظور تہی پہر کہا تورپشتی
نی کہ اول معنی ظاہر تر ہین یہ صحیحین کی حدیث ہتی اور مسلم نی ایک اور لفظ سی بہی روایت کی ہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیاءہم وصالحیہم مساجد یعنی خبردار رہو
کہ جو تم سی پہلی ہتی وہ قبرین انبیا اور صلحا کی اپنا سجدہ گاہ بنالیتی ہتی فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم
عن ذلک تم قبرونکو مسجد مت بناؤ مین تمکو منع کرتا ہون انتہی پس اسی قسم کی الفاظ اس اثر مین ابن قیم نی
نقل کئی ہین یعنی حضرت عمر نی ان لوگون کو فرمایا کیا ارادہ کرتی ہو تم اس بات کا کہ مقرر کرو تم آثار انبیا کو
مساجد حالانکہ اسی سبب ہلاک ہوی وہ لوگ کہ تم سی پہلی تہی پس جس شخص کو اس مکان مین آجاوے وقت نماز کا
تو وہ پڑہی ورنہ چلا جاوی تمام ہوا اثر نقل کیا ہوا ابن قیم کا مین کہتا ہون کہ الفاظ اثر سی صاف معلوم ہو گیا
کہ حضرت امیر المومنین عمر کا اسیطرف خیال گیا کہ یہود و نصاری کیطرح اس امت کا حال نہ بگڑ جاوے ظاہر ہے
کہ بنی اسرائیل سی اونکی پیغمبرون نی سجدہ نہین کرایا پس بعد وفات انبیا ہی وہین تعظیم کا اثر رہا ہو گا
لیکن رفتہ رفتہ یہ نوبت آگئی ہتی کہ قبرون کی طرف سجدہ کرنی لگی تعظیما اب جو حضرت عمر نی یہ فرمایا
کہ جسکو وقت نماز آجاوی وہ پڑہی اس مین وہ اندیشہ بالکل بیخ و بن سی کٹ گیا کیونکہ جو کوئی فرض نماز
یہان پڑہیگا تو فرض نماز اپنی جس غرض اور نیت سی اور مکان مین پڑہتا ہتا یہان بہی اوسی نیت سے
ادا کریگا سو یہی وہ آدمی جسکو اتفاق سی چلتی پہرتی وقت نماز آجاوی ظاہر ہی کہ یہ نہایت کم درجہ مین واقع ہو گا
جب یہ معنی اچہی طرح الفاظ اثر عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سی ظاہر ہو گئی تو منافی نہوا یہہ اثر قاعدہ
صاحب دافع الاوہام کو کہ بدعت وہی بری ہی جسمین مخالفت شرع لازم آوی چنانچہ حضرت عمر نی اسی اندیشہ
خلاف شرع سی اونکو منع فرمایا اور جب اس اندیشہ کا گمان قطع ہو گیا پہر خود حضرت عمر بن الخطاب کی خاندان
مین یہ بات جاری ہو گئی کہ جہان جہان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ہتی اون مقامونکو تلاش کر کر
نماز اوس جگہہ پڑہنی لگی چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی صحیح مین اسکا باب قرار دیا باب المساجد التی
علی طرق المدینۃ والمواضع التی صلی فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ باب ہی اون مسجدونکا جو مدینہ طیبہ

زاد ہا اللہ شرفا کی رستونین مین وہ اون مقامون کا جنمین نماز پڑہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکی بعد یہ حدیث لکہی ہا
کہ حدیث کی ہم سی محمد ابن ابی بکر مقدمی نی اونکو حدیث کی فضیل ابن سلیمان نی اونکو حدیث کی موسیٰ بن
عقبہ نی وہ فرماتی ہین دیکہا مینی سالم ابن عبداللہ یعنی سالم بیٹی عبداللہ بن عمر کو کہ وہ تلاش کرتی تہی رستہ
مین مقامات کو پہر نماز پڑہتی تہی اون مین اور کہتی تہی سالم کہ میری والد عبداللہ ابن عمر ان مقامات مین نماز
پڑہتی تہی اور دیکہا تہا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی ان مقامات مین انتہی حدیث صاحب حسب
قبلہ آپ کی علما ان آثار صحابہ مین جنکو بڑی محنتون سی چہانٹا تہا سخت ناکام رہی بلکہ وہ سب کے سب آثار نافع
و موید صاحب نفع الاوہام ہوی اول تو صحابہ کی ان اقوال مختلف فیہ سی دلیل اور حجت پکڑنا ہی صحیح نہ تہا
اسلیی کہ اگر آپ ایک صحابی کا قول اثبات مین پکڑینگی دوسری آدمی دوسری صحابی کا قول اسکی مخالف
نقل کردینگی مثلاً اپنی آثار منقولہ مین خیال فرمایئے آپ عبداللہ ابن عمر سی نماز چاشت کا بدعۃ ہونا نقل فرماتے
ہین دوسری آدمی اسکا نہ بدعت ہونا حضرت ابن عمر کی ہمعصر صحابہ اور تابعین سے جو کہ پڑہتی تہی ثابت کردینگی
آپ حضرت علی سی بدعت فرمانا نماز نفل قبل عید کو ثابت کرینگی دوسری آدمی بدعت نہونا ثابت کردینگی
کہ فتاوی قاضیخان کی کتاب الصلاۃ مین ہی وعن بعض الصحابۃ انہم کانو یتطوعون قبل صلاۃ العید آپ
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی ثابت کرینگی کہ جماعت باندہکر ذکر جہر کو اونہون نی بدعت کہا اور نکالدیا
اون لوگون کو اور دوسری آدمی وہ روایت پیش کردینگی جس سی یہ بات کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہی
آپ کی چچا پیر صاحب جناب مولانا شیخ محمد مرحوم محدث تہانوی اپنی رسالہ دلائل الاذکار مین جسکی بلفظ
کو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بغور دیکہکر حق مان چکی اور تقریظ لکہہ چکی ہین صفحہ ۹۷ مطبوعہ دہلی مین
یہ روایت نقل فرماتی ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجہر الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالاذکار
والتہلیل والتسبیح بعد الصلوۃ انتہی اور حاشیہ شامی در مختار مین ہی اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب
ذکر الجماعۃ فی المساجد وغیرہا الا ان یشوش جہرہم علی نائم او مصل او قاری انتہی اس سی معلوم ہوا کہ
استحباب ذکر جہر پر بجماعت ذاکرین جملہ علما کی یہ بات اور ہی کہ اگر ذکر جہری لوگون کو ایذا ہوتی ہو
او سوقت نکری اور حدیث بخاری سی جو ممانعت ثابت ہوتی ہی جسکا ذکر اوپر درمیان اثر عبداللہ ابن

مسعود کی گذر چکا او سمین چند حکمتین ہین از انجملہ ایک یہ ہی کہ وہ موقع جہاد کا تہا کافرونسے ڈرنا چاہیے
تہی اور جہرمین پردہ کہلتا تہا اب بعد سنت فجر کی لیٹنی کو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی قول سے بدعت فرماوینگے
دوسری آدمی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سی اسکو ثابت کردینگی اور ابوہریرہ کی روایت پیش کردینگی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا ہی کہ لیٹا کرو بعد سنت فجر کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم
رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ رواہ الترمذی اور کہا ترمذی نی قد رای بعض اہل العلم ان یفعل ہذا استحبابا
یعنی بعض اہل علم نی یہ اعتقاد کیا کہ یہ فعل یعنی لیٹنا بعد سنت فجر کی کرنا چاہیی مستحب سمجہکر کجا بدعت کجا مستحب سمجہنا
علی ہذا القیاس چہوٹنا چار رون ارکان بیت اللہ کا بعض صحابہ مثل امام حسن ع و حسین ع و جابر ابن عبد اللہ و انس
بن مالک و عروہ بن زبیر و جابر بن زید اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہی اور دوسری صحابہ سے
اسمین انکار ہی اسیطرح بسم اللہ کی جہر مین بعض صحابہ ادہر ہین بعض صحابہ اودہر کما تقدم اور اسیطرح اگر ابن
ابن قیم کی بی اسناد اثر سی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تبرکات کی تعظیم کو منع کرینگی تو دوسری آدمی اسکو ثابت
کرینگی صحیح بخاری کی حدیث صحیح متفق علیہ سی اور نیز دوسری حدیثون سی پس اول تو آثار مختلف فیہ سے
حجت قطعی نکل نہین سکتی تہی اور اگر کچہہ ظنی ہوا وس سی بہی کم دلیل ہو سکتی تو اونکی معانی اور مقاصد اور مین
جیسا کہ ہر اثر کی تحقیق مین اوپر گذر چکا اسیواسطی صاحب دافع الاوہام نی اون خیال اور اقوال صحابہ سے
کہ جنکو منکرین سند پکڑتی ہین دافع الاوہام وانوار ساطعہ مین کچہہ بحث نہ کی تہی کہ مرد غبی عاقل منصف ادنی
تامل مین ان ہندلالات کو ساقط الاعتبار کردیگا پس بنا کلام اپنا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر
رکہا تہا حدیث من احدث اور حدیث کل بدعۃ کی معنی بیان کرکی بدعت حسنہ کی ثبوت پر یہ دلیل گنائی
تہی من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بہا الخ اب دیکہیے ہمارے
حاجی صاحب کو اونکی علمانی اس حدیث مین دو جگہہ مغالطہ دیا ایک تو یہ کہ اس سی بدعت حسنہ مراد نہین
کیونکہ اس حدیث مین لفظ سنت آیا ہی چنانچہ حاجی صاحب کی تحریر صفحہ ۲۲ مین اس سے خبر دیتی ہی فرماتی ہین
مراد جناب رسول اللہ صلعم کی یہ ہی کہ جو شخص میری طریقہ سنت کو جاری کری الی ان قال اسیواسطی فرمایا کہ
من سن سنۃ کہ جاری کری سنت کو یعنی وہ امر سنت تو پہلی ہی اس ہی تہا الی آخرہ مین کہتا ہون اگر یہ

سمجھی بسبب نا واقفیت اور عدم تفقہ ان علما کی ہین تو اس جہالت پر افسوس ہے اگر مغالطہ عوام کی لئی ہین تو دونا
افسوس آپ گمراہ ہوی دوسرونکو بہی گمراہ کیا ضلوا فاضلوا اب ان نادانون کو ہدایت کرنا چاہیی کہ اگر مراد حدیث مین
سنت مصطلح اہل اسلام ہی تو پہر اس حدیث کا ٹکڑا جو بعد اسکی ہی ومن سن سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا ووزر من
عمل بہا الحدیث تو اسمین سنت کی صفت سیئہ پڑی ہی ان نادان ناصورتون سی پوچہنا چاہیی کیون جناب
کوئی سنت شرعی سیئہ بہی ہوتی ہی استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب اہل اسلام کو انکی قلعی بخوبی کہل گئی تو
اب جاننا چاہیی کہ صاحب دافع الاوہام نی اس حدیث مین سنت کی معنی طریقہ کئی ہین منتخب اللغات مین ہی
سنت بالضم وتشدید نون راہ وروش وعادت اور لفظ طریقہ کی معنی اوسنی لکہی روش و مذہب پس طریق پر
معنی حدیث کی بہت صحیح ہو گئی یعنی جسنی روش اور طریقہ نیک جاری کیا اوسکو اجر ہوگا اور جسنی روش اور طریقہ
بد جاری کیا اوسکو گناہ ہوگا ان لوگون نی ایک تو معنی لغت کی خلاف کئی دوسری یہ بات کہ سنت کو
سب جانتی ہین حسن ہوتی ہی یعنی نیک جسطرح فرایض اور واجبات حسن ہوتی ہین بد نہین ہوتی پہر فرض و
واجب کو کوئی نہین کہتا فرضاً حسناً واجباً حسناً تو کسطرح درست ہو یہ کہنا سنۃ حسنۃ بلکہ یہ صفت حسنہ صریح
دلیل ہی اسپر کہ سنت سی مراد عام طریقہ اور راہ روش ہے اچہا ہو یا برا لیکن جس طریقہ کی صفت حسنہ پڑی وہ
طریقہ موجب اجر ٹہیرا اور جس طریقہ کی صفت سیئہ ٹہیری وہ موجب گناہ ٹہیرا دوسرا مغالطہ ان علما کا یہ ہی کہ
من سن سنۃ حسنۃ سی مراد یہ ہے کہ من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت اور یہ کہدیا کہ بعض حدیث بعض کی
شرح ہوتی ہی چنانچہ یہ مضمون تحقیق الحق کی صفحہ ۴۴ مین موجود ہی اور یہ شرم نہ آئی کہ صاحب دافع الاوہام نی
اس حدیث کی معنی مجمع البحار اور شرح مسلم امام نووی سی نقل کردیے ہین وسیمین بہی یہ لوگ دہوکہ دینے لگے
لیکن یہ دہوکا نہ چلیگا ارباب عقل و کیاست کی سمجہنے کی لیے خاص عبارت نقل کی جاتی ہی وہ یہ ہی سوا ان کان
ذلک لمہدیہ الضلالۃ ہو الذی ابتدء ہ وما کان مسبوقا الیہ ابتدا کی معنی سب کو معلوم ہین اسمین سیئہ زوری
کرنی خود اپنی بددیانتی اور جہالت ظاہر کرنی ہے پہر لفظ ہو الذی بقاعدہ عربیت اس ترکیب مین
مفید حصر ہے یعنی وہی آدمی خود بذاتہ جاری کرنیوالا ہی ابتدا اً اور کوئی نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طلاق مین ترمذی نی روایت کیا ہی کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ہو الذی ینزع

یعنی جب آپ مصافحہ کرتی تو آپ ہاتھ نہین چھوڑاتی تھی یہان تک کہ وہی آدمی اپنا ہاتھ چھوڑاتا لیکن
معنی عبارت مجمع البحار و نووی کی یہ ہوی کہ برابر ہی وہ طریقہ نیک ہدایت کا یا گمراہی کا جو جاری کیا ہے
یہ خود ابتدا اوسیکا نکالا ہوا ہی یا اس سی پہلی کوئی نکال چکا تھا لیکن دونون صورتون مین وہ شخص مستحق
اجر ہی ایک وجہ بطلان معنی مصنوعی ان صاحبون کی یہ ہوئی **دوسری** وجہ یہ ہے کہ صاحب مرقات
نی جو حکمت اس حدیث مین بیان کی ہی کہ نیکی جاری کرنی والی کو کیون ہمیشہ ثواب اور برائی جاری کرنی
والی کو کیون ہمیشہ گناہ لکھا جائیگا اوسمین لفظ ایجاد لکھا ہی یہ عبارت اونکی ہی وحکمۃ ذلک ان من کان
سببا فی ایجاد شیء صحت نسبۃ ذلک الشیء الیہ علی الدوام و بدوام نسبتہ الیہ یضاعف ثوابہ وعقابہ لانہ
الاصل فیہ پس کلام صاحب مرقات مشیر باعتراف ہی کہ یہ حدیث ثواب بانی اصل موجد کی لئی ہی گو چہای
سنت کی لئی ہی عقل مین دلیل پیدا کرنی **تیسری** وجہ یہ کہ صاحب مشکوۃ نی یہ حدیث من احیا سنۃ
من سنتی قد امیتت ترمذی اور ابن ماجہ سی نقل کی ہی حال آنکہ ان دونو محدثون نی جدا جدا بابون مین
دونون حدیثون کو بیان کیا ہی ابن ماجہ نی ایک باب ٹھیرایا من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ کا اسمین
نقل کی وہ حدیث من سن سنۃ حسنۃ فعمل بہا کان لہ اجرہا الحدیث اور دوسرا باب ٹھیرایا من احیا سنۃ
کا اسمین وارد کی وہ حدیث من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی الحدیث اور اسیطرح ترمذی نی ایک حدیث
ایک باب مین وارد کی اور دوسری حدیث دوسری باب مین یہ صریح دلیل ہے کہ محدثین کی نزدیک
معنی ان دونو حدیثون کی مغایر ہین اور مصباح الزجاجہ شرح ابن ماجہ مین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی حدیث
امیتت من بعدی کی نیچی یہ شرح لکھی ہی السنۃ ما وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احکام الدین وہی قد تکون فرضا
کزکوۃ الفطر وغیر فرض کصلاۃ العید وصلاۃ الجماعۃ وقراءۃ القران فی غیر الصلوۃ وتحصیل العلم وما اشبہ ذلک
احیاؤہا ان یعمل بہا ویحرض الناس علیہا ویحثہم علی اقامتہا یعنی سنت وہ ہی جسکو ایجاد کیا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نی احکام دین سی بعضی ضروری تھین جیسی زکوۃ فطر بعض اوس سی کم جیسی نماز عید اور جماعت
قرآن پڑھنا نماز سی باہر اور تحصیل علم اور اسیطرح کی چیزین اور زندہ کرنا حضرت کا یہ ہے کہ اوسپر عمل کرے
اور لوگون کو شوق دلاوی اور ابہاری **چوتھی** وجہ بطلان یہ ہے کہ لفظ امیتت من بعدی

صاف سمجھا جاتا ہی کہ لفظ من احیا سنتہً سے خاص وہی سنت جاری کی ہوئی رسول کی مراد ہی جو آپکی حیات
مین جاری نہی بعد وفات نقصان آگیا اور من سن سنۃً حسنۃً سے یہ لوگ تسلیم کرتی ہین کہ وہ سنت خواہ
ایسی ہو کہ آپ سی صراحۃً منقول نہی یا یہ کہ آپ کی وقت مین اوسکا ظہور نہ تہا بلکہ بعد کو اشارات نصوص یا عموم
نصوص سی ظہور و ایجاد مین آئی چنانچہ یہ مضمون صفحہ ۲۳ و ۲۴ تحقیق الحق مین مندرج ہے پہر ایک معنی
دوسری کی شرح کسطرح ہوسکتی ہین اور جسکا نام انہون نی سنت حکمیہ رکہا ہے اور مصداق اوسکا من سن
سنۃً حسنۃً کو بیان کر کی حدیث احیی سنۃً من بعدی کو اوسکی شرح بنائی ہی اوسپر امیتت من بعدی ہرگز نہین
صادق آتا اسلیے کہ جو سنت صریح طور پر ثابت نہ تہی وہ جسطرح حالت حیات مصطفائی مین مخفی اشارات
نصوص اور عموم نصوص مین تہی اسیطرح بعد کو بہی مخفی تہی یہ نہین کہ حیات مین وہ جلی عبارت مین تہی اب بعد
وفات خفی ہوگئی اللہ اکبر کیا کیا مغالطہ اندازیان ہین **پانچوین وجہ** یہ کہ خود ان صاحبون کی استاد مسلم الثبوت
مولوی اسحق صاحب حدیث من سن سنۃً [illegible] کو دلیل بدعت حسنہ اور سیئہ کی ٹہیراتی ہین مائۃ مسائل مین انکی عبارت
یہ ہی کہ سوال پنجاہ و ہم بدعت حسنہ محدثہ کہ در وقت من لا وفات یا غیر محدث و الی یوم القیام جواب غیر محدثہ [illegible]
عند القائل بتقسیمہا الحدیث من سن سنۃً حسنۃً الی آخرہ سوال شصتم بدعت سیئہ محدثہ است یا غیر محدث و جواب [illegible]
الحدیث من سن سنۃً سیئۃً الی آخرہ اب دیکہی مولوی اسحق صاحب کی کلام سی دو فائدی حاصل ہوئی ایک یہ کہ
اس حدیث سی بدعت حسنہ انہون نی ثابت فرمائی یہ سنت موئی ہوئی دوسری یہ بات ظاہر ہوگئی کہ جو لوگ
بدعت حسنہ کی قائل ہین وہ بدعت حسنہ کی ایجاد موقوف کرنی زمانہ پر نہین سمجہتی کہ قرون ثلثہ مین جو حادث ہو وہ بدعت
حسنہ ہی اور بعد کی ایجاد کی ہوئی حسنہ نہین جو مولوی اسحق صاحب نی فرمایا غیر محدث است یعنی قرون ثلثہ کی ساتہ مخصوص نہین بلکہ
الی یوم القیام جائز ہے اور وجہ اسکی یہی ہی جو انوار ساطعہ مین مرقوم ہی کہ حدیث مین لفظ من عام ہی مخصوص
کسی قرن کی ساتہ نہین پہر افسوس ان لوگون کی حال پر کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مطلق کو مقید کرین
اپنی عقل سی انا للہ وانا الیہ راجعون بحث معنی بدعت و احادیث و آثار کی تحقیق یہان تک بخوبی ہوچکی اب کلام
شروع ہوتا ہے **دلائل مجوزین و مانعین مین قولہ** صفحہ ۹ سطر ۱۹ دلائل مجوزین مجلس ہیئۃ کذائیہ [illegible]
از دافع الاوہام تصنیف مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری کہا امام نووی کی استاد ابو شامہ نی [illegible] الفعل [illegible]

اقول بڑی بی منصفی ہی دلیل کو عین دلیل کی وضع پر نقل نکرنا اصل دلیل صاحب دافع الاوہام کی یہ ہے
کہ صفحہ ۳ مین چہرہ حافظان حدیث سے وہ روایت نقل کی کہ جسمین یہ بات ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حال اپنی اول مخلوقیت اور فضیلت اور ولادت شریف کا مجمع صحابہ مین بیان فرمایا پھر صفحہ ۵ مین زینت محفل
کی اباحت پر آیہ کریمہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ دلیل گذاری پھر صفحہ ۶ مین حکم فقہی واسطے
جواز بچھانی فرش رنگین و منقش و سادہ کی لکھا جب زینت مطلق طور پر کہ زینت محفل بہی اوسکا ایک
فرد ہی اول نص شرعی سے ثابت کردی بعد اوسکی بقاعدہ فروع فقہیہ ایک جزئیہ خاص ہی کہ جو مخصوص
زینت محفل کی لئے تہا یعنی فتوی مفتی ابو شامہ کا پیش کیا پس مسئلہ محفل میلاد اصلاً و فرعاً ثابت ہوگیا اب
حضرت جی نے کل دلیل کو چہوڑ کر گنجینہ خام خیالات سے سواد تیرہ ظلمانی اعتراضات قول ابو شامہ پر
شروع کیے آپ فرماتے ہین **قولہ** صفحہ ۱۰ سطر ۴ - اول تو قول ابو شامہ مین یہ کلام ہی کہ یوم سرور مین عید
قرار دینا کام شارع کا ہی نہ ہر کسیکا **اقول** کلام ابو شامہ مین عید قرار دینے کا حکم کہان ہی پورا قول پڑھ دیکھو
البتہ بعض علما کی کلام مین لفظ عید وارد ہوا ہی جیسا کہ کہا علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین اللہ تعالی رحم کری اوس
شخص پر جو بنا دی اوس مہینی کی راتون کو عیدین تو جواب دیا جاسکتا ہی کہ عید دو معنی مین مروج ہی ایک حقیقی شرعی یعنی
ایک یوم معین جسمین حکم خدا اہل اسلام کو بجا آوری لوازم معینہ فرحت و سرور سنتہ ہووی اگر نہ بجا لاوین تو عذاب
تو معاتب ہون شرعاً اور دوسرے معنی مجازی وہ مطلق فرحت و سرور کو کہتی ہین مثلاً دوست کا ملنا بہی عید تمام
کیا گیا ہی در مختار مین ہی ع **عید و عید و عید صرن مجتمعہ - وجہ الحبیب و یوم العید والجمعہ** یعنی تین عیدین
ایک دن مین جمع ہوگئین دوست کا دیدار اور عید کا دن اور جمعہ کا دن جو لوگ مولد شریف کو عید کہتی ہین وہ انکی مراد بہی ثانی
مین یعنی فرحت و سرور اور عید شرعی کی معنی محفل مولد شریف مین مقصود نہین کیونکہ اس محفل کا کوئی دن عید کی طرح عند الجمہور
معین نہین کہ اگر ہوتا وہی خاص ایک دن مین ہوا کرتی اور سب دنون مین ناجائز ہوتی اور یہ بالاتفاق ہی کہ جیسے عید مین بوجوہ لزوم
سرور معین مین کہ ہر فرد کو ادا کرنا اوسکا سنت ہوا اور جو کوئی بلا عذر نکری وہ مورد عتاب و ملامت ہو یہ بات محفل مولد شریف
مین نہین کہ جو کوئی اوسی روز معین مین محفل نکری وہ معاتب ہو جب دونون باتین عید شرعی ہونیکی اس محفل مین نہین تو کمال
کج فہمی ہے کہ جو اوسکو بہی مطلق شرعی عید قرار دیکر پھر شیخ چلی کی خیالات باندھکر بیجا اعتراضات قائم کرین **قولہ**

صفحہ اسطرح پہر یہ کہ اس سے یوم ولادت کا سرور نکلتا ہے خصوصًا نہ یہ کہ سال بہر مین جسوقت چاہے مجلس مولود
کیا کرے **اقول** علامہ ابو شامہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ اسمین احسان ہے احسان کی معنی عربی مین نیکی کرنا
یعنی جو کچھ لوگون پر خرچ کیا جاتا ہے کہانا یا شیرینی یا خوشبو وغیرہ یہ احسان ہے نیک کام ہے اور ثابت ہوتا ہے اس
عمل سے کہ اسکے عامل کے دلمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے انتہی مرد منصف کو خیال کرنیکا مقام ہے
کہ یہ دلیل علامہ ممدوح کی کسقدر عام ہے آدمی جس تاریخ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نام سے یہ کام کریگا اوسی
تاریخ مین صادق آجائیگا کہ اسمین احسان ہے نیکو کاری ہے اور نشانی ہے محبت اور تعظیم رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم اس
دلیل یعنی قول ابو شامہ مین یہ تخصیص کہان ہے کہ یہ عمل خاص روز ولادت مین کرنا دلیل محبت ہے کسی اور دن مین
تعظیم اور محبت پر دلالت نکریگا ہان اتفاقات سے یہ تہا کہ شاہ اربل ورنیز اونکے عہد مین خاص روز ولادت
شریف مین مولد ہوتا تہا جسکو ابو شامہ نے کہا و من احسن ما ابتدع فی عہد زماننا من ہذا القبیل ما کان یفعل بمدینۃ
اربل خیرہا اللہ تعالی کل عام فی الیوم الموافق بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ پس بادشاہ اربل کی خاص
دنمین مولد کرنے سے کب لازم آتا ہے کہ ابو شامہ کی نزدیک اور دن مین ناجائز ہو **فائدہ جلیلہ** رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی حکم ہوا کہ تم بیت المقدس کی طرف نماز مین رخ کرو اور پہلے کعبہ کی طرف
منہ کرتے تہے تب مشرکین عرب طعنے دینے لگے کہ یہ کیا بات ہے آپ دعوی کرین دین ابراہیم کا اور ترک کرین قبلہ
اونکا یہی طعنے دیا کئے آخر الامر سولہ سترہ مہینے کی بعد حکم ہو گیا کہ تم اپنے اوسی قبلہ قدیمی یعنی کعبہ کیطرف مونہہ پہیرلو
جب اسطرف منہ پہیرا حال آنکہ یہ حسب مدعا مشرکین تہا لیکن اوسوقت وہ شرارت سے دوسرا کلمہ یہ کہنے لگے ان محمدا قد تحیر
فی دینہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین مین متحیر ہو گئے پہلے ادہر منہ کرتے تہے پہر ادہر کیا غرض اس مثال سے یہ ہے
کہ منکرین کی زبان سے چہوٹنا مشکل ہے بیت المقدس کی طرف رخ کرنا اور بعد چند روز پہر منسوخ ہو جانا مبنی
ایک مصلحت پر تہا جو تفسیر کبیر وغیرہ مین مذکور ہے نہ مشرکین کی یاوہ گوئی کی طعن و تراژخائی پر لیکن وہ بد طینت
بمقتضای طبیعت و جبلت دونو حالت مین طعنہ زنی کرتے رہے بس یہی حال ہے منکرین میلاد شریف کا یعنی اگر
کوئی آدمی خاص بارہوین ربیع الاول کو مولد شریف کرے تو اوسپر وہ اعتراض کرنے لگین کہ یہ تو مشابہت جنم کنہیا سے
[illegible] سے تشبیہ پائی گئی کہ یہ دونون قوم اپنے پیشوا کی خوشی خاص [illegible] روز ولادت مین

کرتی ہین اور کسی دن مین اگر کوئی اللہ کا بندہ کسی اور دن یہ عمل کرے تو اوسے زبان جلدی طعن اوسکی یا اصلی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر اور اہل اسلام کی جمعیت اور تقسیم طعام یا غیرنی خرما اسطرح مخصوص کیوقت کی ساتہ نہین کہ دوسری وقت مین ناجایز یا مکروہ ہو تو اوسکو یہی طعنہ دینی لگتی ہین کہ یہ تو ہندو ونکے بھی ٹہکی وہ تو ایک دن جنم کنہیا کرتی ہین یہ جب چاہین اسی دن سانگ ولادت کا بنالیتی ہین یہ تحقیر کی گفتگو نعوذ باللہ من ہذا القول ہدی اللہ قائلہ تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ اول جب یہ عمل شروع ہوا تو علمانے تعین یوم کو کچہ ضروریات نہ سمجہا تہا بلکہ محض اسبات پر نظر کی تہی کہ یہ جو کچہ کیا جاتا ہے سب امور خیر ہین اور تعظیم نکلتی ہے اسمین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ قول علامہ ابو شامہ بہمین مضمون گذر چکا اور یہی قول ہے امام ابو ذرعہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کا جب پوچہا گیا اونسے مسئلہ مولد کا تو فرمایا اطعام الطعام یستحب کل وقت فکیف اذا انضم الی ذلک السرور بظہور نور النبوۃ فی ہذا الشہر الشریف یعنی کہانا کہلانا ہر وقت مستحب ہے پہر کسطرح مستحب نہوگا جب اسمین شامل ہوگیا خوشی کرنا ظہور نور نبوت کا جو اس بزرگ مہینے مین ہوا اور کہا علامہ ظہیر الدین بن جعفر نے ہے بدعۃ حسنۃ اذا قصد فاعلہا جمع الصالحین و الصلوۃ علی النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساکین و ہذا القدر یثاب علیہ بہذا الشرط فی کل وقت الی آخرہ یعنی عمل مولد شریف بدعت حسنہ ہے جب ارادہ کرے فاعل اسکا جمع کرنا نیک دینونکا اور درود پڑہنا اوپر نبی امین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہانا کہلانا فقراء و مساکین کو اور اسقدر فعل پر ثواب ملتا ہے اس شرط پر ہر وقت جب کرے اور کہا شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ہذا اجتماع حسن یثاب قاصدہ و فاعلہ و اجتماع الصلحاء لیاکلون الطعام ویذکرون اللہ تعالی ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضاعف القربات والمثوبات یعنی یہ جمع ہونا مولد شریف مین نیک بات ہے ثواب پاتا ہے اسکا کرنیوالا اور جمع ہونا نیک آدمیونکا تاکہ کہاوین کہانا اور ذکر الہی کرین اور درود پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑہا دیتا ہے نزدیکی الہی اور ثواب کو اور فتوی دیا علامہ نصیر الدین مبارک نے ابنا و تحلی ذلک جائز و یثاب فاعلہ اذا احسن القصد یعنی یہ عمل نیک ہے ثواب دیا جاویگا کرنیوالیکو اگر اوسکی نیت نیک ہوگی اور کہا علامہ صدر الدین بن عمر شافعی نے فی ہذہ البدعۃ لاباس بہا ویکرہ البدع اذا زاحمت السنۃ واما اذا لم یزاحمہا فلا یکرہ ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی اظہار السرور والفرح بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ نئی بات عمل مولد شریف کچہ مضائقہ نہین اسمین نئی باتین مکروہ جب ہوتی ہین کہ مخالف سنت ہوون

اور جب کچھ مخالفت اور مزاحمت سنت سے نہ رکھتی ہون تو نہین مکروہ اور ثواب پاویگا انسان اپنی نیت اور ارادہ
کی موافق ہمین کہ وہ ظاہر کرتا ہی سرور اور فرحت پیدا ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کذا فی السیرۃ الشامیہ پس
یہہ اقوال علماء مجوزین ظاہر ہین اس بات مین کہ انہون نے عموم حسنات پر نظر فرمائی ہی کہ یہ چیزین ہر وقت
نیک ہین اور ہر وقت مین یہ وقت خاص یعنی تاریخ ولادت شریف بھی داخل ہی تو یہ امور حسنہ
اوس وقت خاص مین کرنیکی سبب مکروہ نہو جائینگی بلکہ مستحب ہینگی چنانچہ مشیر ہی اسطرف قول عمدۃ
العلماء المحققین زبدۃ الفضلاء المدققین مولانا ومولی العالمین جناب مفتی صدر الدین الدہلوی جو فتوی
مرقومہ ۱۲۶۶ ہجری مین مرقوم فرمایا تھا بدعت آن ست کہ اصل یا نظیر آن در شرع یافتہ نشود وحال این
عمل مجوو چنین نیست زیرا کہ مجرد تلاوت قرآن خواندن درود وبیان مناقب محامد سید عالم وحال ولادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واطعام فقرا ومساکین وایثار خیرات وصدقات مستغنی ست از بیان بودن اصل
از برای این امور در شرع الی آخرہ اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ یہ سب امور ثابت الاصل ہین محب
رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہی کری البتہ علماء متاخرین میں ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ ظاہر ہوئی مجھکو
خاص تعیین کی لئی ایک اصل شریعت سے کہ روز عاشورا مین نجات دی تھی اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام
کو پس روزہ شکریہ اوسکا سال بسال رکھتی رہی اوس روز خاص مین پہلی شریعت والی یہان تک کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اوس فعل کو مقرر رکھا اپنی شریعت غرا مین اس سے معلوم ہوا کہ جس روز کسی نعمت کا
ظہور ہوا اوسکا شکریہ سال بسال ہوتا رہی تو یہ شرع کی موافق ہی پس نکل آئی اسکی خاص تعیین کیواسطے ایک اصل
صحیح اور کہا خاتم المحدثین زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ دلیل حافظ ابن رجب پہلی ابن حجر سے قایم کر چکی
ہین معلوم ہوتا ہے کہ ابن رجب کی دلیل مخفی ہوگی نہ پہنچی ابن حجر کو جب ابن حجر کی قلب مین بھی یہ دلیل
القا ہوئی بنا علیہ کہنا اوسکا صحیح ہوا کہ ظاہر ہوئی مجھکو خاص تعیین کی لئی ایک اصل الی آخرہ انتہی واضح ہو کہ
ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۷۹۵ھ مین ہی اور وفات ابن حجر عسقلانی کی ۸۵۲ھ مین پس یہ
دلیل ان دونو صاحبون مین خواہ کسیکی طرف منسوب ہووی یہ دونو پیچھی ہین زمانہ شیخ عمر ابن محمد موصلی اور زمانہ
شاہ اربل سے جو اول مروج دینی والی ہین عمل پاک کی ہوئی ہین پس تقریر سے غلط ہوگیا وہ دوسرا

اعتراض جو کچھ فہمی سی بعض منکرین نے کیا ہے کہ محفل کی بنیاد دلیل صوم عاشورا پر مبنی ہی پہر وہ تو روز معین
مین ہوتا ہی تم محفل کیون جب چاہتی ہو کر لیتی ہو وجہ غلط ہو جانیکی یہ کہ ابن رجب یا ابن حجر نے جو اپنی فہم کی
موافق تہا اس عمل کی صوم عاشورا پر مبنی سمجہی ہی یہ لوگ بہت پیچہی ہین اور عمل مولد شریف اِسسی بہت پہلی
جاری ہو چکا تہا اوسوقت کی علما اس عمل کو عموم ماندب الیہ الشارع مین داخل سمجہ کر حکم جواز دی چکی تہی
صوم عاشورا سے اونہون نی استناد نہین کیا چنانچہ چند اقوال علما متقدمین و متاخرین کی اوپر بیان
ہو چکی بنا علیہ رخصت ہی انسان کو جب چاہے یہ عمل کری دوسری وجہ یہ کہ خاص ابن حجر کا کلام یہ ہے

ومن لم یلاحظ ذلک لا یبالی بعمل المولد فی ای یوم من الشہر بل توسع قوم فنقلوہ الی یوم من السنۃ یعنی
جو علما لحاظ اس قصہ صوم عاشورا کا نہین کرتی بلکہ داخل تحت عموم مندوبات شرعیہ سمجہ کر حکم جواز
دیتی ہین تو وہ نہین پروا کرتی ہی بات کی کہ عمل مولد ربیع الاول کی کسی دن مین ہو بلکہ قوم نی وسعت کی
ہی کہ برس بہر مین جب چاہی کری دیکہی قول ابن حجر خود شاہد ہی کہ یہ بات قوم اور جماعہ اسلام کی گیا
تجویز کی ہوئی ہی کہ جب چاہی کری پہر اسکا ہم پر اعتراض کہ یہ لوگ جب چاہتی ہین کر لیتی ہین غلط ہو
تیسری وجہ یہ کہ مولد شریف کرنا تین طرح پہ دیکہا جاتا ہے بعضی فقط شوقیہ کرتی ہین یعنی دل چاہا
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سنیئی اور سنوائیے اور بعضی اسلئی کرتی ہین کہ کوئی مراد حاصل ہوئی
حصول مراد مین انسان سرور کرنیکا مجاز ہی کیسی ہی سرور کیا کہ یہ مجلس بطور سرور مرتب کی اور بعضی
فقط اس نیت سی کرتی ہین کہ ولادت شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کرنی چاہیی تو وہ خوشی

ولادت کی خاص شہر ولادت مین موافق قول ابن حجر کی کہ ینبغی ان تتحری الیوم بعینہ حتی یطابق
قصۃ موسی علیہ السلام فی یوم عاشورا اور دوسری ایام و شہور مین جو کوئی کرتا ہی تو بمقتضای
شوق نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا باقتضای شکر و سرور حصول مقاصد یا بدین نظر کہ امور مندرجہ
محفل مستحسن علی العموم ہین ایام غیر ربیع مین بہی ناجائز نہین پس ان نیات و مقاصد سے محفل کرنیکی
عدم اباحت کلام ابن حجر مین معدوم ہی پہر اعتراض کیسا قولہ صفحہ ۱ سطر ۱ و ۱۰ اوس روز
مین صدقات و خیرات کو کہتا ہی نہ کہ ذکر و مجلس مولود کو اقول اوسکی کلام مین ایسی الفاظ کا

جامع ہین کہ محفل کی ہر چیز اوسمین داخل ہی ۵ تو خود می نشنوی بانگ اہل ۔ رموز سر سلطان
راچہ دانی ۔ علامہ ابو شامہ نی جو لفظ اظہار الزینۃ والسرور لکھا ہی یہ کوزہ مین دریا بند کیا ہے
لفظ زینت مین کل تکلفات محفل آگئی اور لفظ سرور مین احباب اقارب اخوان مسلمین کا جمع ہونا مع
رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکر پڑہنا خوش ہوکر سُننا ولادت شریف کی ذکر پر خوش ہوکر کہڑا ہو جانا
مدح و درود و سلام پڑہکر تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم بجا لانا یہ سب داخل ہین اور صدقات و معروف مین
کہانا کہلانا شیرینی بانٹنا عطر دینا یہ سب داخل ہی محفل مین اگر اغنیا آتی ہین تو غیر اغنیا جو صاحب
زکوۃ نہین وہ بہی بہت آتی ہین پس جسقدر اون لوگون کو دیا گیا وہ تو صریح جایز ہی کسیکو اوسمین کلام
نہین لیکن جو کچہہ اغنیا کو دیا گیا وہ بظاہر ناواقفونکو معلوم ہوتا ہی کہ فضول گیا حالانکہ یہہ بہی جایز اور
مستحق ثواب ہی مایۃ مسائل کی مسئلہ پنجاہم مین بحر الرائق سی نقل کیا ہی کہ صدقات مفروضہ اور
واجبہ غنی کو درست نہین اور صدقہ نافلہ غنی کو بہی جائز ہی اور شاہ ولی الہ کی استفتا مین ہی اگر
فاتحہ بنام بزرگی دادہ شد اغنیا را ہم خوردن جائز است پس اس محفل سرور مین اغنیا وغربا وغیرہ کو
جو کچہہ دیا جائی وہ سب صدقات نافلہ و معروفات شرعیہ مین داخل ہی یہی کلام علامہ ابو شامہ رحمۃ اللہ
علیہ مین یہ سب اسرار مندرج ہین لیکن دیکہنے کو آنکہین چاہیئین **قولہ** صفحہ ۱ سطر ۱۵ ۔ الحاصل اس قول سے
کچہہ بدیہی مدعا ثابت نہین ہوتا **اقول** صاحب نظر صحیح کو قول ابو شامہ سی بداہۃً سب مطلب مفصلاً
سمجہہ مین آجاتا ہی یہنی اوسی کی الفاظ سی سب مطالب ثابت کر دیئے جسکو آپ فرماتی ہین کچہہ ثابت
نہین ہوتا ۵ آنکہین اگر ہین بند تو پہر دن بہی رات ہی ۔ اسمین قصور کیا ہی بہلا آفتاب کا ۔
قولہ سطر ۶ صفحہ ۱ ۔ از دافع الاوہام صاحب تفسیر روح البیان نی تفسیر سورہ فتح مین لکہا ہی و من تعظیمہ
عمل المولد یہ بات دیانت کی خلاف ہی کہ جس عبارت سی اپنی دلیل بنائی جاوی اوسمین بس وہ جملہ جو اپنی
دلیل کو مضر ہو چہوڑ دین **اقول** صاحب دافع الاوہام نی پورا قول تفسیر روح البیان کا اسواسطی نقل
نہ کیا تہا کہ کام جاہلون سی نہین مقصود تفہیم علما ہی وہ تمام عبارت پڑہکر خود سمجہہ جاینگے اسلئے شروع جملہ
لکہکر لفظ الخ جو الی آخرہ کا اشارہ ہی لکہدیا تہا لیکن ایسے معاندان نابلد کی گفتگو سی پر چہاپ نے ہمکو

مجبور کردیا اسلیے اب پوری عبارت نقل کیجاتی ہی فمن تعظیمہ عمل المولد اذا لم یکن فیہ منکر قال الامام السیوطی
قدس سرہ یستحب لنا اظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام انتہی وقد اجتمع عند الامام تقی الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ
جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد منشد قول الصرصری رحمۃ اللہ فی مدحہ علیہ السلام ؎ قلیل لمدح المصطفے
الخط بالذہب ٭ علی ورق من خط احسن من کتب ٭ وان تنہض الاشراف عند سماعہ ٭ قیاما صفوفا او
جثیا علی الرکب ٭ فعند ذلک قام الامام السبکی وجمیع من فی المجلس فحصل انس عظیم بذلک المجلس ویکفی ذلک فی
الاقتداء وقد قال ابن حجر الہیتمی ان البدعۃ الحسنۃ متفق علی ندبہا وعمل المولد واجتماع الناس لہ کذلک ای
بدعۃ حسنۃ قال السخاوی لم یفعلہ احد من القرون الثلثۃ وانما حدث بعد ثم لازال اہل الاسلام من سائر الاقطار
والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر
من برکاتہ علیہم کل فضل عظیم قال ابن الجوزی من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ
والمرام واول من احدثہ من الملوک صاحب اربل وصنف لہ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ کتابا فی المولد سماہ التنویر
بمولد البشیر والنذیر فاجازہ بالف دینار وقد استخرج لہ الحافظ ابن حجر اصلا من السنۃ وکذا الحافظ السیوطی ورد
علی الفاکہانی المالکی فی قولہ ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ کما فی انسان العیون یہ پوری عبارت روح البیان کی
بلا کم وکاست ہی اب بہرونکے کان اور اندہون کی آنکہین کہولکر انکو دکہلایا اور سنایا جاتا ہی کہ اس عبارت مین
کیا کیا مطالب ثابت ہین **اول** یہ کہ صاحب روح البیان نے عمل مولد کو تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا
کہ من تعظیمہ عمل المولد جاننا چاہیی کہ عمل مولد فقط نفس ذکر میلاد کو نہین کہتی بلکہ محفل میلاد بہیئت کذائی مجموعی کو
کہتی ہین ہماری مست سنوانچی بہائی منکر میلاد مولوی عباد اللہ کی رسالہ مطبوعہ کلکتہ کی صفحہ ۵ مین دیکہو وہ
لکہتی ہین علی الاطلاق مولود کو بدعت ہمنی کہان لکہا عمل مولود کو ہم بدعت کہتی ہین انتہی کلامہ پس عمل مولد
کو منکرین بدعت کہتی ہین نہ ہی عمل مولد کا نام روح البیان مین لکہا ہی کہ اوسمین تعظیم رسول ہی صلی اللہ علیہ وسلم
پہر منکرونکا یہ شور بیہودہ کسقدر بیعلمی و جہالت کی دلیل ہی کہ کہتی ہین روح البیان مین عمل مولد کو درست
لکہا ہی نہ مجلس بہیئت کذائی کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ **دوسری** یہ بات کہ منکرین کی نزدیک محفل
مولد شریف بہیئت کذائی مین بڑی درجہ کی منکرات سی قیام ہی کہ اسکو بدعت سیئہ اور ضلالت اور

شر کہتی ہین روح البیان کی عبارت منقولہ بالا مین صاف مرقوم ہی کہ امام سبکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صفت سنکر کہڑی ہوگئی اور سب حاضرین مجلس اونکی ساتھ کہڑی ہوگئی مجلس مین انس عظیم حاصل ہوا
اور ہمکو اونکی پیروی کفایت کرتی ہی یعنی جسطرح امام سبکی وغیرہ حاضرین مجلس کے دل مین جسوقت سماع صفات
مصطفوی سی تعظیم پیدا ہوئی کہڑی ہوگئی اسیطرح محفل مولد شریف مین بہی سماع ذکر ولادت و تشریف آوری
حضور سی فرحت و عظمت دلمین غالب آتی ہی سب کہڑی ہوکر درود و مدح وغیرہ پڑہنی لگتی ہین **تیسری**
یہہ بابت کہ بدعت حسنہ بالاتفاق مستحب و مندوب ہی اور عمل مولد یعنی بہیئت مجموعی اوسیطرح کی
بدعت حسنہ ہی جسکی استحباب پر اتفاق ہی **چوتہی** یہ بات کہ عمل مولد کی کرنیوالی باوجودیکہ یہ عمل بعد
قرون ثلثہ حادث ہوا ہی برکات اور فضل عظیم اسمین پاتی ہین **پانچوین** یہہ کہ اس عمل سی مقاصد
اور مرادین پوری ہوتی ہین **چہٹی** یہ کہ تاج الدین فاکہانی مالکی مذہب نی جو اس عمل کو بدعت مذمومہ کہا ہے
حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی اوسکی دلیل کو رد کردیا اب ناظرین سہرا فہم سمجہیں کہ
جب روح البیان کی عبارت سی متعدد مطالب ثابت ہوتی پہر صاحب دافع الاوہام کا پورا نقل نکرنا اس
عبارت کو محض اختصار ہی کیواسطہ تہا نہ واسطی اون ظنون فاسدہ کی جو منکرین بمقتضای طبائع کاسدہ ظاہر
کر رہے ہین اور عناد کی مارے زہر اوگل رہی ہین کہا کیا الفاظ ناگفتنی مثل خیانت و دہوکی بازی و
بددینی وغیرہ لکہکر چاند پر خاک ڈالتی ہین لیکن وہ خاک پہینکی ہوئی اب عنقریب لوٹ کر اونہی کی منہ پر آتی ہی
قولہ صفحہ ۱ سطر ۲ عبارت تفسیر روح البیان کی تمام یہ ہی ومن تعظیمہ عمل المولد اذا لم یکن فیہ منکر
اقول صاحب دافع الاوہام نے جو فقط اتنا لفظ لکہا تہا ومن تعظیمہ عمل المولد اوسکو یہ نہین لکہا تہا کہ
عبارت تمام یہ ہے بلکہ نسخہ مذکورہ مطبوعہ میرٹھ کی صفحہ سات تک لکہ دیکہو اومین لفظ الخ جو اشارہ الی آخرہ کا
ہے لکہا ہوا ہے پہر اگر اس عمل کا نام خیانت ہی تو یہ تمام محدثین و فقہا و مفسرین کی کلام میں موجود ہے کہ شروع
قول کی عبارت لیکر لفظ الخ لکہدیتی ہین یہ تو دہوکی بازی و خیانت وغیرہ نہین جیسا تحقیق کی صفحہ ۱۰ اتی
مرقوم ہے البتہ اگر جہوٹ کہئے یا خیانت یا چوری ٹہرائی یا بددینی تجویز فرمائی تو ہمکو فرمائی کہ کوئی دہوکے
باز سخن ساز افترا پرداز کسیکی عبارت بقدر مطالب اپنی لیکر یون لکہدیوی کہ بس تمام عبارت یہی ہی حالانکہ بہ رگ

جا مین اسکی آگی کچھہ نہو گا حال آنکہ اوس کلمہ سی آگی ملا ہوا وہی کلام مخالف مدعا ناقل کی موجود ہی سو کمال
حسرت و افسوس کا مقام ہی کہ ہماری مخدوم حاجی علاء الدین صاحب کی کتاب مین یہ بات صراحتہً موجود
ہے یعنی آپ رقم فرماتی ہین عبارت روح البیان کی تمام یہ ہی ومن تعظیمہ عمل المولد اذا لم یکن فیہ منکر حالانکہ
یہان تک عبارت بیان عمل میلاد کی تمام نہین ہو چکی بلکہ تمام عبارت وہ ہی جو اوپر ہمنی نقل کی ہی
جسمین قیام وغیرہ کا ثبوت ہی کیسینی سچ کہا ہے ؎ چراغ مردہ کجا نور آفتاب کجا ؍ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ؍ کہان حسیاد رفع الاوہام کا صدق مقال اور کہان یہ تزویر کا جال کسی مرد حقانی پر تہمتین جہوٹی
لگانا اور کلام نا تمام سند مین لانا جو بات اپنی مضر ہو اوسکو چھپانا پہر اپنی دینداری تقوی شعاری
اس پردہ مین دکہانا صریح دہوکی بازی اور کم علم مسلمانون کو فریب مین پہنسانا ہی کیا روز جزا کا
اندیشہ بالکل اوٹھہ گیا ایسی خیانات اور مغالطہ دہی پر کسطرح جرات ہوتی ہی جب لوگ حاجی ہو کر ایسا
کام کرین تو کسی بد دین کو کیا کہا جای اس معاملہ کو دیکھہ کر کمال افسوس ہوا بجز انا للہ وانا الیہ راجعون
زبان پر کچھہ نہ آیا **قولہ** صفحہ ۱ سطر ۱۲ - اول تو علماسی سُنا ہی کہ صاحب روح البیان کوئی معتبر عالم نہین

اقول جناب حاجی علاء الدین صاحب کیخدمت مین ہم بکمال حسرت و افسوس یہ بات عرض کرتی
ہین کہ آپ نی کیون علم نہ حاصل کیا ؎ طلب کردن علم شد بر تو فرض ؍ دگر واجب است از پیش قطع ارض
اگر خود علم سیکہہ لیتی تو بہلا علما کی سُنی سنائی باتون پر کیون عمل کرتی اور علما ہی کونسی جو یاوہ گو اور منکرین
میلاد ہین کہ علما سلف مین جو کوئی بجواز میلاد شریف دیکہین اوسکو کہدین کہ وہ کچھہ معتبر نہین اور جسنی
اس عمل مبارک کو ناجایز کہدیا اگرچہ وہ کم علم گجراتی ہو اوسکو بڑا محقق عالم ربانی لکہتی ہین اونہی کی کہی بنتی ہے
آپ نی علما حقانی اور اس امر حق کی توہین و تحقیر کر کی کتاب تحقیق الحق کو تحقیر الحق کر دیا بنا علیہ اس تحقیر
الحق کی اکثر مغالطات کو اونہی علما کی طرف بہی منسوب کیا ہی جنکی سُنی سنائی باتون کو مخدومی حاجی صاحب
نی زیب رقم فرمایا ہے **قولہ** صفحہ ۱۱ سطر ۱ - مانا کہ معتبر ہے تو کہا جاتا ہے جو فعل قرون ثلثہ مین تعظیم نہ ٹہرایا
گیا بقول صاحب روح البیان اور امثال اوسکی کسطرح جایز ہو گا **اقول** یہ کلام نہایت سخیف و
رکیک ہی جب ایک شخص کو معتبر مان لیا تو اپنا عقیدہ اوسکی موافق کر لینا چاہی اپنی علما کی جاہی

عقائد فاسدہ کو بالکل جڑ سی اوکھاڑ دینا چاہیی جیسا روح البیان کو معتبر مانکر پہر یہ کیا کلام کرادنکی کہنی سے
یہ بات کس طرح جایز ہو یہ تو الزامی گفتگو تہی تحقیق جواب سنکا یہ ہی کہ شروع رسالہ مین ہم بہت کچھہ
تحقیق کر چکی ہین کہ یہ کچھہ ضرور نہین جو بات قرون ثلثہ کی بعد ہو وہ ضلالت اور سیئہ ہوا کری اور حضرت
شاہ ولی اللہ کا یہ قول بہی گذر چکا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نکرنا کسی کام کو دلیل اوسکی کراہت پر نہین
واضح ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سی زیادہ لائق سب خیرات حسنات راغب طاعات طالب برکات
تہی جب اونکا نکرنا دلیل کراہت نہوا تو صحابہ یا تابعین کا نکرنا کب دلیل کراہت ہو سکتا ہی نہ صحابہ نی
کتابین حدیث یا فقہ مین تصنیف فرمائین نہ کسی صحابہ نی مدرسی جاری کی نہ تابعین و ائمہ مجتہدین نی نماز کی
نیت زبان سی ادا فرمائی اور اشغال و اوراد کی کیفیتین مخصوصہ ہیئت جلسات و تقییدات اوقات و
تحدید ضربات دوگانہ و چارگانہ وغیرہ جو کچھہ آپ کی مرشد برحق کی کتاب ضیاء القلوب مین مندرج اور
آپ کی سب متندین و متمدین اوسکو مسلم رکہتی ہین کسی مجتہد فی المذہب نی ائمہ اربعہ سی اونکو ایجاد نہین کیا
اور کسی غیر مجتہد نی اگر ایجاد کیا تو غیر مجتہد کو تم عوام جگہ خام مین شامل کرتی ہو کہتی ہو کہ غیر مجتہد کی
کچھہ سند نہین پہر اس قسم کی بہت باتین ایسی ہین کہ باوجود نہ منقول ہونیکی قرون ثلثہ سی تمام اہل اسلام
مین جائز اور رائج ہین پہر یہ کیا ان سب باتون کو چہوڑ کر مولد شریف مین اعتراض کرنا خیر اگر اعتراض کیا ہے
سکا بہی جواب سنو جن باتون کو مولد شریف مین علماء ربانی تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتی ہین وہ
باتین قرون ثلثہ مین بہی موجب تعظیم تہی مثلاً حضرت حسان منبر پہ کہڑی ہو کر مدح پڑہتی تہی اور مفاخر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر کرتی تہی مولد شریف مین بہی یہ بات ہی صحابہ کی وقت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود پڑہا جانا تعظیم مصطفی مین داخل تہا مولد شریف مین بہی یہ بات ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت
مین جو کچھہ ہدیہ آپکی خدمت مین گذرتا تہا وہ مین بہی آپکی تعظیم تہی ہدیہ گذرانیدن مین مہدی ایسکی تعظیم ہوتی ہی
مولود شریف مین بہی جو کچھہ کہ آپ کی نام سی دیا جاتا ہے کہ آپ کو ثواب ہو اوسکا تو یہ ہدیہ ہی روح
پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم کو تقبل اللہ منا ومن سائر المجیبین غرض اکثر باتین اس محفل مین وہ ہین جو قرون ثلثہ مین بہی
تعظیم شمار کی گئین یہ اعتراض بہی نہایت مہمل ہوا اور باعث رسوائی و ریشخند معترضین ہو گیا اور کیون نہو

جب ایسی ایسی اکابر مقبولین خدا اور پیشوایان دین ہدی یعنی مولانا اسمعیل حقی افندی رحمۃ اللہ علیہ صاحب روح البیان
اور اونکی ساتھ امثال اونکی مولانا نور الدین علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ صاحب انسان العیون ور صاحب سیرۃ شامی رحمۃ اللہ
علیہ اور علمائے شام و روم و اندلس و حرمین شریفین معظمین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قرار دی ہوئی اور مسلم رکہی ہوئی بات کو
یہ چند نادان ناصورت الطعنہ دینی لگین اور ریہ کہین کہ بقول انکی فلان بات کسطرح جائز ہو سکتی ہی نستغفر اللہ یہ
تحقیر و توہین چہوٹا منہہ بڑی بات یہی وجہ ہی جو ہر سوال و جواب مین یہ لوگ ذلت اوٹہاتی جاتی ہین الحق

شعر چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد **قولہ** صفحہ ۱۱ سطر ۴ رجانی دو وہ عمل مولد کو اوسوقت تعظیم بتاتا ہی کہ منکر سی خالی ہو حضرات ناقلین نے اس لفظ کو خارج کر دیا کہ اونکی مقصد کی خلاف تہا

اقول اول بطور ظرافت کہا جاتا ہے کہ کلام روح البیان مین لفظ منکر بکسر کاف ہی یعنی محفل مولد شریف
مین تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی لیکن جب کوئی بد اعتقاد منکر حاضر نہو اسلئی کہ منکر فاسد الاعتقاد قیام نکریگا
اور طرح طرح کی نعت صفت جو پڑہی جاوینگی کسمین شک کریگا کسیکو لا اصل بتاویگا تو تعظیم مین فرق آویگا پہلا اپنا
عمدہ لفظ روح البیان کا کب ہمارے مقصد کی خلاف تہا ہم کیون اوسکو خارج کرتی بلکہ نہ لکہنا اوسکا مبنی بر
اختصار تہا اب دوسری تقریر تحقیقی لفظ منکر بفتح کاف کی یعنی منکر بفتح کاف کی معنی مین انکار کیا گیا سو جن
چیزون پر شرع شریف مین انکار وارد ہی اونسی خالی ہونا محفل کا صاحب دافع الاوہام کی نزدیک ضروری ہے،
دافع الاوہام مطبوعہ میرٹھ کی صفحہ ۹ حاشیہ و متن مین یہ بات صراحۃً موجود ہی کہ امر جدید جو مخالفین کی ہو وہ
ضلالت ہوتا ہی پہر جس بات کو صاحب دافع الاوہام خود منع کرتی ہون اوس بات کو روح البیان کی عبارت مین
کیون چہپاتی اللہ تعالی انصاف دی منکرون کو اور مشکل یہ ہی کہ مولف تحقیق الحق نی اس دلیل مین غیر مقلدون کی
طرح تلفیق کی ہی دہا میتر آدہا بٹیر ایک بات ایک مذہب کی دلیلی ایک بات دوسری مذہب کی یعنی یہ قول تو صاحب
روح البیان کا لیا کہ من تعظیمہ عمل المولد اذا لم یکن فیہ منکر اور لفظ منکر کی معنی اپنی اصطلاحی لئی کہ جو قرون ثلثہ
مین نہ پایا جاوی یہ دو قول متعارض لیکر ایک نتیجہ فاسدہ پیدا کر لیا اسمین یہہ بات ضروری اتہی کہ جب جملہ اولی صاحب
روح البیان کا لیا تہا تو لازم تہا کہ منکر کی معنی بہی اونہی کی منشا کی موافق لیتی اونکی کلام سی منشا اونکا خود
ظاہر ہی کہ منکر سی مراد اس مقام پر یہ ہی کہ اوسپر انکار شرعی وارد ہوا ہو نہ یہ کہ جو کام قرون ثلثہ مین

نہ پایا گیا وہ منکر ہی اسلئی کہ خود کلام روح البیان کا اوپر گذر چکا جسمین یہ بات صاف روشن ہے اوسکی قرار سی کہ عمل مولود
کسیطرح قرون ثلثہ مین نہین کیا یعنی بہت کلام ای پہر بعد اوسکی لکہا کہ اس عمل کی کرنیوالی برکات اور فضل عظیم پاتی
ہین پہلا اگر فعل بعد قرون ثلثہ کا امر منکر تہا تو اوسمین برکات فضل کی کیا معنی ہوتی پس صاف روشن ہو گیا کہ
صاحب روح البیان کی نزدیک یہ بات ہرگز نہین کہ جو فعل قرون ثلثہ کی بعد ہو وہ منکر ہو چنانچہ اسی بنا پر اونہون نے
عمل مولد کو مع القیام جائز رکہا جیسا کہ اوپر کلام اوسکا گذر چکا پہر جبکہ ان امور مندرجہ عمل مولد کو صحیح مانکر یہ لکہا
کہ منکر سی خالی ہو تو یہ بات صاحب دافع الاوہام کی مخالف کہان ہی وہ بہی یہی لکہتی ہین کہ مولد شریف بہیئت مروجہ
مع القیام ہو لیکن منکرات شرعیہ یعنی جن پر شرع شریف مین نہی وارد ہو اونکا ارتکاب نہ ہو ایسی محفل خالی ہو پس مطلب
دونونکا ایک ہی اس مقام پر ایک قصہ یاد آیا کہ ایک بہینگا آدمی تہا اوسنی آئینہ دیکہا تو دو آدمی نظر آئی اونہی
کہ بہینگی کو ہر چیز دو نظر آتی ہی اوس بہینگی تو فنی آئینہ توڑ دیا کہ یہ بہت برا آئینہ ہی اسمین دو نظر آتی ہین کچھ نہ
نی یہ نہ سمجہا کہ یہ جو دونی نظر آئی ہی یہ اپنی آنکہ کا قصور ہی آئینہ پاک طینت کی کیا خطا اسیطرح مولف
تحقیق اور اوسکی علما جن سی وہ سنکر لکہتی ہین اپنی قصور بصارت سی صاحب دافع الاوہام اور صاحب روح
البیان کی کلام کو دو مضمون سمجہ گئی اور فی الواقع یہان ہر دو آئینہ مصفا و مجلی مین وحدت کا مضمون
جلوہ گر ہی والحمد للہ علی ذلک **قولہ** صفحہ ۱۱ سطر ۵ بالاتفاق جائز ہونا امر حدید کا جو خیر اوسمین بظاہر ہوتی ہو ہرگز
صحیح نہین یہ قول خلاف تمام امت کی ہی **اقول** دافع الاوہام مطبوعہ میرٹھ کی صفحہ ۹ مین یہ عبارت ہے
اجماع کیا ہی اہل اسلام نی اسبات پر کہ جو امر حدید ایسا ہو کہ اوسمین خیر ہوتی ہی وہ بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے
چنانچہ سیرت حلبی وغیرہ کتب مین اوسکی تصریح موجود ہی الی آخرہ دیکہی جس بات کا دعویٰ دافع الاوہام مین
ہی کتب دین کا حوالہ بہی موجود ہی لیکن مولف تحقیق نی تمام امت کی خلاف کا دعویٰ کیا اور کسی ایک
امتی کا حوالہ بہی نہ لکہا نہ فقرہ کسی کتاب کا اپنی چند علما معتقد فیہم کو حقانی سمجہ رکہا ہے بس حق یہی
جو انکی نزدیک حق ہی قریب قریب یہی حال کر رکہا ہی جو علما اہل کتاب کی زبان مین کلام مجید ناطق
ہے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ جو کچہ وہ صاحب فرماوین بس وہی اجماع امت ہی
اور جو بات اونکی خلاف ہو وہی تمام امت کی خلاف ہی گویا دین و ایمان مولف تحقیق کا حصر اونہی کی اقوال

واقعال پر بہی اور کسی محقق کو آنکھ کھول کر دیکھا نہیں ہے جو آن کر میکہ درستگی نہایت ہے زمین و آسمان ہو بہتان
صاحب دافع الاوہام نے جو لکھا ہے وہ نہایت صحیح اور حق صریح ہے جسکو صمیم قلب سے بطوع و رغبت تسلیم کرنا چاہیے
شروع عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اب تک سے یہ عمل ہے تشریح اوسکی یہ ہے کہ بعد وفات رسول صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ قرآن جمع کرنا چاہیے جواب دیا تم کیسے
کروگے وہ کام جو نہیں کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بولے ہذا واللہ خیر یعنی تو قسم اللہ کی امر خیر ہے
یعنی تم اسکو بدعت سیئہ جانتے ہو یہ بدعت حسنہ ہے غرض کہ حضرت عمر یہی کہتے رہے ہذا واللہ خیر یہاں تک کہ
حضرت ابوبکر نے بہی اوسکو مان لیا اور فرمایا کہ شرح اللہ صدری لذلک یعنی اللہ تعالی نے میرے دل میں
بہی ڈالدیا کہ حضرت عمر کا کہنا حق ہے پہر حضرت ابوبکر بہی بولے اونہی ہذا واللہ خیر مولوی احمد علی صاحب
مرحوم کی مطبوعہ بخاری کی صفحہ ۷۴ میں ہذا واللہ خیر کی شرح میں حاشیہ پر لکھا ہے فیہ انہ بدعۃ حسنۃ یعنی
یہ جمع کرنا قرآن کا بدعت حسنہ تھا جسکو شیخین نے ہذا واللہ خیر فرمایا پس قاعدہ صاحب دافع الاوہام کا بقول
دو جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بالاتفاق تمام امت میں افضل و اکمل ہیں تصدیق کو پہنچا کہ جس امر
جدید میں خیر ہوتی ہو وہ جائز ہے اب قول اہل اجتہاد سنیے وما احدث من الخیر ولم یخالف الی آخرہ یہ قول
پہلے گذر چکا یعنی جو جدید امر نکالا جاوے جسمیں خیر ہو اور وہ مخالف شرع نہو وہ محمود ہے یہ امام شافعی تبع تابعین
اور مجتہدین میں انکے قول سے بہی سچا ہوا قول صاحب دافع الاوہام کا اب علماء مابعد کے اقوال سنیے شرح ابن حجر
میں نہایہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے مقام تحقیق بدعت میں ومالم یکن لہ مثال موجود کنوع الجود والسخا

وفعل المعروف فہو من الافعال المحمودۃ ولا یجوز ان یکون ذلک فی خلاف ما ورد بہ الشرع لان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قد جعل لہ فی ذلک ثوابا فقال من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا الخ ترجمہ اسکی یہ ہے کہ جسکا نمونہ
کی مثال شرع میں موجود نہو ہیئت کذائی لیکن وہ داخل ہے کہ جود و سخا و فعل معروف میں یعنی اچھے کاموں میں تو وہ
افعال محمودہ سے ہے یہ جائز نہیں کہ اوسکو مخالف شرع کہیں بباعث نہ منقول ہونے ہیئت کذائی کی کیونکہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ ثواب فرمایا ہے ایسی صورتوں میں یعنی آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو آدمی اچھا طریقہ
جاری کریگا اوسکو ثواب ملیگا اور جو لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرینگے اون سب کی برابر اوسکو ثواب ملیگا

دیکھی یہان بہی محدثین کی تقریر یعنی ہی قاعدہ دافع الاوہام کا پختہ رہا اور آ ابن عبد اسلام نی کتاب قواعد
مین بدعت کی پانچ قسمین لکہین واجب حرام مندوب مکروہ مباح اور مندوب یعنی مستحب بدعت کی بیان مین
یہ لکہا ومندوبۃ کاحداث الربط والمدارس وکل احسان لم یعہد فی العصر الاول وکالتراویح والکلام فی
دقایق التصوف وجمع المحافل للاستدلال فی المسایل ان قصد بذلک وجہ اللہ یعنی مستحب بدعت ایسی ہی
جیسی بنانا مسافرخانون اور مدرسونکا اور جو نیک کام کہ نہ تہا زمانہ اول مین اور جیسی کہ تراویح اس اجتماع مخصوص
مشہورہ کی ساتہ اور جیسی کہ کلام کرنا تصوف کی باریک مسائل مین اور جیسی کہ جمع کرنا محفلونکا واسطے تحقیق مسایل کے
اگر اسمین نیت خالص اللہ کیواسطے ہو انتہی کلامہ واضح ہو کہ مسلم رکہا تقسیم کرنی بدعت کو پانچ قسمون پر علامہ جزری کا
ومناوی ابن حجر وزرقانی وحلبی وعلی قاری ومحدث دہلوی وفقیہ شامی وغیرہم نی رحمت اللہ علیہم اجمعین حتے کہ
نواب قطب الدینخانصاحب کی ترجمہ مشکوۃ مظاہر الحق مین بہی وہی تقسیم موجود ہی اور کہا علامہ ابو شامہ
نی کتاب الباعث مین فالبدعۃ الحسنۃ متفق علی جواز فعلہا والاستحباب لہا ورجاء الثواب ان حسنت نیتہ فیہا
الی آخرہ یعنی بدعت حسنہ مین اتفاق ہی علما کا کہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور امید ثواب ہی اسمین جبکی نیت نیک ہو
اور بعد اس قول کی مثالین بدعت کی یہ لکہین کہ بنانا مدرسون اور میناروں اور مسافرخانونکا اور لکہا کہ اسی قسم سے
ہی عمل مولد شریف پہر ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نی بیان فرمایا ان البدعۃ الحسنۃ متفق علی ندبہا وعمل المولد واجتماع
الناس لہ کذلک یعنی بدعت حسنہ بر اتفاق ہی کہ وہ مستحب ہے اور عمل مولد شریف اور لوگون کا جمع ہونا محفل
مین اسی قسم سی ہی پہر مسلم رکہا اس قول کو علامہ نورالدین حلبی نی اور نیز مسلم رکہا شیخ اسمعیل حقی افندی
مولف روح البیان نی دیکہی ان علما کی کلام مین یہ لفظ موجود ہی کہ متفق علی ندبہا یعنی علما کا اتفاق ہی
بدعت حسنہ کی مندوب ومستحب ہونی پر اور بدعت حسنہ مین شمار کیا کلام وحدت وجود وشہود ودیگر احکام
لطیفہ دقائق تصوف اور عمل مولد شریف کو کہ یہ سب قرون ثلثہ کی بعد ہوئی ہین پہر یہ کہنا مولف تحقیق کا کہ
یہ قول خلاف تمام امت کی ہی کسقدر لغو ہو گیا کیا یہ علماء ربانی اور اتقیاء حقانی داخل امت نہین مثل مشہور
ہے نیم ملا خطرہ ایمان اور جو نیم ملا بہی نہو اور پہر تحقیق حق مین دم بہرے اوسکا کیا ٹہکانا

قولہ صفحہ ۱۲ سطر ۳ ۔ چنانچہ قریب مصرح معلوم ہوا جاتا ہے

اقول

جس کو آپ قریب مصرح بیان فرماوینگی وہ ہم شروع رسالہ ہذا مین ایک ایک رد کر چکی ہین
قولہ صفحہ ۱۲ سطر ۳ - امام نووی کا قول بلا سند کتاب معتبر نہوگا **اقول** الحمد ہی دہوکے
بازیان ابہی تک آپ کتاب کو پوچہہ رہے ہین حال آنکہ مدت ہوئی مولانا سید رؤف احمد صاحب
کتاب مطبوعہ کلان کوٹی مورخہ سنہ ۱۲۸۰ مین کتاب فتح المبین سے یہ عبارت نقل کر چکی ہین قال شیخنا
الامام ابو شامہ ومن احسن ما ابتدع فی زماننا الی آخرہ واضح ہو کہ حافظ ابو شامہ ابن حجر کی استاد نہین
تاریخ مین دیکہو بلکہ امام نووی کی استاد ہین پس یہ قول امام نووی کا ہی فتح المبین مین جو لکہا ہی کہ
کہا ہماری استاد ابو شامہ نی عمدہ بدعات حسنہ سی ہی یہ جو ہماری زمانہ مین ہی یعنی عمل مولد شریف
الی آخرہ اور مولف تحقیق الحق صفحہ ۱۰ مین لکہتی ہین قول ابو شامہ مین یہ کلام ہے کہ یوم سرور مین عید
قرار دینا کام شارع کا ہے نہ ہر کسیکا پہلا جب استاد کو رد کر چکی اب شاگرد کی کیا اصل رہے اونکی کتاب
کا حوالہ پوچہنا محض لغو ہی لیکن اہل سنت تبرعاً ہی نشان دی چکی اور ابو شامہ پر جو اعتراضات واہی تباہی
کیے ہین اوسکا بہی جواب شافی دی چکی **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۹ عسقلانی کی کتاب مین جب تک تصحیح نہو
خصم کب قبول کریگا **اقول** حسنی سیرت شامی اور شرح مواہب زرقانی اور فتاوی سیوطی رحمۃ اللہ
علیہم کو دیکہا ہوگا اوس سی یہ بات مخفی نہین کہ جواز عمل مولد پر استدلال ساتہ صوم یوم عاشورا کی حافظ
ابن حجر نے کیا ہے اور کلام سیوطی سے ظاہر ہے کہ یہ استدلال سیوطی سی پہلی قایم ہو چکا ہے پہر وہ ابن حجر
عسقلانی کی سوا ابن حجر مکی کا ہرگز کلام نہین ہوسکتا کیونکہ ابن حجر مکی متاخر ہی سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سی حیف ان لوگون
کو نہ تاریخ کی خبر نہ کتابین دیکہین چاہی نخواہی کاغذ سیاہ کرنا اور محبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی الزام اٹہانا پہر تماشا یہ کہ
اس جہالت پر طرفداران حاجی علاء الدین صاحب کا بلکہ خود اونکا یہ دعوی کہ دیکہین تو صاحب دافع الاوہام کس طرح جواب
تحقیق کا لکہ سکتے ہین استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۱۰ ابن حجر ہیتمی نی بہی مذہب دس مولد
کا لکہا ہے کہ ذکر ولادت شریف لوگ کرین اور صدقہ وخیرات کرین نہ ہیئت کذائیہ کا **اقول** معلوم نہین
ہیئت کذائی ان لوگون نی کس چیستان کا نام رکہا ہے مجلس مولد شریف مین قیام ہوتا ہے
اور ذکر ولادت شریف اور اطعام طعام یا تقسیم شیرینی

پس ذکر قیام یہہ لوگ ابن حجر کی مولد کبیر مین دیکہین ذکر ولادت شریف اور صدقہ خیرات کا اقرار خود
کر رہی ہین پہر اوس ہیئت کذائی کیا چاہیے شاید یہ لوگ جانتی ہونگی کہ صدقہ وہ ہوتا ہی جو بیمار کی اوپر
اوتار کی یا اوسکا ہاتہ چہواکی کہین چوراہہ یا جنگل مین رکہدین یہ وضع ہوکر یہ صدقہ مرسومہ جاہلان ہی اصل
تحقیق یہہ ہی کہ قاموس مین لکہا ہی الصدقۃ محرکۃ ما اعطیتہ فی ذات اللہ تعالی یعنی صدقہ اوسکو کہتی ہین
جو خرچ کیا تونی خاص اللہ کی لئی پہر جو خرچ یا خدا فرض و واجب ہی مثل زکوۃ و صدقہ فطر وغیرہ اسکو صدقہ
مفروضہ و واجبہ کہتی ہین یہ اغنیا کو درست نہین اور جو فرض و واجب نہین اوسکو صدقہ نافلہ کہتی ہین وہ
والدین و اقربای اغنیا و فقرا و سادات وغیرہم سب کو جائز ہی کتب عربی مین دیکہہ سکو تو ملا بہ فارسی
مین دیکہو قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکہتی ہین دیگر صدقہ نافلہ است بوالدین و اقربین و یتامی و مساکین و
ہمسایہ الی آخرہ اور مایۃ مسائل اور کلام شاہ ولی اللہ صاحب سی ہم نقل کرچکی کہ صدقہ نافلہ اغنیا کو دینا
جایز ہی پہر مولد شریف مین جو کچہہ خرچ کرتی ہین کہانا یا شیرینی یا عطر وغیرہ یہ سب شرعا صدقہ نافلہ ٹہرا ہی
والدین و اقربا و احباب اغنیا۔ فقرا وغیرہ سبکو دینا جائز ہی کلام ابن حجر مین جو لفظ صدقہ ہی یہ محفل بہی
مصداق اوسکا ہی اور اسکی بعد لفظ خیرات جو مولف تحقیق نی نقل کیا یہ جمع خیر کی ہی خیر کہتی ہین نیک کام کو
اسمین باقی تمام کام اچہی اچہی جو محفل مین ہوتی ہین آگئی نہ ارجیف ان لوگونکی سمجہہ پر آپ ہی عبارت نقل کرین
جس سی بنظر تامل مطلب کا ثبوت صاف ہی پہر پوچہتی ہین اس سی یہ کہان ثابت ہی قولہ صفحہ ۱۲ اسطر(?)
علی ہذا سیوطی ہی ایسی ہی مولود کو جائز لکہتی ہین نہ ہیئت کذائی کو جسمین کلام ہی **اقول** ہیئت کذائی
نام اسکا ہی کہ چند قیود جمع ہو کر ایک ہیئت مخصوصہ حاصل ہو وہی کلام سیوطی مین وہ سب مذکور ہین جس مقام پر
صفحہ ۱۹ تحقیق مین آپ اونکا کلام نقل کرینگی ہم وہان ہیئت کذائی ثابت کرینگی **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۱۰ اور
شیخ عبد الحق وغیرہ کا صرف نام ہی لکہا ہی اونکا قول نقل نہین کیا **اقول** یہ کتاب علما کیواسطی لکہی گئی
تہی کہ غالبا وہ لوگ اونکا کلام دیکہی ہوی ہونگی اونکو اشارہ کافی ہی اور شاید جسنی نہ دیکہا ہوگا تو کتابین
اوسکی پاس موجود ہونگی نکالکر دیکہہ لیگا یہ خبر نہ تہی کہ جہلا رنج فہم مجہول الکیفیت کہ نہ اونکی دل و دماغ مین اثر
سوا بہ نہ اونکی صندوق و الماری مین کتاب علما اہل سنت سی اور ہمین خبر اب ایسی نادان دیکہی تو

اونکی سلیمانکی ایسی نشانی پایا جاتا ہی دیکھو شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ما ثبت من السنہ مطبوعہ کلکتہ
کی صفحہ ۸۴ پر عربی عبارت موجود ہی جسکا ترجمہ خلاصہ یہ ہی ہمیشہ سی اہل اسلام محفلین کرتی ہین ماہ میلاد
شریف مین اور کھانا کھلاتی ہین اور طرح طرح کی صدقہ و خیرات کرتی ہین اور ظاہر کرتی ہین سرور اور زیادتی کرتی
ہین مولد شریف اور ظاہر ہوتی ہین اوپر اوسکی برکتسی فضل عظیم اللہ تعالی رحم کری اوس آدمی پر جو ماہ
میلاد کی راتونکو عیدین بناوی تاکہ دیکھہ کر جی دکھی اون لوگون کا جنکی دلین مرض ہی یعنی جو اس عمل
مبارک سی جلتی ہین اونکو جلا مین دیکھئی اس عبارت سی دونو اعتراض مولف تحقیق الحق کی رد ہو گئی اعتراض
اول **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ دیکھو وہ سرور و اطعام طعام یوم ولادت لکھتی ہین نہ یہ کہ سال بہر جسدن چاہی
یوم ولادت ٹہرا کر عید بنالی **اقول** وہ لکھتی ہین ما ثبت من السنہ مین اللہ رحم کری جو ماہ میلاد کی راتون
کو الی آخرہ پہر یوم ولادت بعینہ مخصوص کہان ہان اگر تعین صوم یوم عاشورا پر نظر ہوتی یا تخصیص دو شنبہ پر
تو ہرگز ایک رات میلاد سی آگی نہ بڑہتی لفظ راتون کا جو جمع ہی نہ لیتی جب وہ رات کہ جسکی صبح کو ولادت
شریف ہوئی مخصوص مقید نہ رہی بلکہ اور راتون مین بہی وہ سرور و تصدق و قرارت مولد عام رہا تو
ثابت ہوا کہ ربیع الاول کی راتین اور تمام مہینون کی راتین برابر ہین کہ نہین واقع ہوئی ولادت شریف اون
راتون مین بنا علیہ جب غیر ولادت شریف کی راتو نہین جائز ہوا تو کل راتو نہین جائز ہوا جسدن کسی محب کا دل
طرف ذکر خیر حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین کی رجوع ہو بلا ریب منعقد کری وہ محفل مولد شریف
جیسا کہ فرماتی ہین حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی ذکر میلاد شریف مین شعر فما الظن بالعبد الذی کان
عمرہ باحمد مسرورا ومات موحدا یعنی کیا گمان ہی اوس بندہ پر کہ جو تمام عمر ذکر رسول صلی اللہ علیہ سلم کی سرور
رہا اور مرا توحید پر انتہی پس تمام عمر مسرور رہنا اسکا نام نہین کہ ایکدن سرور کری اور دنون نہین سرور کی
کرین بلکہ اور دنو نہین بہی جائز رکہین اور یہہ جو مولف تحقیق نی لکہا کہ جسدن چاہی یوم ولادت ٹہرا کر
عید بنالی انتہی یہ کمال جہالت اور سفاہت کا ہی بہلا مولد شریف کرنیوالی کب ایسا کرتی ہین کہ جسدن
مولد شریف کرین اوسکو یہ قرار دین کہ یہ یوم ولادت ہی نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس
فی صدور الناس ارباب فہم و کیاست کو یہ بات واضح ہو کہ ماہ میلاد کا نام جو کلام شیخ محمد شاہ دہلوی رحمہ

حافظ ابوشامہ وغیرہما مین واقع ہوا ہی وہ قید احترازی نہین بلکہ قید اتفاقی ہی جسطرح قرآن شریف مین درباب
قصر صلوۃ مسافر آیا ہی فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا یعنی گناہ نہین تمپر جو
نماز مین قصر کرو اگر تمکو یہ ڈر ہو کہ فتنہ کرینگی کافر مفسرین لکھتی ہین کہ قصر کرنی نماز کی لئی مسافر کو یہ حکم نہین
کہ اگر خوف کافرونکا ہو تو قصر کری نہو تو نکری بلکہ قرآن شریف مین خوف کی قید اتفاقی ہی کیونکہ اوسوقت کی سفر
ایسی ہی پرخوف ہوتی تہی اوس حال کی موافق یہ لفظ خوف کا کلام الہی مین ارشاد ہوا اور مراد یہ ہی کہ اگر
خوف نہووی تب بھی قصر کری یہی مذہب ہی جمہور کا اور ایسی مثال اور بہی قرآن شریف مین موجود ہی مثلاً
ان اردن تحصنا بنا بر اعلی ہذا اکثر بلاد اسلامیہ مین جو مولد شریف زیادہ تر ماہ ربیع الاول مین ہوتا ہے
اور دنونمین کم ہوتا ہی اسلئی بعض اکابر کی کلام مین لفظ ماہ ربیع الاول آگیا ہی لیکن انہون نے یہ نہین لکہا کہ
غیر دنونمین مکروہ یا ناجائز ہی اگر لکہا ہی پیش کرو اور تحقیق اس قید روز ولادت کی اوپر بہی گذر چکی ہی طالب
حق اوسکو بہی تامل سی دیکہی اعتراض دوسرا **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۱۰ وہ اوسین بذل اموال کو کہتے ہین کہ مجلس
قصائد و ذکر مولود کرا **اقول** حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے اصل عبارت ما ثبت من السنۃ مین یہ ہے و
یعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم اسمین ذکر مولود شریف صاف موجود ہی پس انکار مولف تحقیق کا مبنی جہالت پر ہے
کہ نہین دیکہا انہون نے کلام شیخ کا لیکن اگر نظر صحیح اور فکر سلیم سی غور کرکی دیکہتے تو مدارج النبوۃ کی عبارت جسکو
خود صفحہ ۱۲ مین نقل فرما رہی ہین یہ سب باتین موجود ہین فرماتی ہین سرور کنند و بذل اموال نمایند ان مختصر
لفظونمین گویا دریا کوزہ مین بند ہی بذل اموال کو لکہا تو اموال جمع مال کی ہی یعنی کئی قسم کی مال خرچ کرین
پس محفل مولود شریف مین تیل جلتا ہی شمع روشن ہوتی ہی یہ ایک قسم کا مال خرچ ہوا اور خوشبو لگائی جاتی ہی
عود جلتا ہے یہ دوسری طرح کا مال صرف ہوا شیرینی تقسیم ہوئی یا کسینی کہانا کہلایا یہ تیسری وضع کا مال لنقد ہوا
پان یا الائچی کہلائی یا چار پلائی یہ چوتھی طرح کا مال خرچ ہوا اہل اسلام کی لئی فروش و شامیانہ وغیرہ بعضی
اپنی ملک سی بعضی مستعار یعنی بکرایہ لاکر بچہاتی ہین یہ پانچوین قسم کا مال ہی کہ نفع پہنچایا اوس سے مسلمانوں کو
دیکہو ایک لفظ بذل اموال مین کیا کیا مطالب درج ہین دیکہنے کو آنکہین چاہئین اور سرور ظاہر کرنے کو
جو لکہا داخل ہو گیا اسمین ہر طرح کا سرور جو محفل میلاد اقدس مین مروج ہے

تھے کہ وقت ذکر ولادت شریف خوش ہو کر جوش فرحت مین کھڑا ہو جانا بھی اس لفظ مین شامل ہو گیا البتہ
جو سرور مخالف شرع ہی اوسکا نام اونہون نے صاف لکھدیا جسکو خود مولف تحقیق نقل کرتی ہین لیکن
باید از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد الی آخرہ دیکھیے آلات
غناء و طرحکی ہین بعضی محرم بالاتفاق ہین اور بعضو مین اہل اجتہاد کا اختلاف ہی مثل دائرہ اور بانسلی کی
پس اتفاقی آلات کو حضرت شیخ نے محرمات مین لیا اور اختلافی کو منکرات مین اور راگ گانے کو تغنی فرمایا یہی
مسئلہ اختلافی ہی اب دیکھیے یہ چیزین ایسی ہین بعضی انمین مکروہ اختلافی ہین بعضی حرام اتفاقی لیکن کوئی چیز انمین
کفر و شرک نہین پھر یہ کیا کہ شیخ نے ان تین چیزونکو تو صاف نام لیکر منع کیا اور قیام عند ذکر ولادت کو کہ
تم شرک و کفر تک اوسکی نوبت پہنچاتی ہو اوسکا نام بھی نہ لیا اہل ایمان انصاف سے دیکھین کہ اگر قیام بھی منع ہوتا
تو حضرت محدث دہلوی کیون اوسکی ممانعت صاف نام لیکر نہ لکھتے وہ قیام کرنیسے کوئی محفل خالی نہو جیسا
تحقیق الحق کی صفحہ ۸ مین موجود ہی اوسکا تو نام بھی حضرت شیخ نے نہ لیا اور آلات محرمہ جو شاید کسی محفل مین کسی ملک
کوئی بیہودہ آدمی بجانے لگی اوسکو ظاہر کرکے منع کرین یہ بات عقل و فہم سے بعید ہے سنگہا دیے منع کرنیوالی ہماری چیز
کو ضرور زبان پر لاتی ہین یہ کہ جس چیز مین کفر و شرک کا شائبہ ہو اوسکو ذکر بھی نہ کرین دوسری چیزونکو جو اس درجہ کی
نہین اونکو نام لیکر منع کرنی لگین یہ بڑی کم فہمی ہی منکرین کی جو ایسا سمجھین صحیح یہ ہے کہ کھڑا ہو جانا جوش
فرحت مین وقت ذکر ولادت شریف شیخ ممدوح الصدر کی نزدیک سرور مین داخل تھا اور سرور کو اونہون نے اجازت
دیدی مدارج النبوۃ مین لکھا سرور کنند اور ما ثبت من السنۃ مین لکھا ویظہرون السرور پس اظہار سرور سے یہ تو
مراد نہین کہ ہنستی ہوی پھرین بلکہ اظہار سرور سے اظہار سامان سرور مراد ہی اور سرور مروج محفل میلاد پر نور
سب مین معروف و مشہور ہے تفصیل کی حاجت نہین مشہور متعارف چیز کا نام لیدیتی ہین تفصیل کی حاجت نہین
ہوتی مثلاً جو شخص اپنی نماز کی خبر دے اوسکو یہ کافی ہی کہ کہدے مینے نماز پڑھی یہ ضرور نہین کہ وہ یہ کہے نیت
باندھی اللہ اکبر کہا الحمد پڑھی رکوع کیا سجدہ و جلسہ کیا التحیات پڑھی سلام پھیرا بنا برآن علی ہذا شیخ نے سرور و بذل الاموال کو
لفظ عام بولے جسمین قیام و تقسیم شیرینی و اطعام طعام و عطر وغیرہ امور مروجہ میلاد شریف داخل ہین ہادی خلق جل جلالہ کا شکر ادا
کرتا ہون جسکی تنویر اور بصیرت سے حق حق نظر آگیا اور باطل باطل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا قولہ صفحہ ۸ ہو مین بھی

پھر فرمایا کہ شاہ ولی اللہ دربار محفل میلادیہ فرماتی ہین کس لفظ کا ترجمہ ہی یا کہانسی محفل ہیئت کذائیہ کی معنی سمجھ
جاتی ہین ذرا انصاف سی دیکھو اور بتاؤ ۱۲ **اقول** عبارت فیوض الحرمین کی یہ ہی وکنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ
فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادتہ والناس یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویذکرون ارہاصاتہ التی ظہرت
فی ولادتہ ومشاہدہ قبل بعثتہ فرایت انوارا سطعت دفعۃ واحدۃ لا اقول انی ادرکتہا ببصر الجسد ولا اقول
ادرکتہا ببصر الروح فقط اللہ اعلم کیف کان الامر بین ہذا وذاک فتاملت تلک الانوار فوجدتہا من قبل الملائکۃ
الموکلین بامثال ہذہ المشاہد وبامثال ہذہ المجالس ورایت یخالطہ انوار الملائکۃ انوار الرحمۃ یعنی تہا مین
اس سی پہلی کہ معظمہ مین مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بروز ولادت آپ کی اور آدمی درود پڑہتی تہی اور ذکر
کرتی تہی اون وقائع عجیبہ کا جو ظاہر ہوی ولادت شریف مین اور ظاہر ہوئی نبوت سی پہلی اور مقامات مین
تب مینی یہ دیکھا کہ ایکدم سی انوار بلند ہوی مین نہین کہہ سکتا کہ مین چشم ظاہر سی وہ کیفیت دیکھ رہا تہا یا
دیدہ باطن سی اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ وہ کیا عالم تہا ان دونون حالتون کی درمیان پہر مینی تامل کیا
اون انوار مین تو وہ انوار فرشتونکی تہی جو ایسی مقامات اور ایسی مجلسون کیلیے اللہ تعالی کی طرف سی
معین ہین اور دیکھا مینی کہ انوار فرشتون کی اور انوار رحمت الہی کی ایک دوسری مین ملی ہوئی تہی انتہی کلامہ
حرفا حرفا اب مین تو کیا بتاؤن مگر کوئی منصف اللہ کا بندہ مولف تحقیق بی تحقیق کو بتادی کہ لفظ مجلس
عبارت شاہ ولی اللہ صاحب مین موجود ہی جسکی طرف اشارہ کرکی بتاتی ہین کہ ایسی مجلسونکی واسطہ فرشتی معین
ہین پہر اس مجلس کا ذکر خود عبارت مین موجود کہ لوگ ولادت شریف کی وقائع اور درود شریف پڑہ رہی تہی
پہر یہ بہی بیان موجود کہ یہ مجلس کس دن سی روز ہتی فرمایا فی یوم ولادتہ یعنی بارہوین تاریخ ربیع الاول کی
پس باوجود تمام تصریحات کی پوچہنا مولف تحقیق کا کہ یہ ذکر محفل کہان ہے ایسا ہو گیا جیسا ایک بیچارہ
ملا سادہ لوح کو کسی نی کہا ہم تمکو کہیر پکوا کر کہلاوینگے تب وسی کی سامنے دودہ چانول قند منگا کر کہیر پکوائی
اوسکو کہلائی وہ بہولا آدمی کہا پیکر کہنی لگا حضرت جی آپ نی کہیر نہ کہلائی تب میزبان نی کہا ای میان
ابہی تمنی کیا چیز کہائی ہی یہی کہیر تہی وہ بولا واہ صاحب یہ تو چانول قند اور دودہ مین پکی ہوئی تہی
کہیر کہان تہی سو حضرت سلمہ حاجی علاء الدین صاحب کی ہیئت کذائی وہی بیچارہ بہولی ملا کی کہیر ہے اب صاحب

دافع الاوہام کا حال سنیے اونہون نے دو مقام پر یہ مضمون لکہا ایک جای بالاختصار یعنی صفحہ ۳ مین
یہ لکہا شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین مین درباب محفل میلاد فرماتی ہین قرایت انوار سطعت دفعۃ
وراءیت بلحاظ انوار الملئکۃ انوار الرحمۃ اور دوسری جگہ صفحہ ۳۵ مین نظم اردو لکہا ھ

ہند کا وہ محدث آگاہ	نام جنکا ہوا ولی اللہ	لکھتے ہین کہ وہ مجمع خصال	لکھتے ہین اسطرح وہ اپنا حال
تھی جو مکہ مین منعقد محفل	مین بھی جاکر وہان ہوا شامل	تھا بیان آپکی ولادت کا	ذکر میلاد باسعادت کا

اَنوار | دیکھی کثرت سی پائی ہان | اوتری محفل مین رحمت غفار | اب دیکھیے مولانا جو کچھہ دفع الاوہام مین بہ نسبت عبارت
شاہ ولی اللہ صاحب کی کہتی ہین وہ مطلب عبارت فیوض الحرمین سے مفہوم ہوتا ہے پہر حاجی صاحب کا یہ
لکہنا کسقدر لغو و خرافات ہی کہ جو لکہتی ہین کہ تعجب ہے علما ایسی عبارت کو حذف کر کی تصرف فی المعنی کر کی ایسے
بی محل استدلال لاوین انتہی کلامہ اب جناب حاجی صاحب نے جو اپنی علما سی تعلیم پاکر فیوض الحرمین کی عبارت کا
ناس کیا ہی اوسکو دیکہنا چاہیے آپ فرماتی ہین کہ شاہ ولی اللہ صاحب نی جو لفظ مجالس فرمایا ہی عرف
مین مجلس مطلق مجمع کی معنی ہوتی ہین خواہ کسی طرح جمع ہو وین اب دیکہیے یہ کیسی زبان زوری ہے قبل اتہ بول
اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ خیر یہ بات انکی حق مین خواہ کیسی ہو لیکن ہماری حق مین بہت اچہی ہی کیونکہ
فہیم آدمی سب سمجہینگے کہ ان دونون مین ہوش و حواس سی خارج باتین کون کہہ رہا ہے اور انصاف و
دیانت چہوڑ کر کون اپنی سخن پر مر رہا ہے خیال کیجیے اگر مطلق مجمع کو مجلس کہتی خواہ مجمع کسیطرح ہو تو سہارنپور
مین گوگاہل کا میلا بہی مجمع ہی اور ہردوار مین جمع ہونا قوم ہنود کا اور حج کی لیے عرفات مین جمع ہونا مومنین کا
یہ سب مجمع ہین لیکن سب اہل زبان جانتی ہین کہ عرف مین انکو مجمع تو کہدینگی مجلس کوئی نہین کہیگا کہ گوگاہل کی
مجلس یا ہردوار کی یا حج کی مجلس اللہ ری زبان دری ھ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد
اب اس سی بہی بڑہکر اور سنیے آپ فرماتی ہین شاہ ولی اللہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہی والناس یصلون علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم و یذکرون الخ تہا اس عبارت سے فقط اتنا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس مکان مین کوئی درود
شریف پڑہتا تہا کوئی آپ کی وقائع بیان کرتا تہا الی آخرہ و کیہیے جو شخص میزان و منشعب بہی پڑہا ہو گا وہ
جانتا ہوگا کہ یصلون و یذکرون کی یہ معنی نہین اور جو کوئی حرمین شریفین مین رہا ہو زادہما اللہ شرفا و تعظیما کی زیارت سے

مشرف ہوکر خاص اہل عرب کی مجالس میلاد مین شریک ہوا ہوگا وہ ان الفاظ کی معنی صاف سمجھیگا کہ عرب کے خوش الحان
آدمی باہم ملکر مدح اور قصاید مولود یہ پڑہتی ہین اوسین دیو دہی آتا جاتا ہی پس حضرت شاہ صاحب نے اوسی لڑکےکا
پڑہنا سنا ہوگا وہی درج کتاب فرمایا کہ یصلون و یذکرون **قولہ** صفحہ ۱۹ سطر ۱۸ کشف و الہام موجب کسی حل و حرمت کا
نہین ہوتا **اقول** اول تو کشف و الہام کی حقیقت یعنی امام رازی وغیرہ محققین لکہتی ہین کہ جب آدمی ریاضات
و مجاہدات کرتا ہی تو اوسکی حواس اور قوتین ظاہری ضعیف ہو جاتی ہین جب یہ ضعیف ہو گئین تو جوہر عقل کی
قوت قوی ہو جاتی ہی اور نور الٰہی اوسکی دل و جوہر عقل مین سما جاتا ہی اوس نور کی قوت سی اوسکو بلا واسطہ
کسب و تحصیل علوم ظاہری ذات و صفات و افعال حق سبحانہ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہی اور حقیقتین اشیاء
کی جسطرح وہ فی نفس الامر ہین اوسپر کہل جاتی ہین کذا فی التفسیر الکبیر و اشعۃ اللمعات پہر اس شخص کے قلب مین
کبہی القای علم کیا جاتا ہے اور کبہی منام مین اوسکو امور کونیہ وغیرہ سی آگاہ کر دیتی ہین افسوس ہے اگر کوئی
کٹ ملا قیاس کرکی کچہہ مسئلہ بیان کر دی تو اوسکی حلت و حرمت تو مسلم ہو جائی اور اوسکی کہنی سی قرآنخوانی
اور ختم کلمہ طیبہ اور محفل میلاد کو معاذ اللہ معاذ اللہ رسم ہنود اور کنہیا کا جنم وغیرہ الفاظ قبیح جسمین زوال ایمان کا
خطرہ ہی کہنی لگین اور جو اولیا و عارفین ایسی پاک طینت کہ جنکی شان یہ ہو کہ ینظر بنور اللہ یعنی وہ دیکہتا ہی
حقائق کو نور الٰہی سی اوسکا کشف و الہام بالکل ساقط الاعتبار کرین کسی درجہ مین اوسکو شمار نکرین یہ کیا
غضب و درسو عقیدت ہے اب ہم چند وقایع سناتی ہین قرآن و احادیث و کتب سلف سی کہ دیکہو کس کس موقع
مین کشف و الہام و منام پر عمل کیا گیا ہی اول تو حضرت خضر کا قصہ یعنی کہ اونہون نے کشتی مساکین کی توڑ دالی
ایک جوان لڑکا تہا اوسکو مار ڈالا ہر چند حضرت خضر مین اختلاف ہی تفسیر کبیر مین ہی کہ اکثر علما کی نزدیک وہ
نبی تہی لیکن امام نی اونکی دلائل لکہکر مجروح و ضعیف کر دیا اور تفسیر بغوی مین ہی کہ نہ تہی خضر نبی اکثر اہل علم
کی نزدیک بہر کیف جن علما کی نزدیک وہ نبی نہ تہی بلکہ ولی اللہ تہی تو اونکی نزدیک یہ فعل مسلم رہا کہ کشف و الہام
پر نقصان کشتی کا کرنا اور جان مار ڈالنا صحیح ہوا اب دوسرا قصہ اتفاقی و اجماعی یعنی حضرت موسی کی والدہ
وہ پیغمبر نہ تہی بالاتفاق چنانچہ مدارک التنزیل مین ہی اور کتب عقاید مین بہی صریح مرقوم ہے وما کانت نبیا قط
انثی یعنی کبہی کوئی عورت نبی نہین ہوئی پس والدہ موسی علیہ السلام نی جو کام کیا سورہ قصص مین اوسکا

بیان ہے واوحینا الی ام موسی الآیہ تفسیر بغوی وغیرہ مین ہی وہی وحی الہام لا وحی نبوۃ چنانچہ اس
آیت کا ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب نے بہی الہام سی کیا ہی اسطرح کہ الہام فرستادیم بسوی مادر موسی کہ شیر بدہ
اورا پس چون بترسی بروی بانداز اورا در دریا الی آخرہ چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ نی
اونکو تابوت مین بند کرکی ڈالدیا یہ بہی بظاہر ہلاک کردینی کی قریب فعل تہا لیکن کشف و الہام کی تقویت سے کیا
اب صحابہ کا قصہ سنیی مشکوۃ کی باب الکرامات مین حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا مین مروی ہی وہ فرماتی ہین
جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غسل و فات کی نوبت پہنچی صحابہ کہنی لگی ہم نہین جانتی کہ اب کپڑی جسم مبارک سی اوتار کر
غسل دین یا مع کپڑونکی کیسکی راے یہ ہوئی کیسکی وہ تب اللہ تعالی نی سب پر نیند بہیجدی وہ سب سو گئے وہ
خواب مین کیا دیکہتی ہین کہ گہر کی گوشہ مین ایک بولنی والا بولتا ہی کہ غسل دو تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑون
سمیت تب وہ لوگ نیند سی اوٹہی اور آپکو کرتہ پہنی ہوی غسل دیا اس حدیث مین لفظ قاموا کا ترجمہ زرقانی
شرح مواہب مین یہ کیا ہی کہ انہون نوم اب دیکہئے یہ بہی عمل صحابہ نی الہام منامی پر کیا ہی ور حضرت شاہ ولی اللہ
فیوض الحرمین مین فرماتی ہین تین باتین مجہکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی حاصل ہوئین میری طبیعت کے خلاف ایک وصیت ترک اسباب
اسباب معاش دوسری وصیت سب سے نہ نکلنا اور میری طبیعت انکار کرتی تہی تقلید سی و عار آتی تہی اوس سے بالکل اور تیسری
وصیت شیخین رضی اللہ عنہما کو بزرگی دینی حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر اور مین حضرت علی کو فضیلت دیتا تہا اور سخت محبت رکہتا تہا انتہی ملخصاً
یہ مولوی اسمعیل صاحب کی پیر انکی پیر نی عمل کیا مکاشفہ پر کہ جو کچہ اونکو اپنی فہم و فراست و علم سے اپنے ذہن مین
باتین بیٹہی ہوئی تہین اونکو مکاشفہ کی باعث ترک کیا اور اس کشف کو ترجیح دیا فصارت ہذہ الاستفادۃ من
الحق تعالی علی اب حضرت شاہ ولی اللہ کی پیران پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جنکو منکرین کہتی ہین کہ
اونہون نی کشف اور رؤیا پر عمل کرنیکو رد کیا ہی اونکا حال سنئی جلد اول مکتوبات کی مکتوب دو صد و پنجاہ
و نہم مین لکہتی ہین سوال کہ اگر شاہق جبل کہ عابد صنم ہست در دوزخ مخلد باشد در بہشت خواہد بود واین جانب ہست
زیرا کہ دخول بہشت بمشرکان حرام ہست و ماوی ایشان دوزخ است کما قال اللہ تعالی حاکیا عن عیسی علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰہ النار و واسطہ میان جنت و نار ثابت نیست
اصحاب اعراف بعد از چند روز بہشت خواہند رفت پس خلود در جنت ہست یا در نار این سوال بسیار متصعب است

آن فرزندی ارشدی میداند که مدتها برین فقیر تکرار این سوال میکرد و جواب شافی نمییافت و آنچه صاحب فتوحات مکیه
در حل این سوال گفته و بعثت پیغمبری در روز قیامت از برای دعوت این قوم ثابت کرده و باندازه انکار و
قبول ایشان آن دعوت را حکم بدوزخ و بهشت نموده نزد این فقیر مستحسن نیست چه آخرت دار جزا است نه دار
تکلیف تا بعثت پیغمبری نموده آید بعد از مدت مدید عنایت خداوندی جل سلطانه رهنمونی فرموده حل این معما
نمود و منکشف ساخت که جماعه نه در بهشت مخلد خواهند بود و نه در دوزخ بلکه بعد از بعث و احیای اخروی ایشان را
در مقام حساب داشته باندازه جریمه معاتب و معذب خواهند ساخت و استیفای حقوق نموده در رنگ حیوانات
غیر مکلف ایشان را نیز معدوم مطلق و لاشی محض خواهند فرمود پس خلود کرا بود و مخلد کدام باشد این معرفت عرض
چون در حضر انبیاء علیهم الصلوات و التسلیمات عرضه نموده شد همه تصدیق آن فرمودند و مقبول داشتند و العلم
عند الله سبحانه این فقیر را بسیار گران می آید که حکم کنند با آنکه حضرت حق سبحانه و تعالی با کمال رأفت و رحمت خود
بنده را بمجرد عقل که مجال خطا و غلط در وی بسیار است بی آنکه ابلاغ مبین متوسط انبیاء علیهم الصلوة و التحیات فرماید
در آتش مخلد دارد و بعذاب ابدی گرفتار سازد چنانچه گمان رفته است حکم کردن او را با وجود شرک بخلود جنت

کما یلزم من مذهب الاشعری بعدم القول بالواسطة بین الجنة والنار فالحق ما الهمت اور جلد ثانی کے مکتوب ستہ
میں صفحہ ۵۹ پیش از این بچند سال داب فقیر آن بوده که اگر طعامی پخت مخصوص بروحانیات مطهره اهل عبا می
ساخت و بآن سرور و حضرت امیر و حضرت فاطمه و حضرات امامین رضی الله عنهم میکرد علیهم الصلوات و التسلیمات شبی در خواب
می بیند که آن سرور حاضر است علیه و علی آله الصلوة و السلام فقیر بر ایشان عرض سلام میکند متوجه فقیر نمیشوند
و روی بجانب دیگر دارند درین اثنا بفقیر فرمودند که من طعام در خانه عائشه میخورم هر که مرا طعام فرستد بخانه عائشه
فرستد آن زمان فقیر دریافت که سبب عدم توجه شریف ایشان آن بوده که فقیر حضرت صدیقه را در آن طعام شریک
نمی ساخت بعد از آن حضرت صدیقه را بلکه سائر ازواج مطهرات را که همه اهل بیت اند شریک میساخت و بجمیع اهل بیت
توسل مینمود اب دیکھیے حضرت مجدد مسئلہ الہامی کو فرما رہے ہیں فالحق ما الہمت اور خواب کی بات پر عمل یہ فرمایا کہ
پھر ازواج مطہرہ کو ثواب طعام میں شریک فرمانے لگے اور علاوہ اسکے اوسی جلد ثانی مکتوبات کی صفحہ ۱۰۱ میں
تحریر فرماتے ہیں دری احکام شرعیه مربوط بادله اربعه است که الهام را دران گنجایش نیست اما امور دینیه یا وراء

احکام شرعیہ بسیار است کہ اصل خاص درآنجا الہام است بلکہ توان گفت کہ اصل ثالث الہام است بعد کتاب
وسنت این اصل تا انقراض عالم برپا است پھر بعد تین سطر کی فرماتی ہین سوال چون دین بہ کتاب وسنت کامل گشت
بعد از کمال بہ الہام چہ احتیاج بود وچہ نقصان ماندہ کہ با الہام کامل گردد جواب الہام مظہر کمالات خفیہ دین است
نہ مثبت کمالات زائدہ در دین چنانچہ اجتہاد مظہر احکام است الہام مظہر دقایق واسرار است کہ فہم اکثر مردم
ازان کوتاہ است ہرچند در اجتہاد والہام فرق واضح است کہ آن مستند بجانب رای جل سلطانہ پس در الہام یک
قسم اصالت پیدا شد کہ در اجتہاد نیست الہام شبیہ اعلام نبی است کہ ماخذ سنت است چنانچہ بالا گذشت الا آنکہ
الہام ظنی است وآن اعلام قطعی انتہی پس جبکہ تمہاری بزرگون کی پیران پیر حضرت مجدد الہام کا درجہ بعد کتاب و
سنت کی مان رہی ہین اور کشف و الہام اولیا کو اور اجتہاد علما کو ایک درجہ مین لکھتی ہین بلکہ کسیقدر الہام کو
قوت دیتی ہین اور یہ بہی لکھتی ہین کہ اجتہاد مظہر احکام ہے اور الہام مظہر دقایق و اسرار ہے پھر کیا برا کیا صاحب
دافع الاوہام نی کہ اول بدعت حسنہ کا ثبوت امام مجتہد شافعی اور دیگر علما حنفیہ و شافعیہ وغیرہ سی دیکر قول اعلام سی
محفل مولد شریف کو ثابت کر دیا یہ تو بطور ادلہ ظاہرہ اظہار احکام کیا پھر آخر کلام مین مکاشفہ شاہ ولی اللہ
صاحب کے اونہون نی اپنی فیوض دل ملیکہ اور رحمت کی انوار دیکھی لکھ کر اظہار اسرار اہل باطن سی بہی اوسکو استحکام
دیا مقصود اس سے یہ ہی کہ یہ محفل شریف بدلایل شریعت ہم بمشاہدہ اہل طریقت مورد رحمت و برکات ہے
البتہ اگر وہ کوئی دلیل نہ رکھتے سوای اس مشاہدہ کی تب بہی اگر اعتراض کرتی تو مضایقہ تہا طرفہ یہ کہ ثبوت
خیر و برکات محفل شریف کا بہت اصحاب کشف و الہام سے منقول ہی یہ ایک مکاشفہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب کا اصلی لکھا گیا تہا کہ منکرین اپنے کو منسوب انکی خاندان سے کرتی ہین اور کہتی ہین کہ وہ ہمارے شیخ المشایخ
اور امام الاساتذہ ہین پس یہ خیال کیا گیا تہا کہ منکرین انکا مکاشفہ مان لین گی چنانچہ عبارت دافع الاوہام
صفحہ ۳ سطر ۱ کی یہ ہی پس جو لوگ ان بزرگوارون کو اپنا پیشوا جانتے ہین ہرگز دم مارنا نہ چاہیے انکو
اس بات مین سوا اسکے کہ خلف صالح کی سعادتمندی اسی مین ہے کہ اپنی سلف صالح کی پیروی کری انتہی کلام
لیکن یہ صاحب ایسی ادب کہان رکہتی کہ اپنی پیران پیر کا ادب کرتی دیکھیے کس پردہ مین کس الفاظ سے
رد کرتی ہین فرماتی ہین اس قاعدہ کو بہول گئی کہ کشف و الہام موجب کسی حکم حلت و حرمت کا نہین ہوتا انتہی

اب اہل کیاست و فہم فراست خیال فرماوین کہ یہ دافع الاوہام کا رد ہی یا کسکی رد کا عاقل سمجھ گئی ہونگی کہ یہہ
مکاشفہ کسکا رد کیا گیا اول تو اونکی کلام مین جھوٹی تاویلین کرنی شروع کین جب جانا کہ یہ در حقیقت
پیش نہین چلتی تب انجام کو بول اوٹہی کہ کشف و الہام موجب کسی حلت و حرمت کا نہین ہوتا ہائی لوگ
ہیسے بگڑہی اپنی پیران پر سے بگڑہی لفظ اونکی بگاڑی معنی اونکی بگاڑی یہ سب کچھ کرکی پہر بہی مطلب
ثابت نہوا بلکہ اور موجب تضحیک و ریشخند ہوگیا قولہ صفحہ ۱۹ سطر ۲۰ بعد اسکی سیوطی کا کلام نقل فرمایا
استدلال پر غیر ذلک اضافہ فرمادیا کہ ہیت کذائی کی استنباط کی گنجایش ہے ملخصا قول افسوس مولف تحقیق
نے تحقیق نہایت درجہ کو کم علمی اپنی ثابت فرمارہی ہین کیونکہ لفظ وغیر ذلک اصل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ
علیہ کاہی نہ دافع الاوہام کا بلا شک سیرت شامی وغیرہ کتابین آپ کی پاس نہین لیکن جب رد پر کمر باندہی
تہی تو ایسا کچا کام کیون کیا یہین سوائی ہو کتب خانہ مدرسہ دیوبند یا کسی اور موقع سی اون کتابونکو ہم پہنچاتے
اور عبارت عربی پڑہنی اور سمجھنی کی اگر قدرت نہ تہی کسی اپنی نمک خوار مولوی سی ترجمہ کراکی تحقیق
کرلیتی یہہ تو سخت ندامت کی بات ہی قصور اپنا پہر صاحب دافع الاوہام پر دریدہ دہنی سی الفاظ ناسنجیدہ
لکہنی خیر اگر آپ کی یہان کتاب ہی اور نہ فہم کتاب تو ہم عبارت مع ترجمہ لکہی دیتی ہین کتاب سبیل الہدی
والرشاد کا مصنف جو شاگرد ہی مولانا جلال الدین سیوطی کا وہ نقل کرتا ہے کلام اپنی استاد کا یعنی سیوطی کا

استطع وقال شیخنا رحمہ اللہ تعالی فی فتاواہ قد ظہر لی تخریجہ علی اصل آخر غیر الذی ذکرہ الحافظ وہو ما رواہ
البیہقی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ مع انہ ورد ان جدہ عبد المطلب عق عنہ
فی سابع ولادتہ والعقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان ہذا الفعل صلی اللہ علیہ وسلم اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالی
ایاہ رحمۃ للعالمین وتشریفا لامتہ صلی اللہ علیہ وسلم کما کان یصلی علی نفسہ کذلک فیستحب لنا ایضا اظہار الشکر

بمولدہ واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوہ القربات المسرات یہہ مضمون زرقانی شرح مواہب لدنیہ مین
بہی ہی مع الاختصار اور روح البیان مین اوس سی بہی زیادہ مختصر اور بعض نسخ مین بعد لفظ اطعام الطعام
کی لفظ نحو ذلک ہی اور بعض نسخ مین غیر ذلک دونو لفظ مفید مجوزین میلاد ہین اور مضر منکرین لہذا ارباب
عقل و انصاف ملاحظہ فرماوین کہ صاحب دافع الاوہام کا مطلب ہیئت کذائی کا کیا عمدہ طرح کلام سیوطی

رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے اہل اسلام کا مجمع ہونا کہانا کہلانا اور اسکے سوا اور بہی وجوہ قربات و مسرات کا ہونا
پس وجوہ قربات مین آگیا کہ آیات قرآنی اور فضائل وغیرہ پڑہنا وقائع معجزات وکرامات بیان کرنا درود وسلام
ومدائح وقصائد پڑہنا اور وجوہ مسرات مین آگیا جو کام سرور کا ہے فروش مکلفہ بچہانا لوبان وعود
محفل مین بسانا حاضرین کو عطر لگانا بروقت ذکر ولادت شریف خوش ہوکر اظہار فرح وسرور واستبشار میلاد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لئے کہڑا ہونا اب خیال فرمایئے کند ذہنی منکرین کی کہ جب ایسی الفاظ جامعہ حضرت
سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے مطلب نے سمجہی تو پہر کیا سمجہینگے اب دوسری عبارت سیوطی کی جسکا ترجمہ تحقیق الحق صفحہ
۱۹ مین کسی رسالہ سے نقل کیا ہے اوسکی عبارت عربی مع ترجمہ لکہتا ہون یہ بہی کتاب سبیل الہدی والرشاد
المشہور بسیرۃ شامیہ مین موجود ہے وعندی ان اصل عمل المولد الذی ہو اجتماع الناس وقراءۃ ماتیسر من
القرآن وروایۃ الاخبار الواردۃ فی مبدء امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ من الآیات ثم یمد لہم سماط
یاکلونہ وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع الحسنۃ التی یثاب علیہا صاحبہا لما فیہ من تعظیم قدر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ الشریف اب دیکہیے اسمین بہی ہیئت کذائی محفل مولد شریف کی موجود
ہے جو باتین اوپر کی عبارت مین ہین اسمین بہی موجود ہین البتہ منکرین کج فہمی اور قلت درایت سے ایک بات زبان پر
لارہے ہین کہ کلام سیوطی اور شاہ ولی اللہ مین صراحۃً قیام کا ذکر کیون نہوا جواب شاہ ولی اللہ صاحب کی طرف
سے یہ ہے کہ انہون نے اصل مطلب قراءۃ وذکر کو بیان فرمایا ہے کہ یہ ذکر کررہے تہی باقی یہ کہ ذاکرین کی کیا
حالت تہی قیام یا قعود اسکا بالکل ذکر نہین فرمایا اگر یہہ ذکر نہین کیا کہ سب کہڑی ہوئی تہی تو یہ بہی نہین کہا کہ
سب بیٹہی ہوئی تہی دونو باتوں سے انکا کلام ساکت ہے اور لفظ مجلس سے کچہہ استدلال نہین ہوسکتا اسلئے کہ ہماری
مجالس کو باوجود نہ خالی ہونے قیام سے تم مجلس کہتے ہو صفحہ ۹ مین لکہتے ہو قیام وقت ذکر ولادت شریف سے کوئی
مجلس خالی نہین ہوتی دوسرا جواب یہ بہی ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب جسوقت شریک محفل ہوئی تہی شاید اوس سے
پہلے قیام ہوچکا ہوگا قرینہ قوی اسپر یہ ہے کہ محفل مولد شریف مین وقائع حمل کی بعد ذکر ولادت شریف کرتے ہین
اور اوسکی بعد وقائع ولادت پڑہا کرتی ہین کلام شاہ ولی اللہ صاحب خود مظہر المرام ہے کہ اوسوقت لوگ وقائع ذکر ولادت
اور وقائع قبل بعثت کی پڑہ رہی تہی تو معلوم ہوا کہ وقائع حمل اور ذکر ولادت اونکی آنے سے پہلے ہوچکا تہا

اب جواب کلام حضرت جلال الدین سیوطی کا سنو کہ مراد اونکی من غیر زیادہ سے یہ نہین کہ امور حسنہ سوا ان امور کی
جو اونہون نے اوس عبارت خاص مین جمع کرگئی ہین نہون اور یہ ہیئت بدلنی نہ پائی اسواسطی کہ ازدیاد حسنات موجب
ازدیاد برکات ہی وجہ دویم یہ کہ عبارت مذکورہ سیوطی مین درود شریف کا لفظ بہی نہین پہر کلام سیوطی سے
کوئی عاقل یہ نہ سمجہیگا کہ اگر لوگ درود شریف پڑہینگے تو محفل ناجائز ہوجاویگی وجہ سویم یہ کہ عبارت سیوطی
مین یہ بہی ہی کہ بعد قرارت کی دسترخوان بچہاکر کہانا کہاوین پہر چلدیں اس سی بہی کوئی عاقل یہ نہ سمجہیگا
کہ اگر کہانیکی بعد بہی کوئی بیٹہا رہیگا تو ناجائز ہوگا یا یہ کہ دسترخوان پیچہی نہ بچہایا بلکہ اول بچہاکر کہانا کہلادیا بعد مین
تلاوت آیات قران قرارت معجزات وقصہ ولادت شریف کا اتفاق ہوا تو یہ ناجائز ہوگا جب اہل عقل کی
سمجہہ مین یہ باتین آگئین تو سمجہیں کہ من غیر زیادۃ سی مطلب یہ ہی کہ کوئی زاید بات اوس قسم کی نہو جس پر ابن
حاج نی مدخل مین انکار کیا ہی کہ تغنی اور آلات محرمہ وغیرہ نہون منکرین بیچارہ لوح سمجہہ گئی کہ من غیر زیادۃ سے مراد
نفی قیام ہی بہت خوش ہوئی کہ مراد پوری ہوئی قال السعدی ع سگی را اگر کلوخی بر سر آید ❊
ز شادی برجہد کان استخوانست **واضح** ہو کہ قیام کرنا اور درود وسلام پڑہنا یہ دو تعظیمین ہین
ایک فعلی ایک قولی اگر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ محض قولی تعظیم کو بیان فرمادیتی اور یہ لکہتی کہ اہل مجلس درود پڑہین
تو اوسوقت بہی اگر منکرین عدم جواز تعظیم فعلی کا شبہ کرتی تو خیر کسیقدر گنجایش ہی جب نہون نی درود پڑہنی کو
بہی نہ لکہا حالانکہ درود باتفاق منکرین بہی جائز ہے تو قیام کا نہ لکہنا کسطرح عدم جواز کی دلیل ہوسکتا ہی بلکہ
صحیح یہ ہی جو بات شدت سی رائج یا معروف مشہور ہوجاتی ہی اوسکا ذکر کرنا فضول سمجہا جاتا ہے چونکہ اس
محفل مین درود شریف پڑہنا اور قیام کرنا ایک عادت جاریہ ہی تمام عرب و عجم مین بنا علیہ اوسکو ذکر نکیا اور وجہ
دوسری یہ ہے کہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی علت استحباب امور مندرجہ ہیئت محفل میلاد کی یہ بیان کی ہی لما فیہ من
تعظیم قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ الشریف پہر یہ علت مصرحہ مقررہ اونکی
قیام مروجہ میلاد پر بخوبی صادق آتی ہی کیونکہ اسمین تعظیم ہے اور اظہار فرحت وسرور ہے پس سیوطی رحمۃ اللہ
علیہ کی علت بیان فرمانیکا یہ نتیجہ ہوا کہ آدمی سمجہہ لین کہ جس چیز مین یہ علت مقصودہ پائی جاوی وہ سب جائز
اور مستحسن ہے من غیر زیادہ یعنی کوئی بات زیادہ نہو کہ گانا بجانا ہونی لگی اسلئی کہ خود ابن حاج نی مدخل مین لکہا ہے

کر کیا نسبت ہے درمیان گانی اور باجے اور درمیان تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھا مدہ عظیمہ جس شخص نے
کتب احادیث پڑہی ہونگی اوسی یہ بات مخفی نہیں کہ ایک ہی واقعہ کو چند صحابی نقل کرتے ہین کوئی
صحابی ایک بات اوسمین کی نقل کرتا ہے دوسری بات چھوڑ دیتا ہے دوسرا صحابی اوسکی چھوڑی ہوئی کو
بیان کرتا ہی اور اوسکی بیان کی ہوئی کو چھوڑ دیتا ہے مثلاً ایک قصہ معراج شریف کا ہی مشکوۃ شریف
کہولکر ارباب انصاف اس امر کی تصدیق کرین مالک بن صعصعہ کی روایت مین یہ ہی کہ اول شق صدر
کیا گیا پھر براق آیا اور مین اول آسمان پر پہنچا بیت المقدس کا جانا اسمین مذکور نہین اور دوسری صحابی کی
روایت یعنی انس رضی اللہ عنہ کی اوسمین شق صدر نہین اور قصہ بیت المقدس مذکور ہے لیکن یہہ ذکر نہین
کہ مین انبیا کا امام ہوا پھر تیسری حدیث جو ابوذر سی ہی اوسمین یہہ ہی کہ میری گھر کی چھت شق ہوئی
اور جبریل امین نازل ہوی یہ اور حدیثون مین نہین پھر ابو ہریرہ کی حدیث مین ہی کہ انبیا نماز پڑہ رہی تھے
اتنی مین وقت نماز کا ہوا مین اونکا امام ہوا بس مرد عاقل کا کام یہہ ہی کہ جمیع روایات مذکورہ کو مسلم کرکی یہ مان لے
کہ یہ سب باتین معراج مین واقع ہوئین راوی کی بیان کا فرق ہی کسینی کوئی بات ضروری سمجھ کی بیان کی کسینی کوئی
بات موقع غیر ضرورت سمجھ کے نہ بیان کی جب یہ بات خوب طرح سے ثابت ہوگئی تو جاننا چاہی کہ جس چیز کا نام
ہیئت کذائی حاجی علاءالدین صاحب نے رکہا ہی اور کہتی ہین کہ کسی عالم کی کتاب سی ثابت نہین وہ ہیئت کذائی
ابوسعید مظفر کی وقت مین ایجاد ہو چکی تھی چنانچہ وہ خود تحقیق کی صفحہ ۱۵ مین لکھتی ہین یہ رسالہ ۶۰۴ سنہ جہت
احداث مجلس ہیئتہ کذائیہ شیخ عمر ابن الخطاب نے واسطی ملک مظفر بادشاہ اربل کی تصنیف کیا پھر صفحہ ۳۰ مین
لکھا کہ موجد اس محفل کذائیہ کا شیخ عمر و ملک مظفر ابوسعید ہین پھر صفحہ ۵۶ مین لکھا اس مجلس ہیئتہ کذائیہ مدعا
ہماکو ۶۰۴ سنہ ہجری مین ایسی شخصون نی ایجاد و مروج کیا الخ اور واضح ہو کہ اوس سال احداث ہیئت کذائی
کو اس سال تک کہ ۱۳۰۷ ہجری ہین پوری سات سو برس ہو چکی پس جبکہ باقرار حاجی صاحب ہیئت کذائی اوس وقت
سی رائج و مشتہر ہے تو مابعد کی علمانی اپنی کتب مین کسینی کوئی بات لکھی کسینی کوئی بات پس ہر ہر عالم کی
کلام سے یہ بات ثابت کرنا حاجی صاحب کا کہ اس سی یہی ہیئت کذائی ثابت نہوئی اس سی یہی نہوئی
سراسر لغو اور شور باطل ہی بلکہ دراصل وہ سب باتین ثابت ہین مثلاً لوبان واگر وغیرہ محفل مین سلگانا

اسکی تصریح ہر ایک نی ہمین کی سبط ابن الجوزی نی مراۃ الزمان مین درباب محفل ابو سعید مظفر کہا ہی وطلق

لہم البخور وکان یصرف علی المولد ثلثمائۃ الف دینار یعنی سلگاتا تہا حاضرین محفل کی لئی خوشبو کی دہونی اور

خرچ کرتا تہا سامان محفل مولد شریف مین تین لاکہ اشرفی اور موم اور چربی کی بتیان روشن کرنیکی تصریح

اور خوشبو اور خوش الحان لڑکون کی پڑہنی کی توضیح کلام ابن جزری مین ہی جسکو ملا علی قاری نی اپنی مولد

الروی مین اور نور الدین ابو سعید نورانی محدث نی اپنی مولد فارسی مین نقل کیا ہی خلاصہ اسکا یہ ہی کہ فرماتی

ہین ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ مین حاضر ہوا ۷۸۵ھ سات سو پچاسی مین نزدیک ملک ظاہر برقوق کی محفل مولد

شریف مین مجکو خوش آیا اوسکا اہتمام خیال کرتا ہون کہ اوسنی اوس رات دس ہزار مثقال سونا خالص خرچ کیا

ہوگا کہانی اور پینی اور خوشبو مین اور شمعون کی جلانی مین پچیس حلقہ لڑکون قاریون کی تہی اور پڑہنا حالات

میلاد شریف کا صراحۃً لکہا ہی جلال الدین سیوطی اور شمس الدین سخاوی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی

وغیرہم نی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہا تقدم اور اس بیان شریف کی وقت درود شریف پڑہتی رہنا لکہا ہے حضرت

شاہ ولی اللہ اور علامہ ظہیر الدین اور امام نصیر الدین نی قدس اللہ اسرارہم اجمعین اور مکان و فروش و لباس

وغیرہ کی زینت کرنا اور اظہار سرور و سامان فرحت کرنا یہ بہت لوگون نی لکہا ہے مثل حافظ ابو شامہ

استاد نووی اور علامہ صدر الدین اور محدث دہلوی نور اللہ مضاجعہم اور اشعار نعت و قصائد کا پڑہنا تصریحاً

لکہا ہی ملا علی قاری اور علامہ سخاوی وغیرہ نی روح اللہ ارواحہم اور کتاب مخزن احمدی کی صفحہ ۸۰ ذکر

حج جناب سید احمد صاحب مرشد مولوی اسمعیل صاحب کی بیان مین صراحۃً لکہا ہے ناخدا چند طبق

حلوای از حجرہ خویش آوردہ مجلس مولود شریف منعقد کردہ بعد از اختتام قصائد مولودیہ شیرینی تقسیم نمود

اور قیام کا بیان تصریحاً موجود ہی سیرت شامی مین کہ جاری ہے عادت محبین کی کہڑی ہو جاتی ہین وقت

ذکر ولادت شریف کی اور یہہ بدعت ہی کہا علامہ حلبی نی کہ یہ بدعت ہی یعنی بدعت حسنہ ہی اور قایم

رکہا اس قیام کو صاحب تفسیر روح البیان نی اور علامہ محمد رفاعی نی عقد منظوم مین اور علامہ محمد عزب نی

اپنی مولد مین اور لکہا امام سید برزنجی نی کہ مستحسن سمجہا ہی اس قیام کو بڑی پیشواؤن جماعت روایت ہوش سی

خلاصہ کلام یہ ہی کہ حافظ ابو شامہ اور ابن جزری کی کلام مین اگر ذکر اخبار ولادت شریف کی تصریح نہی

اوسکو شاہ ولی اللہ اور سیوطی وغیرہ نے کہولدیا اور انکی کلام مین زینت اور سرور اور اہتمام محفل کا ذکر تہا
و ا اور محدثین و فقہانے صراحۃً لکہدیا اور قیام کا ذکر دوسری علماء مستندین و آئمہ دین نے فرمادیا پس ہر ایک
چیز مندرجہ ہیئت کذائیہ کا ذکر کتب سلف مین موجود ہی اللہ تعالی منکرین کو آنکہین دیکہنے کے لیے اور دل
امر حق تسلیم کرنے کی لیے عنایت فرماوی اور ہمکو انکی شر و عناد و سمع خراشی و فتنہ و فساد سے بچاوے آمین

قولہ صفحہ ۲ سطر ۱ چونکہ نام کتاب نہین لکہا اور عبارت ابن جزری مین مجلس مولود تک کا نام نہین
چہ جائے کہ ہیئت کذائی **اقول** نام کتاب صاف لکہا ہے تم خود اس عبارت کا حوالہ واقع الاوہام
سے نقل کرتے ہو کہ قسطلانی و زرقانی وغیرہ مین تصریحاً مذکور ہے وہ عالموکی تصنیف کا حوالہ خود بتصریح
نام لکہا ہوا ہے اگر وغیرہ کی تصریح چاہو تو ما ثبت من السنہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا دیکہو اور اگر
خود ابن جزری کی کتاب کا نام پوچہتے ہو تو اونہون نے یہ عبارت اپنی تالیف کی ہوئی مولد شریف مین لکہی ہے
جسکا نام ہی عرف التعریف بالمولد الشریف پس جبکہ منکرین کل عبارت اوسکی پڑہینگے سب حال مولد شریف کا اون
سے معلوم کرلینگے گو اتنے فقرہ مین لفظ مولد مرقوم نہین افسوس کیسے عالی فہمون کی ساتہ خطاب واقع ہوا ہے
کہ جنکی ساتہ طفل ابجد خوان کی طرح ہجی کرنی پڑی خیر یہان تک تو سہل بات تہی ہمنے ناقلین کے حوالہ دیے اصل
منقول عنہ کا نشان دیا اوس عبارت کی لیے فہم سلیم درکار ہے کاش ہم سے ملکۂ فہم و درایت طلب کرتے نہ لیکن وہ
تو الہی کی قبضہ مین ہی خیر اگر ہمنے الہ کی مدد سے عبارت کی معنی بہی سمجہا دیے تو پہر دل مین ڈہلا دینا تو
ہرگز ہرگز بشر کی قدرت نہین ہے قرآن شریف مین ارشاد ہے انک لا تہدی من احببت **قولہ** صفحہ ۲ سطر ۱۲
اور امام قسطلانی کی نام فریقین اپنے اپنے ثبوت مین لکہتے ہین مگر عبارت اونکی کتاب کی کوئی نقل نہین کرتا

اقول گہبرائیے مت ہم نقل کرتے ہین مواہب لدنیہ مین امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بیان فرماکر کہ
ہمیشہ سے اہل اسلام کرتے آتے ہین محفلین مولد شریف کی اور حاصل ہوتا ہے اسمین امن و مدعا قلبی و ظاہر ہوتا
فضل عمیم اسکی بعد یہ عبارت رقم فرماتے ہین فرحم اللہ امرا اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ
علی من فی قلبہ مرض و اعیی داء یعنی اللہ تعالی رحم کرے اوس آدمی کو جو ماہ ربیع الاول کی راتون کو اپنی عیدین
بناوے تاکہ سخت علت واقع ہووے اوس شخص کی لیے جسکی دل مین مرض ہے اور بڑا بہاری دکہہ یعنی جو شخص اس عمل سے جلتا ہے

وہ خوب جلی اگرچہ یہ عبارت پہلی ایک موقع مین مذکور ہو چکی تہی لیکن آپ کی مطالبہ کی سبب پہر دوبارہ نقل
کی گئی تاکہ آپ منہ مانگی مراد پاکر مسرور ہو دین **قولہ** صفحہ ۱۲ سطر ۹ آپنے منع ہونیکو صاف لکہدیا **اقول** حضرت
مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی قول سے ہماری محافل مروجہ کا منع صاف سمجہنا بڑی اجہل کم فہم کا کام ہے اول تو یہ بات
ہے کہ وہ مکتوب دوصد و ہفتاد و سوم مین مولود کی تفسیر یہ فرماتی ہین مولود کہ عبارت از قصائد نعت
اشعار غیر نعت خواندن ست الی آخرہ پس ہماری محفلین اس سی بالکل بری ہین کیونکہ ہماری محافل مین
قصائد مدح پڑہی جاتی ہین نہ اشعار غیر نعت علاوہ برآن روایات میلاد و معجزات و کرامات و فضایل و
شمایل نبی کریم بیان ہوتی ہین حضرت مجدد نی جو تفسیر مولود لکہی ہی اوسمین اسکا نشان بہی نہین پہر اگر ایسی
محفل کو اونہون نی صاف منع لکہا تو ہم سے اوس منع کو کیا علاقہ دوسری وجہ یہ کہ اوس وقت مین بعض
لوگون نی تال وسُر کی رعایت سی تالی بجا بجا کر اشعار پڑہی تہی اور آیات قرانی بہی راگنی مین پڑہین تہین
چنانچہ حضرت مجدد کی جلد ثالث مکتوبات مذکورہ کی مکتوب ۷۲ مین اسکا اشارہ سمجہا جاتا ہے فرماتے ہین
ممنوع تحریف و تغییر حروف قران ست و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بآن بطریق الحان بالتصفیق
مناسب آن کہ در شعر نیز غیر مباح است الی آخرہ یہہ خط بہی مولود شریف کی نسبت لکہا ہے اور اوسہی حسام الدین احمد
کو لکہا ہی جسکو وہ مکتوب ۲۷۳ لکہا تہا پس دونون خطون کی تطبیق سی معلوم ہوا کہ اون لوگون نے مولد شریف
کو بالکل محفل سماع بنا دیا تہا اور حضرت مجدد سماع کو سخت ناپسند فرماتی ہین چنانچہ فتوی انکاری مطبوعہ
ہاشمی مین مفتیان جرگ منکرین میلاد اون سے نقل کرچکی ہین کہ جو کوئی غنا کو سنکر اوسکو اچہا کہدی اوسی وقت
وہ مرتد ہوجایگا پہر مجدد صاحب اس طرز خاص کو کہ جسکا اچہا کہنا اونکی اعتقاد مین موجب کفر و ارتداد ہو
کسطرح منع نفرماتی لیکن چونکہ یہ غلو خاص مجدد صاحب کا طریق تہا اور صوفیہ کی نزدیک یہہ بات مسلم
نہتی اپنی ازروی انصاف اوسی خط ۲۷۳ مین تحریر فرمادیا مبالغہ فقیر در منع بواسطہ مخالفت طریقہ
خود است پہر اپنی طریقہ کی تائید قول حضرت نقشبند سے گذاری چنانچہ فرماتی ہین حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ
فرمودہ اند نہ این کار میکنم و نہ انکار میکنم یعنی این کار منافی طریقہ خاص ست پس نمی کنیم و چون مشایخ دیگر کردہ اند
بران انکار ہم نمی نمائیم انتہی اب دیکہئے حضرت نقشبند کا یہ قول بابت سماع واقع ہوا ہے

حضرت مجددؒ نی اسکو محفل میلاد پر روان کیا بدلیل صریح ہے کہ اوس وقت بعض آدمیون نے بطریق اصحاب مجلس سماع
محفل کی ہوگی اوسکو حضرت مجددؒ نی منع فرمایا پھر اس منع کو ہم سے کیا علاقہ ہماری محفلون مین تالیان
نہین بجائی جاتین نہ اصول موسیقی پر عمل نہ الفاظ قرآنی مین تحریف لیس **قول** صاحب دافع الاوہام بجا ہے
حق ہے جو صفحہ ۲۶ مطبوعہ میرٹھ مین لکھا ہی کہ بعض صاحبون نے حضرت مجددؒ کی مکتوب ۲۲۳ جلد اول سی بطور مغالطہ
دہی یہہ مضمون ثابت کیا ہی کہ وہ حضرت مانع محفل میلاد مین نعوذ باللہ کیسا اتہام ہے کہ اونہون نے
مولود شریف کرنے والونکو نہ مشرک لکہا نہ مبتدع بلکہ ایک طرز خاص پر انکار فرمایا ہی کہ محفل مولود مین سماع کا
ڈہنگ ہونے پاوی نہتی کلام ان ہٹ دہرمون پر نہ را افسوس کہ ذرہ بھر عبارت فہمی اور حق طلبی سے
مس نہین جو دعوی صاحب دافع الاوہام کا ہے اوسکو توڑا ہوتا کہ حضرت مجددؒ نی اصحاب مولد کو کہان لفظ
مشرک ومبتدع لکہا جب یہ ثابت نہین کر سکتی تو کس منہ سے دعوی تردید کا کرتی ہین یہ تو سخت بے ہودگی
بازی اور مغالطہ اندازی عوام کی لئی ہرنی کہ وہ جانین جواب دافع الاوہام کا رد ہوگیا حالانکہ منکرین سے
اوسکا ایک نقطہ بہی رد نہین ہوا اور نہوسکی انشاء اللہ تعالی ۵ فما فی دافع الاوہام حق بتحقیق حرف حرف تمام

قولہ صفحہ ۱۲ سطر ۹ یہہ خود دلالت کرتا ہے کہ حضرت مجدد مانع ہین چنانچہ آخر اس مکتوب مین لیا ہی لکھا
کہ اگر فرضا حضرت ایشان درین ایام زندہ می بودند الی آخرہ **اقول** صاحب دافع الاوہام نی کب کہا کہ حضرت
مجدد مطلقًا مانع نہین خود اپنی قلم سے وہ لکہہ چکی کہ حضرت مجدد نی ایک طرز خاص پر انکار فرمایا ہی البتہ منکرین
ہوا دنکو علی الاطلاق مانع مولد شریف قرار دیتی ہین وہ جہوٹے پڑتے ہین اونکی مکتوب ۷۲ جلد سوم سے جو
بنام حسام الدین احمد لکہا ہی عبارت یہہ ہی درباب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآن خواندن
بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است الی آخرہ فرمائی اگر اونکو بالکل انکار مولد
شریف سے ہوتا تو لفظ چہ مضائقہ کیون تحریر فرماتی اب سننا چاہیئے کہ دونو مکتوب کی ملانی سی مطلب
قلبی مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کہل گیا یعنی خوش الحانی سے قصائد پڑہنے مولد شریف مین جائز ہے اور اصول
موسیقی کی طور اور وضع پر پڑہنا ناجائز اور اسکا عدم جواز اسلئے کہ یہ محفل سماع ہوگی سماع اونکی اکابر خاندان
کی نزدیک یہہ حکم رکہتا ہی کہ اپنی حق مین ناجائز اور غیر خاندان کی مشائخ سے کچہہ بحث نہین اونکی اکابر پیشوا

حال یہ ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ احتراز کرتی تہی سماع سی اور خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ بہی،
پہر اونکی فرزندان عالیشان بہی اور حضرت مجدد کی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی پس انکی طرف اشارہ کر کے
اور ضمیر راجع کر کی حضرت مجدد تحریر فرماتی ہین مکتوب ۲۳ مین اگر فرضا حضرت ایشان درین آوان در دنیا زندہ
بودند و این مجلس و اجتماع منعقد می شد آیا باین امر راضی می شدند و این اجتماع می پسندیدند یا نہ یقین
فقیر آنست کہ ہرگز این معنی تجویز نمیفرمودند پس چونکہ حضرت مجدد کو ان اکابر کا انکار سماع پر قایم ہونا معلوم
تہا اسی بنا پر لکہا کہ اگر وہ اب زندہ ہوتی تو ناپسند فرماتی تو اسی بنا پر چونکہ حضرت مجدد اونکی متبع اور
پیرو ہین خود بہی اوس سی کنارہ فرماتی ہین پس یہ کنارہ فرمانا بباعث طرز خاص کی ہوا نہ علی العموم
چنانچہ یہی مفاد کلام دافع الاوہام کا ہے **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۱۱ شاید عبارت مکتوبات کی صاحب دافع الاوہام
کی سمجہ مین نہین آئی **اقول** سبحان اللہ اپنی خجالت دوسرون پر اوتارتے ہین صاحب دافع الاوہام
نے وہ معنی سمجہی اور سمجہائی کہ سب اہل تحقیق اوسکو حسب التسلیم جانتی ہین اور آپکی معنی وہ جعلسازی
سی بہری ہین کہ سب اوسکو دہوکہ بازی اور مغالطہ اندازی قرار دیتی ہین **قولہ** صفحہ ۱۴ سطر ۱۳ فقرہ
آخر کو چہوڑ کی مضمون کو خفا کیا ہے قولہ مخدوما بلحاظ فقیر می رسد کہ تا سد این باب مطلق نہ کنند
بوالہوسان ممنوع نمیگردند اگر اندک تجویز کردند منجر بہ بسیار خواہد شد **قول** جو لوگ حق کی طرف سے اندہے
اور بہرے ہین اونسی کیا کلام کیجئے نہ ہون کی آگی روئیے اپنی نین کہوئیے آئینہ داری در محلت کوران
فعل عبث ہی بنا علیہ اون سی اعراض کر کی ہم خطاب کرتی ہین اون ذی بصیرت داناؤن سے کہ
جنکی دماغ مین نور ادراک اور قلب مین عدل و انصاف ہی ای صاحبو عبارت دافع الاوہام مندرجہ
صفحہ ۲ لکہتا ہون ملاحظہ کیجئو وہ یہ ہی جو شخص ان دونون مکتوبونکو جو جلد اول اور جلد سوم مین مندرج
ہین حرفا حرفا بنظر غور دیکہی گا اور نیز دوسری مکاتیب اونکی مذمت سماع مین دیکہیگا اوسپر مخفی نرہیگا
حضرت مجدد کو محفل سماع سے سخت نفرت ہی اور مین بہی یہی اندیشہ کرتی ہین کہ اگر ہم تہوڑا بہی سہارا دینگی
تو یہہ بوالہوس لوگ یعنی ناچ راگ باجی کی مشتاق رفتہ رفتہ تمام لوازم محفل سماع ممنوع کی مثلا تالی بجانا
اور نغمات کا رعایت کرنا اور رقص و سرود وغیرہ آہین داخل کردینگی فرماتی ہین قایلہ تقصی الی کثیرہ

تہوڑی رخصت بہت دور نوبت پہنچادیتے ہین ورنہ بغیران امور کی ہرگز یہ محفل شرعاً ممنوع نہین چنانچہ ابھی اس عبارت منقولہ بالامین گذرچکا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اگر بغیر تحریف اور رعایت مقامات نغمہ اور بغیر تالی بجانی اور گنگری لگانی کی پڑہین اسمین کیا ممانعت ہی انتہی کلامہ خیال کا مقام ہے کہ حضرت مجدد کا کلام بوالہوسان ممنوع نمیگردند اگراندک تجویز کردند منجر بہ بسیار خواہد شد جو مولف تحقیق نقل کرتی ہین جیسا دافع الاوہام کی کلام مین بہہ سب مضمون بشرح وبسط تفصیل دار موجود ہی یا نہین پہر صاحب دافع الاوہام کی نسبت یہ یاوہ گوئی کہ فقرہ آخر کو چہوڑدیا اور مصداق مستدل لاتقربوا الصلوٰة کی ہوگئی کسقدر لغو اور بیہودہ کلام ہے دو حال سے خالی نہیں اور دونو بہت بری یعنی یا تو فہم کا مادہ نہین کہ عالم کا کلام سمجہین یا یہ کہ فہم تو ہے لیکن عوام الناس کو دام تزویر مین پہنسانی کی لئی یہ چال ہے اللہ تعالیٰ دونو خصلت سے بچاوی اب حاجی صاحب کا کلام صفحہ ۴۴ تحقیق مین ملاحظہ فرمانی کی قابل ہی آپ دلائل المانعین مجلس میلاد کی دلیل پانزدہم مین حضرت مجدد صاحب کا خط جلد اول کا نسخ مین نقل کرتی ہین وہ بہی کہین کہین سہی اور جلد ثالث کا فقرہ بالکل زبان پر نہ لائے جو حضرت مجدد تحریر فرماتی ہین در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قران خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است ممنوع تحریف و تغیر حروف قران است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آنکہ در شعر نیز غیر مباح است الی آخرہ اس عبارت سی دو باتین صاف طرح ثابت ہوگئین ایک یہ کہ خوش الحانی سی قصائد خوانی مولود شریف مین جایز ہی دوسرے یہ کہ مولد شریف مین امر ممنوع کو حصر کردیا اصول موسیقی مین کیونکہ خبر کا مقدم لانا مبتدا پر مفید حصر ہوتا ہے اسی لئی اور سامان مروجہ مولد شریف کو حضرت مجدد نی ذکر نفرمایا کہ قیام منع ہے یا تقسیم شیرینی یا فرش بچہانا یا چوکی پر بیٹہہ کی پڑہنا جو مقام تہا بیان ممنوعات کا وہان صرف ایک بات بیان فرمائی اور ونکو نہ ذکر کیا یہ بہی صریح دلیل جواز ہی یا ایک دوسرا قاعدہ ہوا کہ السکوت فی معرض البیان بیان یعنی جو مقام بیان کا ہو وہان سکوت فرمانا گویا حکم جواز دیدینا ہے پس جبکہ ایسا فقرہ حضرت مجدد کا جناب حاجی صاحب بیان دلیل مین زبان پر نہ لائی تو اب ارباب انصاف ارشاد فرمائین کہ لاتقربوا الصلوٰة پڑہ کی و انتم سکاریٰ کو کسنی حذف کیا

احتمام کون کرتا ہے اور مغالطہ کون دیتا ہے اور قرآن کی مابعد وماقبل سے آیات حذف کرکی کلمہ
موافق مراد سی اپنی مراد کا ثابت کر لینا کسکا کام ہے اے اہل اسلام سے بصد حسرت افسوس سوائے انا للہ وانا الیہ
راجعون پڑھنی کی کیا ہو سکتا ہے **قولہ** صفحہ ۲۲ سطر ۱۷ امام شافعی صاحب کی اس قول کی معنی یہ ہین **اقول**
اس قول کی تحقیق اور صحابہ مثل ابن مسعود و ابن عمر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی تدقیق اور امام غزالی
کی تنقیح اور احادیث متضمن معنی بدعت حسنہ وسیئہ کی تشریح اس رسالہ کی شروع مین جس مقام پر بیان معنی
بدعت کی بحث ہوئی ہی بتوضیح تمام بیان ہو چکی وہان دیکھنا چاہیے۔ **قولہ** صفحہ ۳۲ سطر ۱۶ یہان سب سے
بڑھکر غضب کر دیا کہ تعریف آوری کی قیام کو حجت آپکی ولادت کی قیام پر لائی **اقول** مولف تحقیق
بے تحقیق کو رسائل اہل حق کا مطالعہ تو کہان ہوتا اپنی جرگہ منکرین کی بھی خبر نہین کہ مولوی نجم الدین صاحب
قنوجی استغنا مطبوعہ ۱۲۸۰ مین لکھ رہے ہین کہ جب اپنی حیات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیام کو واسطے
تعظیم کی مکروہ جانتی تھی تو بعد انتقال شریف حضرت کی قیام مولد کیونکر اور کس دلیل سی مستحب ہو گیا انتہی
اسلمی صاحب نے فی الواقع وہم نی اوسکی دلیل کو توڑا کہ اگر کراہت قیام مولد کی یہی دلیل ہے کہ آپ حیات مین
مکروہ جانتی تھی تو دیکھو حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور فعل فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اوسکا
ثبوت موجود ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کو مکروہ نہین فرمایا بلکہ امر فرمایا اور محققین نے تصریحا
لکھ رہی ہین کہ یستحب القیام للتعظیم اور جب حدیث و فقہ سی ایک اصل ثابت صحیح ہو گئی کہ قیام ایک فعل
مفید تعظیم ہے اور یہ قرآن شریف سی ثابت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واجب التعظیم ہین قال اللہ تعالی

وتعزروہ وتوقروہ وقال ابن عباس فی تفسیر تعزروہ ای تجلوہ وقال المبرد فیہ ای تبالغوا فی تعظیمہ پس واجب التعظیم
کے لیے فعل تعظیم اگر کیا گیا تو عین مناسب ہوا اور بہت بجا واقع ہوا منکرین کو کاہے میں تردد کیا ہے اگر رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہان تشریف فرما نہین مگر ذکر پاک تو موجود ہی ذکر کو تعظیما کھڑا ہو کر بہ نیت تعظیم کرنا یہی گویا
کی تعظیم ہے صراط مستقیم مطبوعہ میرٹھ کا صفحہ ۱۶ دیکھو مولوی اسمعیل صاحب لکھتی ہین از فروع حب منعم است
تعظیم شعائر او مثل تعظیم نام او و کلام او و لباس او پس جس وقت ذکر ولادت شریف زبان قاری پر آتا ہے
اور ولادت کی معنی ہین قدوم وجود کی یعنی کمن بطون سے عالم ظہور مین تشریف فرما ہوی تو وہ قیام

جو ارباب فضل کی عین حالت قدوم مین شرعاً مستحب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر قدوم وجودی مین
کیا جاتا ہے کیونکہ آپ سب سے اشرف واعلی ہین اور آپ کی تعظیم مین مبالغہ مطلوب ہے کما مر فی قول المبوتبا
نغوافی تعظیمہ پس مبالغہ ہوگیا کہ جو اونکی حالت قدوم مین تعظیم تہی آپ کی ذکر قدوم مین وہ تعظیم کی گئی یہ
دلیل جسیا دافع الاوہام نے اپنی بعض رسایل مین تحریر فرمائی ہے اور دافع الاوہام مین اسطرح تقریر رقم کی ہے

ع الغرض مولد رسول کا حال ٭ پڑہتی ہین جب بعزت و اجلال ٭ مصطفی کا جلال وشوکت وفخر ٭
ہوتا ہے اہل دین کی پیش نظر ٭ غالب آتی ہی دلپہ شان عظیم ٭ سب کہڑے ہو کی دیتی ہین تعظیم ٭
پڑہتی ہین اوس گہڑی درود وسلام ٭ کہڑی ہو کر بعزت واکرام ٭ شرک اسمین خدا کی سات نہین ٭
اور نہ بدعت کا یہان بتا ہی کہین ٭ کیا اسیکا ہی شرک وبدعت نام ٭ کہڑی ہو کر پڑہین درود وسلام

اب ارباب کیاست ملاحظہ فرماوین کہ صاحب دافع الاوہام کا کلام کیا ہے اور حضرت حاجی صاحب کا شعور
نا فرجام کیا ہے پس مردود ہوگیا سب اپنی طرف سی تراشتا خیالات خام جسکا تحقیق بی تحقیق کا جو دس گیارہ
سطرین سیاہ فرمائی ہین کیا رد کہنا اسیکا نام ہے کہ اپنی طرف سی باتین تراش کر کاغذ سیاہ کری اور اصل مصنف
کی غوامض اسرار ورقایق وحقایق پر کچہ بہی نہ نگاہ کری معلوم ہوگیا کہ مطلب سعدی دیگر ست یعنی حضرت حاجی صاحب
کو فقط اپنا نام ظاہر کرنا تہا عوام مین کہ دافع الاوہام کا ہمنے جواب لکہا سو جواب تو کیا لکہا ارباب فہم وہوش کی
نزدیک بالکل ناصواب لکہا اسی لیے مکڑی کی جالے کی طرح سب بندشین بے اصل ٹوٹتی چلی جاتی ہین انشاء اللہ تعالی
اور یہی جو کوئی منکر آمادہ رد ہوگا وہ خود رد ہوگا ع باحق طلبان ہر کہ درافتاد برافتاد **قولہ**
صفحہ ۳۳ سطر ۱۳ برزنجی کوئی آدمی ایسا معتبر نہین **اقول** سید امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اگر حاجی علاؤ الدین
صاحب کی نزدیک معتبر نہین تو نہون ع قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری ٭ وہ تمام دیار عرب
مین مشہور ہین اونکا مولد شریف حرمین شریفین مین پڑہا جاتا ہی اور بالفرض والتسلیم اگر وہ خود اونکے
نزدیک عالم محقق ومدقق نہین تو استحسان قیام کا حکم وہ خود اپنی رای سی نہین دیتی بلکہ فرماتی ہین کہ اسکو
بڑی بڑی پیشوا اور دین ذی ہوش وذی روایت نی مستحسن کہا ہی پہر اسقدر گفتگو تو علما متاخرین عرب مین
حضرت شیخ عبد اللہ سراج کی کلام مین بہی موجود ہے اور اونکی تبحر علمی کو مولوی اسحق صاحب وغیرہ

سب علمای عرب وعجم مانتی ہین وہ فرماتی ہین اما القیام اذا جاء ذکر ولادته عند قراءة المولد الشریف تواردته الائمة الاعلام وادقرہ الائمة الحکام **قولہ** صفحہ ۴۳ سطر ۱۳ قیام حاضر کی واسطے ہے نہ غائب کیواسطے

اقول اس مقام پر یہ مناسب معلوم ہوتاہے کہ عبارت دافع الاوہام کی پوری بلاکم وکاست لکہدیجائے تاکہ ناظرین باانصاف پر بے ربط اور بے جوڑ ہونا اعتراض معترض کا بخوبی معلوم ہوجائے قال فی دافع الاوہام **واضح ہو** کہ بعض علما اثبات قیام مین یون تقریر کرتی ہین کہ وقت ولادت شریف کی ملائکہ کہڑی ہوی تہی چنانچہ شرف الانام تصنیف علامہ شیخ قاسم بخاری مین یہ روایت موجود ہے اسلیے ہم جب یہ ذکر کرتی ہین تو اون ملائکہ کی قیام کی شکل پیدا کرتی ہین کیونکہ اہل حدیث کی نزدیک شکل اور صورت بنادینا واقعہ مرویہ کا مستحب ہے چنانچہ صحیح بخاری کی صفحہ ۳ مین روایت ہی کہ وہ جو وقت نزول وحی کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی ساتہ دلمین قرآن پڑہنے لگتے تہے اور لبونکو ہلاتی تہی ابن عباس جسوقت یہ روایت کرتی اپنی لبونکو ہلادیتی تہی جسطرح رسول خدا ہلاتی تہی اور سعید ابن جبیر نی جسطرح ابن عباس کو اس روایت مین لب ہلاتی دیکہا تہا جب یہ حال روایت کرتی وہ بہی یعنی سعید اپنی لبونکو ہلاتی تہی پس جبکہ صحابہ اور تابعین سی شکل اور تمثیل واقعہ مرویہ کی ثابت ہوئی تو ہم بہی واقعہ میلاد مین قیام ملائکہ کی شکل بنادیتے ہین انتہی کلامہ اب دانا دلان بیدار مغز غور فرماءین کہ صاحب دافع الاوہام کا فحوای کلام کیاہے اور اعتراض مولف تحقیق کو کہ قیام حاضر کیواسطی ہی نہ غائب کے واسطی اوس کلام سے کیا مناسبت اس فہم وفراست پر ہزار حیف افسوس یہ ہی کہ کل دافع الاوہام مین ایک فقرہ تمکو بہی حاجی صاحب نے تعمق اور تامل اور دیدہ انصاف سی نہ دیکہا اور اپنے رسایل مین جو کلام چیدہ چیدہ نقل کیا وہ اسطرح نقل کیا کہ کچہہ اصل سی چہوڑا کچہہ اختصار اور کہین اسطرح کہ دافع الاوہام مین اوسکا سیاق وسباق اور کچہہ تہا آپ نی اوسکو اور اسلوب مین بیان کردیا تاکہ ناظرین کو شک پیدا ہو اور صاحب دافع الاوہام سے سوء ظن عوام کی دلمین پیدا ہو لیکن جن لوگون کی نظر دونون رسالہ دافع الاوہام سے اونکی دیدہ حق بین کی سامنی تحقیق الحق کا سب مضمون ایک سودای خام سے **واضح ہو** کہ دافع الاوہام پر جو کچہہ بڑی اولوالعزمی اور بڑی دعوون سے اعتراضات کئی تہی وہ تو سب ہباء منثورا ہوگئی اب جو کچہہ جناب حاجی صاحب نی دلائل

مانعین تمام قوی اور محکم سمجھ کر درج کتاب کئی ہین اونکی کیفیت بھی نوک ریز قلم ہوتی ہے **قوله** صفحه ۳ سطر ۱۷
دلائل مانعین مجلس بہتیہ کذا ئیہ اول از قرة العیون تاج الدین فاکہانی الی آخرہ **اقول** قول تاج الدین
فاکہانی ہرگز منکرین کو نافع نہین اسلئی کہ وہ فرماتی ہین نہین جانتا ہون مین واسطے اس مولد کی کوئی اصل الی آخرہ
جبکہ مولد نہ کہا بلکہ اسم اشارہ کی ساتھ لفظ اس مولد زیب قلم کیا تو معلوم ہوا وہ اشارہ کرتی ہین اپنے وقت
کی مولد رواجی کی طرف جسکا ذکر ابن حاج رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ لوگ راگنی گاتی ہین اور اعضا کو حرکت دیتے
ہین اور آلات محرمہ بجاتی ہین دلیل اس مراد فاکہانی پر قول ونکا ہی جو مولف تحقیق نی نقل کیا ہی وہ
یہ ہی کہ نہین جائز ہے یہ کہ ہووی مباح ساتھ اجماع مسلمانونکی انتہی واضح ہو کہ جو مولد شریف خالی ہو آلات
محرمہ غیر مشروعہ سے اوسکی منع پر ہرگز اجماع نہین بلکہ فاکہانی کی پیدا ہونی سی پہلی اس محفل اور اس
عمل کی مستحسن ہونی پر علماء وقت کا اجماع ہو گیا تھا فاکہانی کی تحریر سے بعید ہے کہ علماء متقدمین کی خرق
اجماع کا دھبا اپنی اوپر لگاوی اور پھر اونکا جھوٹ بولی معاذ اللہ کہ مسلمانون کی اجماع سے مباح
نہین حالانکہ انکا شیخ الاسلام ابن تیمیہ عمل مولد مین خلاف کا قائل ہی چنانچہ صفحہ ۴۳ تحقیق مین مرقوم ہی لیس
بالاجماع ناجائز وہ مولد ہی جس مین گانا بجانا ہو فریقین کے علما کا اسکی منع پر اتفاق ہی بنا علیہ لابد ہوا وہی مراد ہووے
کلام فاکہانی سی پھر اوسکو ہم بھی منع کر دیتے اگر کوئی اوسطرح کریگا ہمین منکرین کی کیا دلیل نکلی **قوله** صفحه سطر ۱۲
دلیل دوئم از قرة العیون تحفة القضات مین ہی ترجمہ پوچھی گئی قاضی مجلس مولد شریف سی الی آخرہ **اقول**
اول تو تحفة القضات کوئی کتاب ایسی معروف نہین پھر فقرہ اومین کیا منسج ہی یہ کہ پوچھی گئی قاضی
صیغہ مجہول کی ساتھ اور قاضی کا بیان مجہول رہا کہ وہ کونسی قاضی تھی آیا جونپور کی تھی یا نجد اور شوکان
وغیرہ کی پھر آخر میں آپ فرماتی ہین منع کیا چارون اماموں نی ایسی باتونسی کوئی اونسی پوچھی تم اپنی منہ سے
اسکو محدث مانتی ہو کر بجائے اسکا اصلا شبہا پھر چارون امام ایسی باتون کو منع کرنی کی لیے کیا مزار شریف
سے باہر تشریف لائے تھے اور اگر ایسی باتونسی مراد تشبیہ ہے کہ اونہونے اپنی حیات مین بعض باتون کو
منع فرمایا تھا اون باتون سی مشابہت ہی انسی تو اون باتونکو نقل کرنا ضروری تھا تاکہ ہم اونکو [illegible]
مولود شریف سی تطبیق دیتی اور جھوٹ سچ مین ظاہر فرق دکھا دیتی آپ نی کیکیا ائمہ کا نام لکھدیا اور

قول ایک کا بھی نقل نہ کیا کیسی مجہول مجہول باتون کو یہ منکرین دلیل پکڑ لیتی ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور
حال تشریف لانی یا نہ لانی روح اقدس کا ہر محفل مین یا کسی محفل خاص مین اور یہ کہ اسمین عرگ لازم آتا ہے یا نہین
یہ بتفصیل کتاب انوار ساطعہ مین مندرج ہی اور خود دافع الاوہام مین بھی جو کسیقدر تشریح اوسکی موجود ہی وہ
بھی طالب حق کی شفاء صدر کو کافی ہی **قولہ** صفحہ ۳ سطر ۱۸ دلیل سیوم از قرۃ العیون ظاہر ہے کہ موجد
اس محفل کا ابتدا یہ کا شیخ عمر و ملک مظفر ابو سعید ہین الی آخرہ **اقول** ناواقفیت مولف کی اس قول سے خوب
ظاہر ہو گئی جس شیخ عمر کی نسبت آپ معلن بالفسق لکھتی ہین وہ ابو الخطاب بن دحیہ ہین جسکو منکرین ہجو و
مذمت سی یاد کرتی ہین اونی رسالہ مولد محفل ابو سعید مظفر مین پڑھا تھا چنانچہ ذکر اسکا بتصریح تمام صفحہ ۱۵
تحقیق الحق مین مذکور ہے اور یہان بھی اوسی شیخ عمر اور ملک مظفر کو موجد اس عمل پاک کا قرار دیتی ہین
اور حضرت جی کو یہ خبر نہین کہ ان دونو سی پہلی عمل مولد شریف ایجاد ہو چکا تھا علامہ ابو شامہ استاد امام نووی کا
قول دیکھیے وہ لکھتے ہین کان اول من فعل ذلک بالموصل الشیخ عمر بن الملا احد الصالحین المشہور و بہ اقتدی
فی ذلک صاحب اربل و غیرہم اس سی صاف ثابت ہے کہ اصل موجد اور شخص ہین وہ شیخ عمر بن ملا صلحاء مشہورین
سی ہتی نہ معلن بالفسق پھر اتباع کیا اونکا ابو سعید مظفر صاحب اربل نی اور دوسری علماء اور صلحاء اور سلاطین و
امراء وغیرہ نی پس غلط ٹھہرا یہ عمل ایجاد معلن بالفسق کا والحمد للہ علی ذلک **قولہ** صفحہ ۶ سطر ۳ دلیل چہارم از قرۃ
العیون واضح ہو کہ مجلس مولود شریف کی جیسی فی زماننا عوام الناس بلکہ اکثر خواص کرتی ہین الی آخرہ
اقول اول تو تشبیہ دینا مبہم رہا کہ جیسی فی زماننا عوام الناس کرتی ہین اوسکی امور مندرجہ کی تفصیل
نہین لکھی معلوم نہین صاحب قرۃ العیون نی عوام الناس کی مجلس کیسی دیکھی ہو گی علاوہ برآن جو کچھ دلیل
اونہون نی ابطال مولد شریف مین قرار دی ہے وہی دلیل ہم تعمیر مدرسہ و طریق تعلیم و امور مندرجہ گرد آوری
چندہ وغیرہ مین جو کچھ فی زماننا مدارس مین مروج ہین وارد کر سکتی ہین وہ دلیل یہ ہی کہ نہ واقع ہونا کسی
فعل کا زمانہ سابق مین نہین ہی مگر بسبب حاجت ہونی طرف اوسکی یا بسبب وجود ہونے کسی مانع کی اوس سے
یا بسبب نہ آگاہ ہونی کی اوسپر یا بسبب تکاسل کی اوس سے یا بسبب مکروہ جاننے کی اوسکو اور نہ مشروع
ہونیکی اوس کی اور پہلی دونون باتین یعنی عدم الحاجت اور وجود مانع کی تو منتفی ہین عبادات محض مین

اس لئی کہ حاجت تقرب الی اللہ کی ساتھ عبادت کی نہین منقطع ہوئی ہے اور بعد ظاہر ہونے اسلام اور
غلبہ اسلام کی نہ تہا اوس سی کوئی مانع اور یون ہی نہ آگاہ ہونا اونکا اوس سی اور سستی کرنا اون سے
منتفی ہے اس لیے کہ نہین جائز ہے یہ کہ گمان کیا جاوی اس بات کا ساتھ نبی صلعم و اون کی اصحاب کے
سو باقی نہ رہا مگر ہونا اوسکا بدعت مکروہ یہ غیر مشروع انتہی صاحب قرۃ العیون فی فقط نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور اصحاب رضی اللہ عنہم کی نکرنیکو دلیل ابطال مولد مین لیا ہی اس سی دلیل سی مدرسہ بہیئت مروجہ
فی زمانناصاف بدعۃ سیئہ ٹہرا جاتا ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے بعید ہے کہ وہ
باوجود نیک جاننی کی اس عمل مین سستی کرتی اور حاجت نیک کام کی کبہی منقطع نہین ہوتی اور بعد ظہور
اسلام کی نہ تہا کوئی اوس سی مانع نبی علیہ السلام کو نہ صحابہ کرام کو بنا علیہ یہ سب امور مندرجہ کیفیت مدارس
چاہیے کہ بدعۃ سیئہ ہون سبحان اللہ کیا دلیل عقلی فکر سلیم کی رو سے گہڑی ہی جسکی بدولت ایک عالم ضال
اور ناری ہوا جاتا ہے **قولہ** صفحہ ۳۰ سطر پنجم از قرۃ العیون جو کام کہ زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین
مین بلا نکیر جاری ہوا وہ ملحق بالسنۃ ہی الی آخرہ **اقول** بلا نکیر کی قید سی معلوم ہوا کہ جس چیز پر کسیکا انکار ہوا
ہو قرون ثلثہ مین وہ چیز ملحق بالسنۃ یا سنت حکمیہ نہوگی بلکہ بدعت سیئہ سراسر ظلمت ہوگی حالانکہ اکثر چیزین
جن پر قرون ثلثہ مین انکار پایا گیا ہے بہی انکی خود فرقہ منکرین میلاد کی واعظین و محدثین و مدرسین و حفاظ وغیرہم
عمل مین خاص طرح لاری ہین از انجملہ کتابت حدیث و تفسیر قرآن و مسائل فقہ فتح الباری شرح بخاری مین ہے
کہ جو چیزین جدید اور محدث ہین وہ تین سی ایک جمع کرنا احادیث کا ہی کتاب مین پہر تفسیر قرآن کا پہر جمع کرنا مسائل
فقہیہ کا پہر جمع کرنا اون چیزون کا جو اعمال قلوب سی متعلق ہین پس انکار کیا اول بات پر حضرت عمر اور ابوموسی اور
ایک جماعۃ نی رضی اللہ عنہم اور اکثر نی اجازت دی و سبکی اور اوس دوسری بات پر انکار کیا ایک جماعت نے
تابعین سی مثل شعبی وغیرہ کی اور اوس تیسری بات پر انکار کیا امام احمد نی اور ایک جماعت نی الی آخرہ اب
قرآن شریف کی کتابت مین اختلاف دیکہیے حضرت حسن بصری اور ابن سیرین انکار کرتی تہی کہ قرآن شریف مین
خمس اور عشر نہ لکہی جاوین و شعبی اور ابراہیم سی روایت ہی کہ وہ مکروہ جانتی تہی زیر و زبر لکہنے اور نقطہ دینی کو
سرخی سی اور اسکی لکہائی کی اجرت لینی کو اور انکار فرماتی تہی حضرت عبداللہ بن مسعود کہ نہ لکہی جاوے

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس قرآن شریف میں اور جہاں لکھی دیکھتی تہی چہیل دیتی تہی اونکو یہ
روایت خاص صحیح بخاری میں ہی اور جائز نہیں فرماتی تہی حضرت امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین قرآن اور حدیث اور فقہ کی پڑہانے کو اور اجرت امامت اور وعظ اور اذان کو اور جسوقت اول
مدرسہ میں ہوا انکار کیا اوسپر علمانی اب ملاحظہ فرمانی کا مقام ہے اگر یہ قاعدہ گہڑا ہوا یاروں کا صحیح ہووے تو
تمام روی زمین پر کوئی آدمی سنی نہ نکلی ایک نہ ایک بدعت میں ضرور گرفتار ہوگا کیونکہ وہ باتیں بہت کم
ہیں کہ جن پر کسیکا انکار نہوا ہوا چند باتیں جو ہمنی اوپر لکھی ہیں ایک شمہ ہیں اونمیں سے اور بہت باتیں
ہیں لباس و طعام و نکاح و بنای مسجد و فروش و معاملات میں کہ جن پر انکار ہوا ہے اور اونکو اب بلا انکار
منکرین میلاد استعمال کرتے ہیں اور یہ قاعدہ یاد رکہو کہ منکرین میلاد اس بات کو مانچکی ہیں کہ ایک
آدمی کا انکار بہی جب ہے اجماع کو توڑ دیتا ہے پہر منکرین میلاد دکہادیں اپنی عبادات و معاملات میں
سوای فرایض متفق علیہا کی کہ کون کون بات انکی اجماعی ہی جسمیں ایک کا بہی انکار نہوا ہو قرون ثلثہ میں
افسوس افسوس کیسی کیسی قاعدہ عقل ہی گہڑتی ہیں جسکی کہیں اصل نہو یہ قاعدہ منقولہ فرقہ ایمیہ نہ کسی آیت کا
ترجمہ ہے نہ کسی حدیث کا مضمون اور نہ کلام کسی صحابی کا نہ قول کسی امام کا ائمہ اربعہ سی اور نہ مذہب جمہور
علماء مابعد کا بنا علیہ یہ عقیدہ اور قاعدہ زمرہ منکرین مولود پر مردود ہے **قولہ صفحہ ششم** دیکہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں ما احدث قوم الخ **اقول** حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچا اور
تمہارا دلیل پکڑنا اپنی مطلب پر جہوٹا اسواسطے کہ یہ بات بدلائل ثابت ہوچکی ہی کہ بدعت مذمومہ سیئہ
وہی جو مزاحم سنت کی ہو کسی سنت کو مٹائی سنت کی مخالف ہو پہر ایسی بدعت جو کوئی قوم ایجاد کریگا تو
وہ سنت کہ جسکی مخالف ہیں یہ بدعت ایجاد ہوئی ہی اوٹہ جائیگی کما حققہ صاحب الانوار اور یہی معنی
مولوی قطب الدین خان صاحب نی مظاہر الحق ترجمہ مشکوۃ میں لکھی ہیں قول اونکا یہ ہی نہیں نکالی کسی قوم نی
بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو پس قول نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پیچ ہے آشنا ہے اور
جسطرح یہ لوگ فتنہ گر تحریف معانی حدیث کرتی ہیں اور مولد شریف کہ وہ کسی سنت کی مخالف اور
کسی کی مزاحم اور مغیر نہیں اس حدیث کو خواہی نخواہی از راہ عناد رواں کرتے ہیں تحت ما احدث

من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد

اور مولف تحقیق نے جو لکھا ہے کہ بدعت وہی امر ہے جسکی اصل قرون ثلثہ مین نہو یہ عبارت کتاب رمی کے

نہین فقط یہ لفظ ہین ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینہم الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیامۃ

اگر منکر سچے ہونا چاہین تو ہمکو یہ ثابت کردین کہ وہ کونسی سنت تہی کہ عالمین مولد شریف اوسکو ادا کرتی تہی

اب مولد شریف کرنی سی وہ چہوٹ گئی **قولہ** صفحہ ۳۔ سطر ۱۰ ہفتم از قرۃ العیون اور بعض مجلس لوگ کہتی

ہین کہ اسپر اجماع ہی سو غلط ہی کیونکہ اجماع مراد اجماع مجتہدین ہی الخ **اقول** مولف تحقیق کو بہولنی

کی بڑی عادت ہی صفحہ ۱۰ مین آپ تحریر فرما چکی ہین اجماع وہ ہے جس مین اتفاق مجتہدین کا ہو اور بعد

مجتہدین کل علما کا اتفاق جسپر ہو جاوے بشرطیکہ ایک بہی مخالف نہو وہ بہی اجماع کہا جاویگا انتہی کلام

اس کلام مین آپ تصریح فرما چکی ہین غیر مجتہدین کا اجماع بہی معتبر ہے پہر ہم کہتے ہین کہ سلطان ابو سعید

مظفر کی وقت مین اجماع استحسان مولد شریف پر ہو چکا تہا اور ایک تاج الدین فاکہانی کو جو تم کہتے ہو کہ

یہ اوسی صدی مین تہا اسنی انکار کیا پس اجماع منعقد ہوا جا سکا یہ کہ تمہاری بی علمی اور جہالت ہی

ایک صدی مین ہونا اور بات ہی اور ایک مجلس و ایک تاریخ مین ہونا اور بات ہی سلطان ابو سعید مظفر

کی محفل مین ۶۰۴ھ مین ابو الخطاب نی مولد شریف پڑہا اور ۶۳۰ھ مین سلطان ممدوح کا انتقال ہو چکا

جیسا فرنج مین لکہا قالہ الزرقانی اور تاج الدین فاکہانی کی ستتر برس کی عمر ہوئی اور ۶۵۴ھ مین پیدا ہوئی

۷۳۱ھ مین وفات پائی پس جو شخص انعقاد محفل سلطان مظفر سی پچاس برس پیچہی پیدا ہو کر خلاف اجماع

ایک بات کرنی لگی تو وہ کب سند ہوگی بلکہ خود اوسکی بات اہل سنت کی نزدیک رد ہوگی مثلاً جب ترتیب

خلافت خلفاء اربعہ پر اجماع ہو چکا تو بعد مین اہل مذہب تشیع کی انکار سی وہ کب ٹوٹ سکتا ہے بنا علیہ

اقرار استحسان عمل شریف بقاعدہ اجماع کی سنت ٹہرا اور انکار کرنا بدعت ہوا یہی وجہ ہی کہ علماء حرمین

شریفین اسکی منکر کو مبتدع تحریر فرماتی ہین اور انکار فاکہانی مین وہ بہی احتمال ہی جو ابہی بیان ہو چکا ہی

اوس بنا پر وہ خرق اجماع کی وجہ سی بیک مین داخل ہے کہ فہم اونکی اتباع مین پای دو گل بہی ہوئی ہین

قولہ صفحہ ۳ سطر ۸ ہشتم از قرۃ العیون حدیث مین آیا ہے کہ چہوڑدی تم اوس چیز کو جو شک مین ڈالی

تجہکو الی آخرہ **اقول** بانیان محفل میلاد کو اگر شک ہوتا تو بلاشک موافق حدیث شریف کی

چھوڑ دیتی بھلا کوئی ایسا بھی نادان ہوگا کہ شک کی چیز مین محنت اوٹھائی طرح طرح کا سامان جمع
کیے اور زر خرچ کرے اون لوگونکو بلا شک یقین ہے اسکی خیر و برکت کا اسیواسطی محفل کرتی ہین او رجو
لوگ وہمی اور شکی ہین وہ خود حلقہ در کی طرح اس بزم اطہر سے خارج ہین اور جو دو ایک آدمی پر شکیونکا سایہ
پڑگیا ہی وہ تو بالکل گئی گذری نہ ادہر کی رہی نہ اودہر کی مذبذبین بین ذلک لاالی ہولاء اور بعضی
آدمی مکھی کی خاصیت رکھتی ہین کہ وہ سفیہ کبھی گندگی پر بیٹھہ جاتی ہی کبھی عطر پہول پر اسیطرح بعضی
کم فہم کبھی منکرونکی مجلس مین جا بیٹھتے ہین اور کبھی اس مجلس معطر منور مطہر مین فہم فی ریبہم یترددون الحاصل
دنیا مین ہر قسم کا انسان ہی ہمکو ہر کسی سی کیا کام اصحاب شک کی احکام ارباب یقین پر روان کرنی بڑی
جہالت ہی اور وہ جو مولف نی لکھا کہ جب جمع ہوجاوین حلال و حرام تو غالب ہوجاتا ہی حرام تو جواب
یہہ ہی کہ ہماری محافل مین حرام کا دخل نہین یہان سب امور حلال ہین **قولہ** صفحہ ۳ سطر ۱۲ ہم از فتوی مطبوعہ
مطبع ہاشمی مولانا احمد علی محدث فرماتی ہین الخ **اقول** مولانا کا کلام یہ فائدہ دیتا ہے کہ اس امر
مستحب کو فرض و واجب سمجھنا بیجا ہے اگر مستحب اس درجہ کو پہنچ جاوی تو اوسکو چھوڑ دی بھلا مولف
تحقیق کا اسمین کیا مطلب نکلا وہ تو در پردہ مستحب ہونا اسکا تسلیم کر چکی اور یہ حضرت سادہ لوحی سی اونکی
اس لفظ پر خوش ہوگئی کہ چھوڑ دی کا لفظ اونکی کلام مین آیا **قولہ** صفحہ ۳ سطر ۲ دہم ایضاً مجلس
مولود الخ **اقول** اسمین بھی خیال کرنیکا مقام ہے کہ مولانا کیا کیا الفاظ لکھہ رہی ہین یعنی خلط ملط
ہونا چھوٹی بڑونکا پڑہنا اشعار راگنی مین اور ہر کس و ناکس کو بلانا خواہ لباس غیر مشروع پہنے اور
ڈاڑہی منڈی ہون جو مشابہ ہو رافضیون فاسقونکی الخ ان الفاظ کی چننی سی معلوم ہوا اگر مولانا اس
مجلس شریف کا ہرگز کہنا ایسی امور سی چاہتی ہین پہر یہ بات اور ہی اگر مولانا کا خیال اسطرف جاتا کہ
عیدگاہ اور جمعہ اور مجالس نکاح مین بہی یہ بات ہوجایا کرتی ہی خلط ملط ہونا چھوٹے بڑونکا لباس
ریشمین یا گوٹہ کناری کا پہنا پاجامہ ٹخنہ سی نیچا اور کسیکی ڈاڑہی بالکل منڈی کسیکی خشخاشی کتری
ہوئی تو ہرگز ہرگز مولانا ان الفاظ کو مجلس میلاد شریف کی بیان مین انتخاب نہ فرماتی **قولہ** صفحہ ۳
سطر یازدہم ایضاً مشکوۃ مین بروایت ترمذی لایا ہے امام نافع سے الی آخرہ **اقول** امام

نافع کی روایت کا جواب در باب نکار فرمانی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی لفظ السلام علی رسول اللہ پر
موقع چھینک مین مفصلاً انوار ساطعہ مین مندرج ہی اور اس رسالہ مین بھی اوپر بیان ہو چکا فلیراجع اور
قیام کی نسبت جو کچھ آٹھ سات سطر لکھی ہین اوسکا جواب شافی مبسوط طور پر انوار ساطعہ مین مرقوم ہے
اور کھیل تماشا کی اگر کوئی بیہودہ اس مجلس اقدس کو مصداق اتخذوا دینہم لعبا ولہوا کا بنادی اوسکو
ہم بھی منع کرینگی **قولہ** صفحہ ۴ سطر ۶ دوازدہم از فتوی مطبوعہ ہاشمی اور کہا امام احمد بن محمد بصری
مالکی نی کتاب قول معتمد مین الی آخرہ **اقول** کیا کیا معتبرین ثقات اور علما کی سند گذاری جاتی
کہ باید و شاید فتوی مطبوعہ ہاشمی مین ہمنی اس قول کو تلاش کیا تو صفحہ ۱۵ مین یہ نشان ملا کہ مولوی
رشید احمد صاحب کی فتوی پر کوئی بیہودہ ابو ایوب نام ایک حاشیہ لکھ رہا ہے اوسمین یہ قول احمد بن محمد
بصری کا منقول ہی اوس محشی کی جہالت اول سطر سے ہر اعلی ادنی کو سوا حاجی علاء الدین صاحب کے
معلوم ہو گی یعنی وہ لکھتا ہی چنانچہ شیخ عمر بن محمد نی ۶۰۴ ہجری مین اس بدعت سیئہ کو شہر موصل مین
اولاً ایجاد کیا دیکھیے اس فقرہ مین کیا کیا جہالتین بھری ہوئی ہین ایک تو یہ کہ شروع کلام مین لفظ
چنانچہ کا کیا موقع دوسری یہ کہ جسنی ۶۰۴ ہجری مین محفل کی اور مولد شریف پڑھا وہ شیخ عمر
بن دحیہ مشہور بہ ابو الخطاب ہے چنانچہ مولف تحقیق نی بھی اسکی تصریح کی ہے پھر یہ کیسی جہالت ہے
یہ ابو ایوب تو ہمارے حاجی صاحب سی بھی کم علم نکلا تیسری یہ وہ لکھتا ہے کہ شہر موصل مین ایجاد کیا
حال آنکہ وہ محفل اوس سنہ مین شہر اربل مین ہوی تھی چنانچہ ابن خلکان محدث لکھتے ہین ابو الخطاب عمر بن
دحیہ لکھے کان من اعیان العلماء الی ان قال ثم قدم مدینۃ اربل سنۃ اربع وستمائۃ وہو متوجہ الی خراسان
فرای صاحبہا الملک المعظم مظفر الدین بن زین الدین مولعا بعمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الاحتفال
بہ فعمل لہ کتابا التنویر فی مولد السراج المنیر فقراہ علیہ بنفسہ ولما عمل ہذا الکتاب دفع الیہ الملک الف دینار
اس عبارت سی تین باتین صاف ظاہر ہین ایک یہ کہ ۶۰۴ مین جسنی محفل مین مولد شریف پڑھا وہ شیخ عمر
بن دحیہ ہین نہ عمر بن محمد دوسرے یہ کہ وہ محفل شہر اربل مین ہوئی نہ موصل مین تیسری یہ کہ سلطان
مظفر اس سال سی پہلی عمل مولد شریف کو جانتا تھا اور کرتا تھا اور بجا شائق تھا پھر اس سال مین اول

ایجاد کر چکی تھی اور صحیح یہی بات ہی کہ اس سال سی پہلی شیخ عمر بن ملا شہر موصل مین ایجاد کر چکی تھی
اور اس سال مین شیخ عمر بن وجیہ نی اول مولد شریف پڑھا افسوس ایسی عالم کی بی اصل تحریر مطبوعہ
ہاشمی کو حاجی صاحب نے سند پکڑی الحاصل اوس تحریر مین یہ قول امام احمد بن محمد کا بھی موجود ہے
امام احمد بن حنبل تو ضرور سنی ہتی معلوم نہین یہ امام احمد بصری کونسی پانچوین مذہب کی امام ہین
اس امام کی علمیت کا حال اونکی قول سی بخوبی ظاہر ہے آپ فرماتی ہین چارون مذہبونکی عالمون
نے اتفاق کیا ہی اس بات پر کہ عمل مولد مذموم ہے انتہی اللہ تعالی سچ بولنا مرد مسلمان کو نصیب کرے
آپ ملاحظہ کیجیے یہ بات تو خود مولوی اسحاق صاحب کی مائۃ مسائل مین ہی کہ علماء اسکی جواز اور عدم جواز
مین مختلف ہین جب جواز اور عدم جواز مین اختلاف ہوا تو فرمایئے اتفاق مذموم ہونی پر کہان ہوا
اور جب مولوی اسحق صاحب تیرہوین صدی مین موجود تھے اسوقت تک تو اختلاف اونکی زبانی
ثابت ہی اور یہ اختلاف جسکو مولوی صاحب نے لکھا یہ اختلاف ہی وہ ہی جو بعض آدمیون نے برخلاف
اجماع و اتفاق متقدمین واقع زمان چھٹا اپیل کی بہت زمانہ بعد پھوٹ ڈالی ہی اور اس اختلاف
ڈالنے کے بعد بھی مذہب جمہور یہی رہا کہ یہ عمل محمود اور مستحسن ہے بنا علیہ ایسی ناواقفون کم علمون کا
قول بعرض استدلال مین قابل سماعت نہین **قولہ** سیزدہم صفحہ ۱۳ سطر ۲ فتوی مولانا رشید احمد صاحب
محدث مسئلہ قیام مین الی آخرہ **اقول** یہ فتوی مطبوعہ ہاشمی بہی تمام دیکھا اوسکا اصل سوال یہ ہے
کہ اس گھڑی ہونیکو واجب سمجھنا درست ہی یا نہین اور اگر واجب نہین ہی تو واجب کا فتوی دینے والا
گنہگار ہی یا نہین پس یہ سوال خود غلط ہی اس قیام کو علماء نے مستحسن کہا ہے فرض یا واجب کسی نے نہین کہا
اسی بنا پر غلط سوال کا جواب بھی مولوی رشید احمد صاحب نے غلط لکھا لیکن با اینہمہ غلط لکھتی لکھتی کچھ
سنبھل گئی مولف تحقیق اونکی اس فقرہ کو غور سے دیکھے جو فتوی انگلی مطبوعہ ہاشمی کی صفحہ ۱۳ - اور
تحقیق الحق کی صفحہ ۴۴ مین خود نقل کرتی ہین وہ یہ ہی نہایت الامر اگر کوئی عرق ریزی کری تو
جواز و اباحت تک نوبت آویگی مگر مباح کو سنت و واجب جانتی ہی پھر بدعت منکر ہو جاویگا انتہی کہیے
مولوی رشید احمد صاحب اس بات کی قائل ہوئی کہ یہ قیام بدلائل حالی بوجہ مباح ہو سکتا ہے باقی یہ جو لکھا ہے اگر

مباح کو سنت و واجب جاننے سے پھر بدعت منکر ہو جائیگا یہ باقتضای عبارت سوال استفتا الکہا ہے
کہ اوسمین واجب جاننا اس قیام کا مندرج ہے حال آنکہ یہ غلط ہے جو آدمی دلائل اباحت و جواز اسپر
قایم کریگا وہ کسطرح فرض یا واجب اسکو کہہ سکتا ہے قولہ صفحہ ۴۰ سطر ۱۵ چہاردہم از قانون شریعت
محمدی شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ الی آخرہ اقول بوڑہے شیخ ابن تیمیہ نی دو الزام دیمی ایک
ایک قصد مشابہت نصاری کا دوسرا مولود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عید بنا کر اوسمین محبت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارادہ کرنا یہ دونو کلام اور الزام باطل ہین مولود شریف کرنیوالی بہت موجود ہین اونسے
پوچھو کون آدمی مشابہت نصاری کا قصد کرکے یہ محفل کرتا ہے اور کسنی اسکو عید بمعنی اصطلاح شرعی
سمجھ رکہا ہے نصاری کا بڑا دن اور ہماری عید دونو اپنی وقت معین سی پس و پیش نہین ہو سکتی
مولد شریف جب چاہین کرین دن ہو یا رات صبح ہو یا شام ماہ ربیع الاول ہو یا غیر مہینہ پس ہذیان شیخ
کا باطل و رد ہو گیا کسکی مشابہت اور کسکی عید قولہ صفحہ ۴۴ سطر ۹ پانزدہم از قانون شریعت محمدی حضرت
امام ربانی مجدد الی آخرہ اقول اسکا جواب مفصلا اوپر مذکور ہو چکا کہ حضرت مجدد صاحب ایک
طرز خاص کی مولد شریف کو جسمین سماع کا رنگ ہو منع فرماتی ہین اور بباعث اتباع اپنی مرشد ونکی کہ وہ
سماع نہ سنتے تھے خود کنارہ کرتے تھے اور اس خوف سے اجازت نہ دیتے تھے کہ مبادا ابو الہوس
گنگری لگانا اور تالی بجانا بہی قصاید مدح مین جاری کر دینگی اور اگر ان قباحتونسی پاک ہو تو کیا مضائقہ
ہے خود اونکی تصریح تحریری موجود ہے قولہ صفحہ ۴ سطر ۹ شانزدہم از قانون شریعت محمدی شیخ
شمس الدین ابن قیم الخ اقول مولد شریف کی واسطے کوئی میعاد ماہ اور کوئی زمان مثل ظہر عصر مغرب
عشا خاص نہین اور جو لوگ ربیع الاول مین کرتی ہین وہ اور دنون مین بھی کرتی ہین اور حضرت عمر
ابن الخطاب کا اثر مولد شریف سی کچھ علاقہ نہین رکہتا معہذا تحقیق اثر مذکور کی ذیل تحقیق بدعت مین
گذر بھی چکی قولہ ہفدہم صفحہ ۱۰ سطر ۱۰ از قانون شریعت محمدی تحفۃ القضات میں الخ اقول
مولف تحقیق یہ قول دلیل دوم مین لکھ چکا اوسکی صفحہ ۳۰ پر دیکھو لیکن اب پھر اسکو دلیل ہفدہم
بناتی اور اسی طرح مولوی احمد علی صاحب کی ایک فتوی کو تین دلیلین بنایا ہین اور فرقۃ الہمدان کی

دو تین عبارتونکو کہ حاصل انکا ایک مختصر بات تھی پھیلا کر کتنی دلیلین بنائین الحاصل گنتی کی تئیس ۲۳
دلیلین منع پر قایم فرمائین حال آنکہ اونمین اکثر دلائل کا ایک یہہ نتیجہ ہے کہ یہ محفل زمانہ قرون ثلثہ مین
نہ تھی بعد کی خراب آدمیون نی اسکو جاری کیا غرض مولف تحقیق کی اس جال پھیلانی سی یہہ ہے
کہ عوام کالانعام یہہ سمجھین کہ منع پر بہت دلائل ہین چنانچہ اسی قسم کی ایک بی تیز آدمی نی ہمسے بیان کیا
کہ مین پہلے مولد شریف کو اچھا جانتا تھا اب جو حاجی علاء الدین صاحب نی فرمایا کہ تئیس ۲۳ دلیلین اسکے
ممانعت پر مین اگئی اب میرا دل کچا ہو گیا قصہ کوتاہ مولف تحقیق نی ایسی کارستانی عوام کی بہکانی فرمائی
ہے لیکن دانشمند آدمی خوب سمجھتی ہین کہ حال کیا ہے اب دیکھئے قیام کی ممانعت دلیل دویم مین [illegible]
سے لکھی تھی پھر اب اوسی کی عبارت اخیر قریب نصف لیکر دلیل ہفدہم قرار دی اور اوسکی قریب
الفاظ مولوی فضل الہجو پنوری کی لیکر دلیل بستم صفحہ ۴۶ مین قایم فرمائی اور اوسکی قریب عبارت قاضی
گجراتی کی لیکر دلیل نوزدہم بنائی ٹھہری دہوکی بازی چار آدمیونکی ایک مضمون کو چار دلیلین بنانا
پھر وہ چار آدمی بھی کیسی کہ اصل اونمین ایکہی باقی ایک دوسری کی تابع ہو کر کہتی چلی گئی اب وہ مضمون
اس پیرایہ مین حضرت نی چار دلیلین بنالین اگر ہم مجوزین محفل ایسی دلیلین بنانی لگین یعنی ایک ایک عالم کا
قول بیان کر کی ایک ایک دلیل قرار دینی لگین تو ہماری سیکڑون دلیلین قایم ہو جائین ای بہولی مسلمانو
تمکو بہت ضروری ہی کہ ان لوگون کی دام تزویر سے پرحذر ہو ع انکی دام مین نہ آئیو لوگو ۔
مت فریب انکا کہائیو لوگو ۔ الحاصل مولف تحقیق کی دلیل ہفتم اور بستم اور نوزدہم کا جواب
تو دلیل دویم اور نیز تحقیقات سابقہ رسالہ ہذا سی بخوبی روشن ہو چکا بنا علیہ اب دلیل
بستم وغیرہ کی خبر لیجاتی ہے **قولہ** صفحہ ۴۹ سطر ۲۰ بستم امام عبداللہ ابن الحاج مدخل مین فرماتی ہین الی آخرہ
اقول افسوس آپ عبارت نقل فرماتی ہین ابن الحاج کی اور نہین سمجھتی معنی اوسکی قول ان کا یہ ہی قد احتوی
ذلک علی بدع ومحرمات یعنی یہ عمل مولد شریف شامل ہو گیا چند بدعتون اور حرام کامون پر اتنی پہلا
جب حرام کامون پر شامل ہو گیا تو منع کیطرح نہو اوسکو ہم بھی منع کرتی ہین لیکن یہ باعث دہوکی بازی
کی اچھی نہین کہ اوسکی اس قول سی وہ اتین عوام کو بہکانی لگو کہ یہ اونہون سنے شیرینی بانٹنے اور قالین

وفروش تکلف اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھکر کہا ہے یہ غلط محض ہے بلکہ اونکی وقتون مین جو گانا
اور باجا اور قواعد موسیقی وغیرہ داخل ہوگئی تہی اوسکو ابن الحاج نے اپنی اس قول مین مراد رکہا ہے چنانچہ
ہم دوسری عبارت اوسی کتاب مدخل کی لکہتی ہین وقد ارتکب بعضہم فی ہذا الزمان ضد ہذا المعنی وہو انہ
اذا دخل ہذا الشہر الشریف تسارعوا فیہ الی اللہو واللعب بالدف والشبابۃ وغیرہما ویقبلون علی شہوات
نفوسہم من سماع اللہو بضرب الطار والشبابۃ والغناء والتکبیر الذی یفعلہ المغنی وغیر ذلک اور دوسری
جگہ اسی کتاب مدخل مین لکہتی ہین وآلۃ الطرب التی تسمعہ فیہا وہی تعظیم ہذا الشہر الکریم الی آخرہ پس ان
عبارتون سے واضح ہو گیا کہ بعضی آدمی کسی ملک مین باجی بجانی لگی تہی اور طرح طرح کی لہو ولعب کرتی تہی
اوسپر امام ابو عبد اللہ ابن الحاج نے انکار کیا چنانچہ وہ فعل شنیع جو زائد تہا وہ بالکل رد ہو گیا اصل عمل رہ گیا
پہر بہت دنون بعد کسی نواحی مین اصل موسیقی وغیرہ کی ساتھ بعض آدمی محفل کرنی لگی اوسپر حضرت
مجدد الف ثانی نے انکار فرمایا چنانچہ ان صاحبون کی تنبیہ سے وہ رسم شنیع جاتی رہی اور یہ رسم کسی کسی
جگہہ پر ہوتی پائی تہی اونہی مقامات مین استیصال اوسکا بخوبی کیا گیا اور باقی تمام ولایتون مین یہ
باتین اس محفل پاک مین داخل نہ تہین نہ پہلی خراب اور بالفرض علی التقدیر اگر آئندہ کو کوئی آدمی ایسا
کریگا اوسکو ہم سب مجوزین میلاد شریف منع کرنیکی لیے تیار ہین **قولہ** صفحہ ۴۶ سطر ۱۳ بست ویکم تفہیم المسائل
مین ہی کہ ذخیرۃ السالکین مین مرقوم ہی الی آخرہ **اقول** عدم ثبوت کسی فعل کا رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اور خلفاء رضی اللہ عنہم سے دلیل عدم جواز ہرگز نہین اور جو لوگ اوسکو عدم جواز کی دلیل ٹہراتی ہین
وہ مقبول نہین چنانچہ رد اوسکا بخوبی اس رسالہ مین ہو چکا اور یہ کوئی جدا دلیل مستقل نہین یہ مضمون تحقیق
الحق مین جا بجا مکرر موجود ہے پہر اسکو ایکسو بیسوین دلیل قرار دینا عوام کی نظروین مین دام تزویر پہیلانا ہے
قولہ صفحہ ۴۹ سطر ۱۵ بست ویکم از تفہیم المسائل حسن بن علی ہندی الی آخرہ **اقول** یہ حسن بن علی
ہندی تو اصل کی گندی محفل مولد شریف کو فرماتی ہین جاہل صوفیون نے اسکو نکالا ہے اس بیچارہ
کو اتنا بہی علم نہین جسقدر حاجی علاؤالدین صاحب کو ہے کیونکہ حاجی صاحب صفحہ ۱۰ مین لکہتی ہین یہ محفل منجملہ
موضوعات شیخ عمر سے ہے اور نیز صفحہ ۳ مین لکہتی ہین موجد اس محفل کا آیہ کا شیخ عمر و ملک مظفر ابو سعید مین

ان دونون شخصون مین ایک محدث فقیہ ہے دوسرا عالم اور بادشاہ وقت ہی صوفی جاہل این ایک بھی
نہین پہر تعجب ہے حاجی صاحب سے کہ جو شخص انکی قرار سے بھی جاہل اور بے علم معلوم ہوتا ہے اوسکا قول ایک
دلیل جداگانہ اپنی تائید مطلب پر قایم فرماکر دلیل بست و دویم شمار مین لائی **قولہ** صفحہ ۲۶ سطر ۲
بست سیوم شاہ عبدالعزیز تحفہ مین فرماتی ہین تعداد اوہام شیعہ مین نوع پانزدہم امثال متعددہ را یک
چیز بعینہ دانستن الخ **اقول** یہ دیکہو ان لوگون کی عقل پر کیسا جہالت کا پردہ پڑا ہے شاہ صاحب
کی کلام کی بنا اس بات پر ہے کہ امثال چند کو بعینہ ایک جاننا مذموم ہے پہر کجا اونکا کلام اور کجا عدم
جواز محفل مولد شریف بیلا اصحاب محفل کب کہتی ہین کہ روز محفل بعینہ وہی روز ولادت ہے بلکہ روز محفل
مین ذکر ولادت شریف کرتی ہین اور یہ جو شاہ صاحب موصوف نی لکہا کہ روز تولد و وفات پیغمبر را
عید نگاہ دارند ہمین اصحاب محفل کو کب کلام ہے بیشک شرع مین عید کی احکام یعنی جمیع اہل اسلام پر ہر شخص
کو غسل کرنا اچہی پوشاک بدلنا عطر لگانا عیدگاہ مین جانا باجماعت دوگانہ پڑہنا یہ سب روز عید کے ساتہ
مخصوص ہی اور بعض اہل اسلام جو روز ولادت شریف کو عید کہدیتی ہین وہ بمعنی سرور و فرحت ہے
جیسی کہ روز ملاقات حبیب کو عید کہتی ہین یہ تحقیق بسط تمام سے اوپر ہو چکی ہے الحمد للہ کہ ابطال مخالف
تحقیق الحق کی لی جو کچہ اہل سنت کا اختصار تہا شہباز قلم کی ایک شہپر ہلانی مین وہ سب مکڑی کی
جالی جیسے ہوے ٹوٹ گئے اب انوار ساطعہ کی نسبت جو میان خلیل کچہ کلمات پر خلل اور میان
اسمعیل مرحوم جانہ حرکات پر زلل کر رہے ہین انشاء اللہ العزیز ایک ایک کی تنبیہ و اصلاح زیر قسیم
ہوگی اور افراط و تفریط والو کی تعدیل بی بیش و کم ہوگی بعون اللہ ذی القوۃ المتین ہو مولنا
و نعم المعین لیکن اس باب مین اہل سنت کی دو مشورہ ہین ایک یہ کہ جو کچہ غلطی کچہ مراد و ہٹا یا جائے
ساتہ کی ساتہ پامال توسن تند خرام خامہ ما بحق سی اپنی جزای اعمال پہونچا جائے اور دوسرا مشورہ
یون ہی اور میری نزدیک بہی موزون ہے کہ جو دولت اونکی ساتہ اونچا سبب وہ سب کے سب
اپنی بیچارہ اونکا لگا دیا ہے اپنے رسائل لاطائل قالب مطبع مین ڈہالکر آرام پا مین اوسوقت
اول ہی لیکر آخر تک اونکی کل رسائل کی اصلاح مین ایک کتاب جامع لکہدی جائے اس عاجز کے

ہاتہہ سے جو دو رسالہ ردّ منکرین مین بطلک تحریر آئی ہین دونون مین اکثر فقرات منکرین کی یک رسالی کی دو رسالہ مین مشترک پائی ہین بنا علیہ مناسب یہ کہ ہر رسالہ کی ساتہہ دوسری نہ کہجای کل رسائل کے جواب مین ایک کتاب فیصل لکہدیجاے ایسی کتاب کہ جو مقدمہ کی لئی بمنزلہ حکم اخیر ہو شائقان پر ذوق اور حق طلبان صاحب شوق کی لئی معین و ہادی و دستگیر ہو بہو قت کا مشورہ اس دو طرح پر لاریب ہے آئندہ دیکہ ان دونون حکمون مین کیا وقع ہوگا اسکا جاننے والا الہ عالم الغیب ہے اللہم صل علی نبیک المختار وآلہ الاخیار واجعل آخر کلامنا لا الہ الا الہ ونجنا من سوء الفجار وکید الاشرار وتوفنا مسلمین واحشرنا مع الابرار یا الہ یا غفار یا خالق یا بار۔

تمت

تقریظ خان ذیشان لطیف و نفیس ہم صوفی وہم رئیس سرگروہ باعیان فتنہ زاجناب خواجہ محمد خان صاحب متخلص بہ بینوا از اکابر

روساے رامپور ضلع سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی ہ

آج ہے جوشش پہ طوفان صریر
ہی زبان سحر بیانی دکہلا
جو بہری جاتی ہین سر لودسی کچہ

دل ہی پرجوشان وخروشان علم
توڑدے منکر مرتد کا قلم
نظر آتی ہین وہ مردودسی کچہ

ای قلم چل کے روانی دکہلا
پہوڑ دکے ہاجی مولد کا علم
جب بیدار تو تہب کی

جنگیون نی ہر طرف سے سر اوٹہایا اور مچا یا ان محمدیہ کی بڑاور ہذیان نی انکار میلاد سید الابرار مین شور و غل مچایا تب یک عالم عاشق رسول قاطع عناق بجا تبجول حامی الناس سنن ماحی الشرور فتن فضیح ادیب و نصیح وجیہ و وقیع مولوی محمد عبد السمیع صاحب رامپوری نی ایک کتاب دی لی الصدق

(دافع الاوہام فی محفل خیر الانام) تالیف کر کی ہدیہ ہر خاص و عام کی منکرین پر حجت الٰہی تمام کی
سبحان اللہ ماشاء اللہ چشم بد دور نور علی نور ہر سطر فی ورق منشور ہدایت حب رسول
مقبول کی کیا کیا مضامین رنگین اور کیسی کیسی دلائل دلنشین کہ موسوسین کی دلی اتہام کو بالکلیہ
رفع کیا اور شر ودین کی خیالی اوہام کو کافتنہ دفع کیا ایک مدت بعد پھر منکرین وہی راہ چلنے لگے
ایسے ذکر شیرین مین کیا کیا زہر اوگلنے لگے مطبع ہاشمی مین مطبوع ہوئی دو رسالی زہر ہلاہل سے
نوا ایک کی سر نوشت فتوی مولود وعرس وغیرہ دوسری کی تحریر پیشانی فتوی میلاد شریف
مع دیگر فتاوی الغرض یہ وہ تحریرین کیسی مظلم و تاریک تقریرین گویا خواب پریشان مجانین آشفتہ
دماغ کی تعبیرین یا یکہی کہ زندان عقائد نجدیہ مین پہنا نیکی لئی حدید وہابیت کی شدید زنجیرین الحاصل
جب منکرین نی دوبارہ جال پہیلایا تب پہر اوسی حامل عرش تائید ذکر رسول مشہور بین الجہابذۃ
والفحول صحیح الفکر یعنی مولانا مسبوق اللہ کر نی ایک دوسرا رسالہ عجالہ غمد سیوف قاطعہ مطلع بوارق
لامعہ مسمی بہ انوار ساطعہ درباب رد فتوی مذکورہ تحریر فرمایا سبحان اللہ ماشاء اللہ دافع الاوہام اور
انوار ساطعہ کیا کیا ہدایت انگیز ارشاد آمیز رسالی ہین سچ پوچھئے تو احراق قلوب فاسدہ کی شرار
بیبے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدہ کی دو پرکالی ہین حروف کی صفین جنود مجندہ الٰہی کی فوجین
ہین عبارت پر جوش و خروش کی سطرین نہین میلاد وغریقان لجہ لداد کی لئی طوفان نوح کی موجین
ہین اگرچہ حاقان بزم مولود وغافقان صحرای وجود کی اوچیل کو دلاف سادی الی جبل سناقی ہے لیکن
سر بر قلم ارشاد و شیم علماء اعلم وعظماء اکرم سے لاعاصم الیوم کی آواز آتی ہے ماشاء اللہ مولف انوار کی
کمیت قلم کی گہڑ دوڑ دکہادی خرمن منکرین پر بجلی گرادی یکاد البرق یخطف ابصارہم کی صدا آتی
انوار ساطعہ نی کیا برق چمکائی دیدہ منکرین فخر رسول کو ہے ذہب اللہ بنورہم کا شور ہے اوسکے
نور ظہور سے شب پرہ چشمان انکار منکرین تیرہ درون نادیدہ انوار کی آنکھوں مین ایسی چکاچوندہ آئی
کہ ظلمت کدہ گمراہی و بدزبانی مین آشیان سی گری اور شاخ بشاخ اڑتی پہرے مولوی عبدالجبار
بیخبر نقصان کا دہیان کیا اپنی گردن تجبر ٹوٹی ہوئی پر جیبرو ہندی کا دہیان کیا یہ دین قاطعہ لکہ

انوار ساطعہ کی رد ہونیکا گمان کیا اور ہر شان جباری کا جوش ہوا جب ندان شکن جواب وس بجا بر دامان
رسول نبی پایا اور رسالہ دلائل ساطعہ قاطعہ براہین قاطعہ اوسکو نظر آیا مجبور و مدہوش ہوا شیعت کی فقری
ضربہ حسان مین پی گئی صدا لگائی باب مدینۃ العلم سے وہنکار گیا منہ کی کھائی تائید ولاۃ السلاطین الیشیم
فی تردید ضربت الحسان مع الیفقر سے اپنے کیے کی جزا پائی کہتی ہین رام پور مین ایک مذہبی ڈھنڈھیریے چھچھوندر
انوار ساطعہ خورشید کی چکا چوند سے معدیون مین و بکتے پھرتی ہے گندہ دہانی و بدزبانی کی بجا ستون مین
لت پت جا بجا بھٹکتے پھرتی ہے کلام فصحا و بلغا پر طوفان اوٹھاتی ہے موشک دوانی دکھاتی ہی
آتشبازی کی چھچھوندر کی طرح تھوڑی دیر گرما گرمی مین ہی شرماشری پھر خلاب حسد مین گرجاتی ہی
فوراً ٹھنڈی پڑجاتی ہی یک نشد دو شد کچھ دن گذرے ہین کہ حاجی علاو الدین صاحب رامپوری نے
واضح الادہام اور انوار کا رد لکھکر کاغذ سیاہ کیا اپنا نامہ اعمال تباہ کیا چار پانچ جزو کا رسالہ بی تحقیق لکھا
برعکس نہند نام زنگی کافور تحقیق الحق نام رکھا کوئی پوچھی منکرین سے تم کس چیز کو رد کرتی ہو صاحب انوار
کا مآل تقریر اور منشا تحریر دو امر ہین معات کی ساتھ احسان ہوا اطعام طعام و ختم کلمہ و قرآن ہو۔ دوسرا
یہ کہ حضرت محبوب سبحان مقصود کن مکان کی محبوبیت کا بیان ہوا اونکی تعظیم اور اظہار عز و شان ہو پھر دیکھو ایک
منکر دلائل تائید مولد شریف و تذکیر کو سنہ سنا دون کا غدا ور نہ لڑکے کشمیر کہتا ہے نعوذ باللہ اور ترغیب یادگاری
حضرت محبوب سبحان کو ایک فراموشکار دین و ایمان بھول بھلیان لکھتا ہے استغفر اللہ افسوس کی ذکر
ع وتعظیم کو منع کرتی ہین جو کہ رسول الثقلین ہین محبت ونکی فرض ہین اور منکر اونکا مردود گمرہ ہین
منکر شفیع چہ کہین وجہ ہین ۔ لعنۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ اور دیکھیے اوس شاہ لولاک کی دلائل مدح و تعظیم کو
ایک منکر بیخ و بن گھاس پھل کہہ رہا ہے شاید وہ گھاس کھا گیا ہے جو باتین بی اصل زبان پر لا رہا ہے
کوئی اس بی شعور سے پوچھی کہ علما مقبولین کا کلام دُرہ نادرہ کا طبق ہی یا نادر شاہی سبق ہے اور محبین رسول
کی کتاب مستطاب کو معاذ اللہ داغ چیچک سی بھر دیا ہے یا ان کی کہ سطح چمن کو نسرین و یاسمین سے معمور اور
سقف فلک کو پروین پرن سی پُر نور کردیا ہے اور وہ صحیفہ قدسی جس مین تشویق ذکر رسول ہو اوسکو یہ لکھنا
چاہیے کہ شاخ شاخ پر زاغ و زغن دریدہ بوم کا آشیان ہے یا یہ کہنا چاہیے کہ ہر صفحہ اوسکا خیابان جنان ہے

نمودار فیہا فاکہۃ ونخل ورمان ہے اور المرفوح فیہن خیرات حسان ہے ہر سطر اوسکی ایک لہلہاتی
سرسبز و نازنین شاخسار ہی جس پر مضامین رنگین سے طوطی اور بلبلون کی قطار ہے اور پوچھنا چاہیے کہ
ای بدعقیدت ذکر محبوب خدا کا شوق ولانا مستون کی بڑ اور مجنونون کا ہذیان ہے یا عین تعلیم حقیقت
ایمان ہی الحاصل تیرہ سو برس سی کیا کہون بلکہ ازل سی ابتک کسی تیرہ درون جیرہ بخت یہ خرافات
نہ بکی ہوگی جو اس لایعقل غافل کتنہ کمال ایمان فی لکھی لیکن لکھی دو شتل ہے مرغی کی اذان کون سند کرے
ہم ہرزہ درایان بی تحقیق کو ہر عاقل بالغ نظر رد کرتا ہے علماء دین ہدی کی تحریر الہام تخمیر کی آگ
قہر خصالونکا کیا زور شور ادہر تیغ زبان کا گھاٹ ادہر قلزم بیان کا پاٹ اور اودہر جیسی جہاز کا
گاگ حبکا کہین اور نہ چھور بی ادب بد لگام گسستہ مہار شکستہ عنان سر کی خیر دم کی خبر آگی دہیان
نہ پیچھے نظر باتین سراسر گوزشتر جب جادہ انحراف پر چلتی ہین چوکڑیان بھول کر کودتی اوچھلتے
ہین مقام احتیاط سے نکل جاتی ہین میدان بی تہذیبی پر چل جاتی ہین واہ ری آہ انکا رقص الجمل اونٹ سے
اونٹ تیری کونسی کل افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت بلبلاتی ہین بغبغاتی ہین لیکن جب تازیانہ
ادب لیکر علماء شہسوار آجاتی ہین تو دم دبا کر منہ پھیلاتی ہین سر سے پیر تک ڈگمگاتی ہین لڑکھڑاتی ہین
الحمد للہ کہ ان ایام مین ہماری عالم نبیل و جبریل طلیق و ذلیق ذہین ولیق متین مع فطین ناظم و ناثر
مولوی محمد شفیع صاحب ساکن رامپور جنکی زبان مع بیان سلیس لب و لہجہ نفیس بندش چست ترکیب درست
اردو صاف روزمرہ شفاف زمین آسمان پایہ رد فین مہر و ماہ کی ہمسایہ چہرہ پر نور چشم بد دور
تایید رسول الثقلین مین کمر ہمت چست کی ہوئی ہاتہ مین قلم اسلام کا علم لیے ہوگئیں فتح و فیروزی کے
ساتہ قوم مخالف پر حملہ آور ہوی کہ چہار طرف سی نصر من اللہ و فتح قریب کی آواز آئی پر حملہ ارباب
باطل جیسا تحقیق الحق کی صفوف نامالوف تفریق کی پری کی پری زیر و زبر ہوی کتاب جنکا وصل علی
کی متحقق دافع شر ناحلق موسوم بہ التنقیح الادق فی اصلاح تحقیق الحق کی دیدبہ کو ملاحظہ کیجیے فطنہ ناصری
کو مبارکباد دیجیے اذا جاء نصر اللہ و الفتح کی آواز سنا دیجیے آپ کی قلم کا رایت سراسر ہدایت آیہ اجابت
امید قوی ہے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا الہی تیری بیان کا شیوہ اعجاز اللہ ری تیری کیفیت

خار شعلہ خان کی ترکتازمہ بہاگ گئین جبہر شغند و مضطر گئی منکرہ مٹ مٹ گئی پس پس گئے مر مر گئے منکر
حق سبحانہ مولانا محمد شفیع ناصر کو ابدی نصرت عطا فرمائی اور مسند ہدایت پر صدر نشین بنائی اور
صاحب انوار ساطعہ کا نور عالم مین پہیلائی اور عالم برزخ کی اندہیریونمین اس کتاب کا ایک ایک ورق
چراغ روشن بنائی آلہی صاحب انوار ساطعہ کی یہ دعا مقبول ہو اور منکر انوار ساطعہ محمدی اپنی بددعا سے
جو منجملہ تحقیق مین ہی ندہال اور ملول ہو صاحب انوار کی قبر بہار جنت کا باغ ہو اور منکر کی پہلو مین
نار ذات اللہب حسرت سی آتشین داغ ہو اہل اسلام کی لئی انوار ساطعہ کونین مین مشعل راہ ہو اور
گروہ منکر اسکی تجلی انوار کی تاب نہ لا کر دود سیاہ کی طرح روسیاہ ہو آمین یا رب العالمین آمین ✤

یارب ہے سمیع ذات تیری		سن لیجیو سب دعائین میری

تقریظ ریختہ کلک جواہر سلک ذکی و ذہین متین و فطین جناب مولوی سعید الدین صاحب رام پوری دام فیضہ کہ جناب مولانا عبد الحی مرحوم لکہنوی کا شاگرد رشید مستند و جناب منشی شجاع الدین سررشتہ دار رام پوری را خلف سعید ✤

الحمد لسبیغ الانعام علی مخلوقاتہ من الانس والجن والطیر والوحش والہوام وکاشف الشبہام عن
وجوہ لیال مدلہمات ذات الظلام وکاسف سحائب لانام الذی انشار نا فی امتہ من نطقت بنبوتہ
ورسالتہ الجماد ول والاعلام وعرفنا بتشریف قبول شریعۃ الاسلام والصلوۃ والسلام عدد ذرات
الفلوات والنباتات فی کل الاوقات والایام علی رسولہ محمد شفیع الامۃ صادق الرؤیا والمنام وعلی الہ
واولیائہ الابرار الکرام واحبائہ وامداد الاخیار العظام الذین کل واحد منہم للدین مثل عماد ودعامۃ الی
قیام القیمۃ وقیامۃ القیام اما بعد فیا ثقۃ الاحبار وثلۃ الاخلاء اشکرو اللہ واحمدوہ وتمجدوہ
فان فی ہذہ الاحیان وفی ہات الاوان لما کانت نیران العلم قد خمدت وماشمعۃ اسواقہم کسدت والعوام
الذین ہم کالانعام وقعوا فی بحور الضلالۃ وقعور الغوایۃ وجہلا کالذین یحسبون انہم اصحاب الفضل والدرایۃ
والناس کلہم غافلون ہم مختصون بالہدایہ ویخترعون مخترعات کثیرۃ ویحدثون محدثات خطیرۃ

ويتفاتمون باصناف الهفوات وبانواع الكبوات يتفوهون وهم يتخشون بل هذا الامر من معالم قرب
القيمة ومراسم دنو الساعة في صدورهم ذحل وبادهم شتيمة وفي انفسهم دخل وشيمهم ذميمة
الم تر كيف اختلف المختلفون وانكر المنكرون وتفوهوا وقالوا ان مولد النبي الامين لا يوجد اصله في الشرع
المبين مع اشده واشعاد وجرعاد فقاموا عثر ضعاف اوبلها عن الكلام وادركوا غافلا عن المرام ومع ان المثبتين
اثبتوا ببراهين رصيفة ودلائل حصيفة وابطلوا حجتهم الداحضة ودفعوا شبهتهم الباردة الواهية لكنهم ما تحولوا عن
حركاتهم وما ينقلوا عن غفلاتهم ختم الله على بالهم فويل ثم ويل على احوالهم ان هم الا كالانعام او ضلوا بل هم غافل
بل مغفول وكيف لا ان تلك عقولهم سليمة وفهومهم مستقيمة لنفروا عن الانكار وبادروا عن امثال هذه بالتوبة و
الاستغفار وفي هذه الايام قد كان كتب احد من المنكرين عدة وريقات جامعة لشكوكهم واحتجاجاتهم الباطلة
وانكر فيها منه ومنع به ولم يخف عما قال في بابه وجمعها وسماها بتحقيق الحق ثم بعد الطبع اشاعها واذاعها
وايضا بلغت تلك النسخة المنسوخة الردية حضرة من هو صاحب السجية الرضية والسجية المرضية صيت الفصاحة
والذلاقة ضمن البلاغة والطلاقة ابحر الهامر والمزن الماطر البحر الزاخر والحبر الماهر النحرير الهمام والحبر
السميدع الذي رايه وقادة وذهنه نقادة العالم العلامة الرفيع والفاضل الفهامة القريع الشيخ مولانا
المولوي محمد شفيع لا زالت عيون افاداته ذارفة وينابيع فيوضاته سائلة ونظر امن اولها الى آخرها و
طالعها من مطلعها الى مقطعها ولما من فيها خبال الانام وضلال العوام غمس في بحار افكاره تحقيقا للحق و
اظهاره ونحى نحوه وقصد شطره وراجع اليه ترحما علينا وتحننا وجيدا واتى برسالة نافعة دافعة للشبهات
علاوة رائقة قاطعة عروق الشكوك والاختلاجات وتقع فيها الامر الحق بوجه ارشق وسماها بالتنقيح اللادق
في ابطال تحقيق الحق واسس بنيانها بدلائل متينة محكمة وشيد اركانها ببراهين ركينة منيرة لا شك في انه
قد بذل جهده في ترتيبها وتصدى النفس بجمعها وتهذيبها والحق ان هذه رسالة لا ياتيها الباطل من بين
يديها ولا من خلفها وما الف قط كتاب كمثلها لا من قبلها ولا من بعدها الا انه تحقيق لما يصل اليه المحققون و
تدقيق لما يقف بعد عليها المدققون

اشعار

والله اني مارايت كمثله		حقا يا مظهرا كاشفا للحقائق

لقد حاز تحقیقاً رشیقاً فانہ ۔۔۔ کما قلت تنقیح وکنز الدقائق
اذا حقق الحق الصریح وکیف لا ۔۔۔ لقد حقق المعروف بین الخلائق
ذلیق لبیق حاذق ومحقق ۔۔۔ لتحقیقہ نعتدہ من سوابق
واعلم بہ انظر علمہ وتفضلہ ۔۔۔ اعادیہ لمایر واقی للواحق
ویکفیک یا من یمدح لشانہ ۔۔۔ حکیم عدیم الکفو بین الطرائق

فالان نرجو ونامل من اللہ قاضی الارائب والاوطار بان ینال الانتشار فی مابین الدیار والامصار فی الاکناف والاقطار ویشتہر غایۃ الاشتہار کالیوح حین استوائہا نصف النہار وینتفع بہ الصغار والکبار ویسر بہ اولوا الاحلام والابصار من الناظرین المستفیدین المتنفعین بہ ان یدعوا ولمولفہ خیر الدعا یوم الخوف والرجاء۔ الحمد للہ سراً واعلاناً والصلوۃ والسلام علی محمد شفیعنا یوم التباب وعلی آلہ واصحابہ المتادبین بالآداب لحظۃ فلحظۃ آناً فاناً۔ وانا العبد الخاطی الراجی رحمۃ ربہ القوی المتین المدعو بسعید الدین الرامپوری حفظہ حافظہ عن کید الکیاد وحسد الحساد وعداوۃ العادی واسال علیہ اسجال کرمہ المتمادی۔

تقریظ وتاریخ از نتائج افکار فروغ طالع گفتار ماہر رموز سخنوری رشک فردوسی والوری عالم وفاضل ناظم وناثر صوفی مشرب مولانا احمد علیخان عاصی بریلوی مصنف فسانہ لاجواب ونالہ دلشکن

ای عندلیب رنگ بہار اور اڑائیو ۔۔۔ تقلید میں بہی تاکہ ہے ایجاد کا مزا

واللہ اگر آج میرا قلم قلم قدرت کی تقلید کرتا ہے۔ تو خیال پاک روح القدس کی پیروی کا دم بہرتا ہے ادہر قلم نے کچھ سمجھ کر صفحۂ قرطاس پر سر جہکایا ادہر خیال لسان الغیب سے یہ سنکر آیا ؎

بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ۔۔۔ کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

جب یہ عاصی اس رمز کو سمجھا۔ حالت وجد میں جہوم جہوم کر کہنے لگا۔ کیوں اللہ وہ بہی انسان ہے جسکو ایمان و اسلام سے آزاد ہونیکا ارمان ہے۔ و اپنہ تقلید بزم میلاد حضرت خیر العباد

عجیب چیز ہے۔ جسکا پیرو ہر با تمیز ہے۔ حق یہ ہی کہ ذکر خیر رسول مقبول کی لئی اسی بڑھ کر کوئی
جلسہ نہین۔ شوکت اسلام اور صولت دین کے واسطے اسے زیادہ کوئی وسیلہ نہین۔ علاوہ اسکے
ملائکہ مقربین مین اس ذکر خیر کا غلغلہ۔ انبیاء مرسلین مین اس نور الہ کا دبدبہ۔ حتی کہ آل اطہار
اصحاب کبار مجتہد امام۔ غرض کوئی پیشوای اسلام اسکی اظہار فضیلت۔ اور بیان سعادت سے
خالی نہین۔ پھر کیون نہو ہمیشہ سے یہ بزم خیر چلی آئی ہے کچھ آج کے نکالی نہین خلاصہ یہ کہ جسکو اسے
انکار ہے۔ وہ اسلام سے بیزار ہے فی زماننا ہماری جناب افادت مآب۔ مجمع البحرین شرع و عرفان
قران السعدین علم و ایقان سراج العلما ضیاء العرفا۔ جان فصاحت۔ ایمان بلاغت ناظم و ناثر
مولوی محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری رامپوری دام فیضہٗ نی کتاب تنقیح الادق فی اصلاح التحقیق ایسی
وہ مدلل اور زبردست لکھی جسے گروہ شقاوت پژوہ منکران بزم میلاد کی کمر ہمت ٹوٹ گئی والہ
وہ دندان شکن جواب دیئے ہین۔ جن سی اس گروہ کی بڑے بڑے ریشائیل منہ تکتے رہگئے ہین
زکی الہ جبتک تقلید و بزم میلاد کا رواج رہے۔ اس کتاب کا مصنف عالم کا سرتاج رہے
اور یہ کتاب منکرون کی حق مین برق خاطف کا حکم رکھے۔ مخالفین کے مشرق سے مغرب تک دھوئین
اوڑادی اور مصنف رسالون راحت القلوب بہار جنت دافع الاوہام انوار ساطعہ شیفتہ
ذکر رسول الہ برگزیدہ اہل الہ جان فضل و کمال مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل رامپوری
مدظلہ کو تا قیام قیامت مسند فیض رسانی پر سلامت با کرامت رکھیو آمین یا رب العالمین آمین

قطعہ تاریخ

خوب لکھی بخدا ناصر نے	بحث میلاد مین معقول کتاب
بہر تاریخ کہا عاصی نے	خوب لکھی ہے یہ مقبول کتاب ۱۳

تاریخ مولانا الیق و لبیق ادیب اریب عارف طرز تصوف اسلوب جناب
مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسہ رامپور خصہ اللہ بالسرور و الحبور

چون سنین طبع تالیفش بجستم ای ضیا — ہاتف فرخندہ فر امداد بیغمبر گفت
۱۳۰۴

تاریخ رشک طوطیان شکر خا جناب خواجہ محمد خان صاحب رئیس رام پور متخلص بہ بیتاب مذکور الصدر رفیع القدر

محبت نبی کی ہے جنکے دلون مین — سمجھتے ہین ذکر محمد کو محمود
وہان جاتی ہین سر کی بل جان و دل سے — جہان سنتی ہین یہ کہ ہے ذکر مولود
کیا خوب تنقیح مین اسکو ثابت — ہر اک بات کا ہی ثبوت اسمین موجود
دیئے توڑ سب وسوسے منکرین کے — کیا فوج اعدا کو مقہور و مطرود
لکھی اسکی تاریخ یہ بیتاب نے — ہوا خوب رد دعوی قول مردود
۱۳۰۴

تاریخ جامع فنون و ہنر خجستہ طینت فرخ سیر منشی محبوب احمد صاحب متخلص شرر از مشاہیر افراد رامپور سلمہ اللہ عن سوء اصحاب الشرور

ہجو میلاد پیمبر جنبے کی — فتنہ گر ہے ضال ہے مغضوب ہے
حب محبوب خدا رکہتا ہے جو — وہ خدا کا پیارا ہے محبوب ہے
حضرت ناصر کا ہو ناصر خدا — مذہب بد کو کیا رد خوب ہے
چپ ہوئے تحقیق حق کی مدعی — کیا لکھی تنقیح خوش اسلوب ہے
سچ تو یون ہے یہ جواب لاجواب — طالب حق کو بدل مطلوب ہے
پڑہ کی اسکو ہر وہابی بدعتی — سرنگون ہے اور بہت محجو[ب ہے]
جب شرر نی پوچھا کیا ہے اسکا سال — بول اوٹھا ہاتف بجان [illegible]
۱۳۰۴

ولہ

کرنی تہی رد جو منکرین محفل ہیچ پاک کو — جب یہ رسالہ چھپ گ[illegible]
[illegible] شرر نی سال طبع [illegible] — سبنے کہا غلط ہو[illegible]

شد چہ زیبا طبع تنقیح الادق	کاشف استار اوہام لیام
از جواب اہل حق ملزم شدند	منکران مجلس خیر الانام
قطع کردہ کل خصومات و جدل	در حق و باطل نمودہ فرق تام
کرد چون یعقوب فکر سال او	گفت ہاتف حجت حق شد تمام
	١٣ ٠ ٤

تاریخ مولانا کاشف سر مکتوم عین الفنون و بحر العلوم جناب مولوی عبد العلی صاحب رئیس رامپور ابقاہ اللہ العزیز الغفور

ہجو میلاد مکرم گر گفتے	میکنند میلادئش خبط و جنون
ای خوشا تقریر تنقیح الادق	مومنان را سوی جنت رہنمون
از برای سال تاریخش علی	فکرہا کردم بانواع فنون
غوطہ ام چون در تنگ دریا رسید	در غلطانی بیاوردم برون
	١٣٠٤

تاریخ جناب مولانا سعید الدین صاحب رامپوری جید الفکر مسبوق الذکر

زبان بکشاد سر انوار ساطع فتنہ پیرائی	بہ پندار خود از تحقیق حق بر تحیت سعودائی
بابطال حقش مسکین چو آمد مردہ تائی	بہ تنقیح ادق گفتا جواب نیک زیبائی
	١٣

تاریخ مخدومنا و مولانا صوفی صادق طبیب حاذق رئیس وجیہ نفیس و ... حکیم ضیاء الحق صاحب از اماجد عظمای رامپور ابقاہ اللہ ...

... بانیہای تنقیح الادق	غنچہ طبع حزین از دیدنش گل گل شگفت
... تم صبح آن جوہر طراز	کاندرین سلک مسلسل گوہر ناسفتہ سفت
... احت فکر رسول	منکران اینا شدہ بودند یک یک پا گرفت